فسادِ قامت
علیم الحق حقی

اب تو ہر اسپورٹس رائٹر یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ بروس میسی کو بہت اچھی طرح جانتا اور سمجھتا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ کیا ہونے والا ہے لیکن میں آپ کو بتاؤں کہ یہ نری بکواس ہے۔ سب سے زیادہ میں اسے جانتا تھا اور میں کہتا ہوں کہ میں اسے ذرا بھی نہیں سمجھ پایا۔ دراصل کسی بھی آٹھ فٹ قامت کے انسان سے تعلق رکھنا اور اسے سمجھنا کوئی مذاق نہیں۔ ایسے طویل القامت کے سامنے' مقابل خود کو بالشتیا محسوس کرنے لگتا ہے۔ وہ اسے سر اٹھا کر دیکھتا ہے۔ اسے ایسا لگتا ہے کہ وہ کوئی عاقل وبالغ مرد نہیں بلکہ چھوٹا سا بچہ ہے اور اپنے باپ سے بات کر رہا ہے۔ ظاہر ہے' یہ بات کسی کو بھی اچھی نہیں لگ سکتی۔

آٹھ فٹے بروس میسی کو باسکٹ بال کی ٹیم "ولیپس" ٹرائی کر رہی تھی۔ میں "بلیڈ مرر" نامی اخبار کے اسپورٹس رائٹر کی حیثیت سے "ولیپس" سے منسلک ہوں۔ تمام تر کوشش کے باوجود میسی کے متعلق ہم صرف اتنا جان سکتے تھے کہ اس کا قد آٹھ فٹ دو انچ اور وزن ۲۴۵ پونڈ ہے۔ وہ جونیئر اسکول میں باسکٹ بال کھیلتا تھا۔ پھر اس نے اچانک باسکٹ بال کو خیرباد کہہ کر میوزک اسکول میں داخلہ لے لیا۔ اسے پیانو نواز بننے کا شوق ہو گیا تھا۔ یہ ولیپس کے لئے شہرت حاصل کرنے کا زبردست موقع تھا۔ وہ باسکٹ بال کی تاریخ کا پہلا آٹھ فٹا کھلاڑی اس کھیل سے متعارف کرا رہے تھے۔ چنانچہ بروس میسی کے لئے پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا جو اس لئے ناکام ہو گئی کہ میسی نجی نوعیت کے کسی سوال کا جواب دینے پر آمادہ نہیں تھا اور اخبار نویسوں نے اسے کبھی کھیلتے نہیں دیکھا تھا۔ وہ اس کے کھیل سے ناواقف تھے تو وہ لکھتے کیا۔ یہ بات کسی کی سمجھ میں نہیں آئی کہ میسی اپنی نجی زندگی کے بارے میں اتنی راز داری کیوں برت رہا ہے۔

پھر مجھے ایک گمنام کال موصول ہوئی۔ کال کرنے والے نے تنبیہہ کی کہ اگر میسی

کو ٹیم میں کھلایا گیا تو کوئی نہایت ناخوش گوار واقعہ پیش آسکتا ہے۔ کوئی قتل بھی ہو سکتا ہے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ میسی پاگل ہے اور پاگل خانے میں بھی رہ چکا ہے۔ میں چاہوں تو ریکارڈ چیک کرسکتا ہوں۔ کون سا ریکارڈ؟ کون سا پاگل خانہ؟ یہ پوچھنے سے پہلے فون ڈیڈ ہو چکا تھا۔

میں نے ٹیم کے پریس ایجنٹ جیک کاربن سے رابطہ کیا۔ جیک نے کہا۔ "بھئی.......... وہ اچھا لڑکا ہے۔ شراب وہ نہیں پیتا' تمباکو نوشی وہ نہیں کرتا' کسی سے بدزبانی' بدتمیزی وہ نہیں کرتا۔ اور کیا جاننا چاہتے ہو تم؟"

"اب تو مجھے صرف اتنا بتا دو کہ ایسا غیر موزوں آدمی باسکٹ بال کیوں کھیل رہا ہے؟"

"ہاں۔ بروس میسی کھلاڑی کے عام تصور پر پورا نہیں اترتا۔ وہ عام کھلاڑیوں سے مختلف ہے۔"

"اور اب وہ بھی بھڑوں میں شامل ہو گیا ہے؟"

میں' سام فوریسٹر اس ٹیم ویسپس کو ابتدا ہی سے کور کر رہا ہوں۔ جب یہ ٹیم تشکیل پا رہی تھی تو اس کے نام کے سلسلے میں خوب ہنگامہ مچا۔ اچھے نام دوسری ٹیمیں پہلے ہی اپنا چکی تھیں۔ خاصے بحث و مباحثے کے بعد ٹیم کا نام "مین" تجویز ہوا۔ دو سال ہو گئے' ٹیم لیگ میں آخری پوزیشن پر رہی۔ پھر ٹیم کے مالکوں نے ٹیم کو فروخت کردیا۔ نئی انتظامیہ نے ڈیرس گائلز کو جنرل منیجر مقرر کیا۔ نئے ناموں پر غور و خوض کیا گیا۔ بالآخر قرعۂ فال "ویسپس" کے نام نکلا۔

میں نے گائلز سے اختلاف کیا۔ "یہ نام ذرا اچھا نہیں۔ بھڑوں کو کون پسند کرتا ہے۔ وہ بے فیض ہوتی ہیں۔ شہد بھی نہیں دیتیں۔ کیڑے مکوڑوں میں یہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ مخلوق ہے۔"

"نہیں لڑکے۔ یہ مناسب ترین نام ہے۔" گائلز نے کہا۔ "اس سے اچھا امیج بنے گا۔ بھڑیں پھرتیلی بھی ہوتی ہیں اور ڈنک بھی مارتی ہیں۔"

لیکن "مین" کی طرح بھڑیں بھی آخری پوزیشن پر جم کر رہ گئیں۔

ویسپس کوئی مقبول ٹیم نہیں تھی۔ کبھی کبھار اپنے نام کی مناسبت سے وہ کسی دوسرے درجے کی ٹیم کو ڈنک بھی مار دیتی تھی۔ ایسا ہوتا تو اخبار میں کچھ اس طرح کی



خبریں لگتیں.......... ویسپس نے بُلٹس کو ڈنک مار دیا۔ ویسپس نے شولڈرز کو سجا دیا۔ وغیرہ وغیرہ لیکن زیادہ تر بھڑیں خود ہی ماری جاتی تھیں۔ سب جانتے ہیں کہ بھڑیں بہت سلو اسٹارٹ لیتی ہیں۔ پہلے بھنبھناتی ہیں پھر آہستہ آہستہ اپنا ڈنک تیز کرتی ہیں مگر ڈنک مارنے کی نوبت آنے سے پہلے سیزن ختم ہو جاتا ہے۔

ویسپس کا نام تو مقبول ہو گیا مگر چار سال وہ آخری پوزیشن پر رہی۔ پانچویں سال اس نے سیکنڈ لاسٹ پوزیشن لے کر سب کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ پھر اپنی اوقات پر آگئی۔ مزید چار سال گزر گئے۔

ٹیم کا اعزازی خازن' اسٹیس شولڈرز متمول آدمی تھا۔ اس کا تعلق ایک انشورنس کمپنی سے تھا۔ پریس کانفرنس والے دن اس نے فون کر کے مجھے بتایا کہ میسی نے زندگی کے بیمے کی پانچ لاکھ ڈالر کی پالیسی لی ہے اور وہ سات ہزار ڈالر سالانہ پریمیم ادا کرے گا۔ وہ متجسس تھا۔ تجسس مجھے بھی ہوا۔ ایک نیا کھلاڑی جو ابھی ریگولر بھی نہیں تھا' اتنی بڑی رقم کی پالیسی لے رہا تھا.......... اتنا زیادہ پریمیم ادا کر رہا تھا۔ یہ ایک غیر معمولی بات تھی۔ مجھے گمنام فون کال یاد آگئی۔ میں نے سوچا' کہیں لڑکا سچ مچ پاگل تو نہیں۔ ممکن ہے' اس کا خودکشی کا ارادہ ہو۔ ورنہ ایک تندرست اور صحت مند آدمی اتنی خطیر رقم کی پالیس کیوں لے گا۔ مگر اس کی خودکشی سے فائدہ کسے ہو گا؟ کیسے؟ کیوں اور کب؟ میں نے یہ بات اسٹیس سے بھی کہہ دی۔

"اس سلسلے میں بھی بات ہوئی تھی۔" اسٹیس نے بتایا۔ "ہمیں خودکشی پر بھی اعتراض نہیں بشرطیکہ وہ ایسا کم از کم پانچ سال بعد کرے۔ اس سے پہلے خودکشی کرے گا تو انشورنس کمپنی ایک دھیلا بھی نہیں دے گی۔"

بات آئی گئی ہو گئی۔

☆======☆======☆

آپ سوچیں گے کہ آٹھ فٹ دو انچ قد کے کسی کھلاڑی کی ہینڈلنگ دشوار نہیں ہوتی ہو گی مگر آپ غلطی پر ہیں۔ وہ ٹریننگ کیمپ کا دوسرا ہفتہ تھا۔ میں پولو کھیل رہا تھا کہ ٹیم کا منیجر گائلز نازل ہو گیا۔ "سام! مجھ پر ایک مہربانی کر دو۔" اس نے کہا۔

"پچھلی مہربانی کے بعد میں نے اس کام سے توبہ کر لی ہے۔" میں نے رکھائی سے کہا۔

"میری بات سنو۔ وہ لڑکا میسی سو بھی نہیں سکتا۔ پریکٹس کے دوران اس کے چوٹیں بھی لگی ہیں اور وہ بستر اس کے قد سے پورا دو فٹ کم ہے۔ ایسے میں اسے آرام کیا خاک ملے گا۔ ہم نے دو بیڈ ملا کر کام چلانے کی کوشش کی لیکن کمرا بہت چھوٹا ہے۔"

میں اس کا مطلب سمجھ گیا۔ اس فلور پر سب سے بڑا کمرا میرا تھا۔

"دیکھو سام! یہ لڑکا زیادہ نہیں چلے گا۔" گائلز نے مجھے تسلی دی۔ "تم اس سے کمرا بدل لو۔ ہفتہ دس دن ہی کی تو بات ہے۔"

"میں اپنا کمرا نہیں دوں گا۔ اس ویک اینڈ پر میری بیوی آرہی ہے۔"

"سوچ لو اس سلسلے میں۔" گائلز نے سرد لہجے میں کہا۔ "لیکن اپنے کمرے میں نہیں، کہیں اور جا کے سوچو۔" یہ کہہ کر وہ پلٹا اور واپس چلا گیا۔

میں اپنے کمرے کی طرف لپکا مگر وہاں کارروائی شروع ہو چکی تھی۔ دونوں بیڈ ملا کر بارہ فٹ لمبے ایک بیڈ میں تبدیل کر دیئے گئے تھے۔ میں میسی کے کمرے میں گیا۔ میرا سامان وہاں منتقل کیا جا چکا تھا۔ میری بیوی ڈلسی کی فریم شدہ تصویر کو واش اسٹینڈ پر جگہ ملی تھی۔

اس رات میں پوکر کے گیم سے جلدی اٹھ گیا۔ سوچا، بہت دن ہو گئے، آج پورے آٹھ گھنٹے کی نیند لے لی جائے۔

بارش بہت تیز ہو رہی تھی۔ میں سو تو گیا مگر میری نیند پُرسکون نہیں تھی۔ میں خواب میں سانپوں اور اسپورٹس ایڈیٹروں کو دیکھتا رہا۔ اچھی نیند نہ آنے کے کئی عوامل تھے۔ بستر نامانوس اور غیر آرام دہ، کمرا اجنبی، کمرے میں گھٹن بہت تھی اور پھر میری پیاری بیوی مجھ سے ۳۵ میل دور تھی۔ صبح تین بجے کے قریب میری آنکھ کھلی۔ میں نے چیخ کر کہا۔ "کیا ہے؟" ایسا میں اکثر کرتا ہوں۔ ڈلسی مجھے تھپکتی ہے تو دوبارہ سو جاتا ہوں لیکن اِس رات مجھے تھپکنے والا کوئی نہیں تھا چنانچہ میں تکیے پر سر رکھے گہری تاریکی میں گھورتا اور بارش کی آواز سنتا رہا۔ پھر میں نے سوچا.......... ارے یہ میری گھڑی تو داہنی جانب تھی۔ اسے بائیں جانب کس نے کر دیا۔ اچانک مجھے یاد آیا کہ میں میسی کے کمرے میں ہوں۔

بچپن ہی سے میرا یہ حال ہے کہ خود کو خوف زدہ کر کے اس کیفیت سے حظ



حاصل کرتا ہوں۔ چنانچہ میں ساعت پر زور دینے لگا۔ مجھے دروازہ کھلنے کی چرچراہٹ سی سنائی دی۔ میں نے سوچا، کوئی چوہا ہو گا۔ میں نے کروٹ بدلی اور سختی سے آنکھیں بند کر لیں۔ آدمی سو نہ سکے تو سونے کے لئے جلدی لیٹنے کا فائدہ؟ میں نے ذہن کو پُرسکون کرنے کے لئے گنتی شروع کر دی۔ عام طور پر دو سو تک گننے سے پہلے میں سو جاتا ہوں۔ آخری دہائی کچھ یوں گنی گئی تھی.......... 191، 192، 193، 194، 196، 197، 194، 161، 158 اور خرررر..........

مگر اس رات میں پچاس تک ہی پہنچا تھا کہ مجھے یقین ہو گیا، کمرے میں کوئی اور بھی موجود ہے اور سانس لے رہا ہے۔ میں نے سامنے والی دیوار پر نظریں جما دیں۔ اندھیرا بہت تھا۔ پہلے تو کچھ نظر نہیں آیا۔ چند لمحے بعد دروازے کے سامنے ایک دھبا اور پھر ہیولا سا نظر آیا۔ کوئی دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ میں نے کوشش کر کے خود کو پُرسکون رکھا۔ اٹھنے ہی والا تھا کہ ہیولے نے سرگوشی کی۔ "شش.......... آواز نہ نکلے۔ میرے ہاتھ میں بے آواز ریوالور ہے۔"

اس نے بے کار دھمکی دی تھی۔ میری تو ویسے ہی سٹی گم ہو گئی تھی۔ میں چاہتا بھی تو میری آواز نہ نکلتی۔

"بات سنو پوڈنا۔" ہیولے نے پھر سرگوشی کی۔ "ہم بڑے تحمل سے کام لیتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ہمارے کہنے پر عمل کرو ورنہ اگلی بار تحفے کا ہدف تمہارا چہرہ ہو گا۔ سمجھے پوڈنا! اب سمجھ داری سے کام لو ورنہ، مائک اور لیون.......... سب مارے جاؤ گے۔" اس کا لہجہ بہت نرم تھا اور کسی مخصوص علاقے کا تھا۔ میں گھبراہٹ اور سراسیمگی کی وجہ سے اسے سمجھ نہیں پایا۔

پھر میں نے کمرے میں عجیب سی بو پھیلتی محسوس کی.......... گندے انڈوں کی سی بو۔ اور سایہ غائب ہو گیا۔ میں نے جلدی سے بلب روشن کیا۔ چکراتا ہوا زرد دھواں چھت کی طرف اٹھتا دکھائی دیا۔ دروازے کے پاس رکھے ڈریسر پر براؤن سیال مچل رہا تھا، ڈریسر کو چاٹ رہا تھا۔ میں متجسس بچے کی طرح اٹھ کر ڈریسر کی طرف گیا مگر فوراً ہی گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے باتھ روم سے تولیہ لیا اور اسے بڑی احتیاط سے اپنے ہاتھ بچاتے ہوئے گاڑھے سیال پر ڈال دیا۔ پھر میں نے تولیے کو لے جا کر سنک

میں ڈالا اور پانی کھول دیا۔ اتنی دیر میں تولیہ سوراخوں سے بھر چکا تھا۔

ہیولے کا دیا ہوا تحفہ خطرناک تیزاب تھا!

میں بیڈ کی پٹی پر بیٹھ کر صورتِ حال کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا لیکن وہ میری سمجھ سے باہر تھی۔ میں نے سوچا، پولیس کو فون کردوں لیکن پولیس کے آتے آتے وہ شخص کیمپ سے میلوں دور نکل چکا ہوتا اور پھر یہ قباحت بھی تھی کہ میں اسے شناخت بھی نہیں کرسکتا تھا۔ میں نے سوچا، کسی اور کو جگادوں.......... مثلاً ٹنک اسٹورن کو، لیکن وہ اگلے روز کے اخبار میں سرخی لگادے گا۔ "ولیمپس کے رپورٹر کو نامعلوم شخص کی دھمکی کیمپس میں سنسنی۔" میں اس سلسلے میں گائلز سے اور ٹیم کے کوچ ریفری سے بات کرسکتا تھا لیکن وہ کیا کرلیتے، ان کے دماغ تو بس باسکٹ بال کے سلسلے میں کام کرتے تھے۔

میں نے فون اپنی طرف گھسیٹا اور نمبر ملایا۔ رابطہ ملتے ہی میں نے نروس انداز میں کہا "تم جاگ رہی ہو ہنی؟"

"اب جاگی ہوں۔" ڈلسی نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ "اور سام، ٹھہرو، ذرا مجھے اندازہ لگانے دو۔ تم پوکر کھیل کر اٹھے ہوگے اور بارہ ڈالر ۳۳ سینٹ جیتے ہوں گے۔ یہ بات کسی کو بتانا ضروری تھا۔ یہ خوش بختی.......... یہ اعزاز میرے نصیب میں لکھا تھا۔ چنانچہ تم نے ساڑھے تین بجے فون کرکے مجھے جگا دیا۔ لعنت ہو، میں بہت گہری نیند سو رہی تھی۔ کبھی کبھی تم بہت خود غرض ہو جاتے ہو، کسی کا ذرا خیال نہیں کرتے۔" اس کے لہجے میں شکایت در آئی۔

"سنو جان، میں تمہیں خوف زدہ کرنا نہیں چاہتا لیکن ایک شخص ہمارے ڈریسر پر تیزاب انڈیل گیا ہے اور اس نے دھمکی دی ہے کہ اگلی بار اس کا نشانہ ڈریسر کے بجائے میرا چہرہ ہوگا اور وہ مائک اور لیون کو بھی نہیں بخشے گا۔"

"اوہ سوئٹ ہارٹ!" ڈلسی کا لہجہ ہمدردانہ تھا اور انداز ایسا جیسے کسی پانچ سالہ بچے کو دلاسہ دے رہی ہو۔ "واقعی بڑا ڈراؤنا خواب ہوگا۔ تم نے شاید پوکر کے دوران زیادہ پی لی ہوگی اور اکیلے ہو تو ویسے بھی تم بچہ بن جاتے ہو۔"

"ڈلسی.......... یہ خواب نہیں تھا ڈلسی۔ میری بات سنو۔ میں جاگ رہا ہوں اور ڈریسر پر داغ مجھے صاف نظر آرہے ہیں۔ تیزاب کی بُو اب بھی بہت واضح ہے۔"



اس بار ڈلسی سنجیدہ ہوگئی۔ اس نے شام سے اب تک کی لمحے لمحے کی روداد پوچھی۔ جیسے ہی میں نے اسے میسی سے کمرا بدلنے کی اطلاع دی، اس نے مجھے ٹوک دیا "خوب یاد کرکے بتاؤ، اس نے ابتدا میں کیا کہا تھا؟ دھمکی دینے والے نے۔"

"اس نے کہا تھا.......... آواز نہ نکلے۔ میرے ہاتھ میں بے آواز ریوالور ہے۔"

"اور اس کے بعد۔"

"پھر اس نے کہا.......... بات سنو پوڈنا.......... ہم بہت تحمل سے کام لے رہے ہیں.........."

"سام! جنوبی علاقوں میں لڑکے کو.......... بیٹے کو پوڈنا کہا جاتا ہے۔ تمہاری عمر ۳۶ سال ہے سام۔ تمہیں پوڈنا کون کہے گا"

"ہاں۔ یہ تو ہے۔"

"ہنی، تم اب بھی نہیں سمجھے؟ وہ تمہیں میسی سمجھ رہا تھا۔ ظاہر ہے، وہ میسی کا ہی کمرا تھا۔" ڈلسی بولی۔

"اب معما حل ہوگیا۔ تم سکون سے سو جاؤ۔ مجھے بہت کچھ کرنا ہے۔ گڈبائی سوئٹ ہارٹ۔" میں نے کہا۔

"پولیس کو فون کروگے؟"

"نہیں۔ لڑکے سے بات کروں گا۔"

میسی کا نیا کمرا یعنی میرا پرانا کمرا ہال کے آخری سرے پر تھا۔ میں راہداری میں دبے قدموں چلتا رہا۔ میں نے اس کے دروازے پر ناخنوں سے دستک دی۔ کوئی جواب نہ ملا میں نے ذرا زور سے دستک دی۔ اب بھی کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے سرگوشی میں اسے پکارا "بروس.......... بروس میسی! دروازہ کھولو۔" میں نے دروازے پر باقاعدہ دستک دی۔ اندھیرے سے کسی نے نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں پوچھا۔ "کون ہے، کیا بات ہے؟"

"میں ہوں سام فوریسٹر، فرام بلیڈ مرر۔"

"میں سو رہا ہوں۔ صبح ملنا۔"

"بڑی اہم بات ہے بروس۔"

"کیا ہوا؟ بلڈنگ میں آگ لگ گئی ہے کیا؟"

"میری بات سنو بروس! وہ تمہارے' مائک اور لیون کے پیچھے لگے ہیں۔"

دروازہ فوراً ہی کھل گیا۔ میں کمرے میں داخل ہو گیا "کیا ہوا؟ کون کس کے پیچھے لگا ہے؟" میسی نے پوچھا۔

میں نے اپنی خوف زدگی کے علاوہ اسے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔ ابتدا میں تو وہ چوکنا نظر آیا پھر اس کا انداز ایسا ہو گیا جیسے وہ مجھے پاگل سمجھ رہا ہے۔ یا پھر وہ خود کو اس معاملے سے بے تعلق ثابت کرنے کے لئے اداکاری کر رہا تھا۔ وہ کبھی مجھے دیکھتا اور کبھی مصلوب مسیح کی تراشی ہوئی شبیہہ کو جو اس کے سرہانے آویزاں تھی۔

"یہ کیا چکر ہے میاں؟" میں نے آخر میں پوچھا۔

"میں کیا جانوں۔" اس نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ "ممکن ہے' تم نے کسی خطرناک آدمی سے دشمنی مول لے لی ہو۔ مجھے بہرحال کوئی اندازہ نہیں۔"

"اس جملے کا کیا مطلب ہوا............ پوڈنا' ہم بڑے تحمل سے کام لے رہے ہیں۔ مجھے اس عمر میں شاید میرے والدین بھی پوڈنا نہ کہتے اور وہ زندہ بھی نہیں۔"

"میں کیا کہہ سکتا ہوں مسٹر فوریسٹر۔"

میں نے اس سے حقیقت اگلوانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ میں نے کہا۔ "بروس' مجھے بتا دو۔ میں جانتا ہوں کہ وہ شخص تمہارے لئے آیا تھا۔ اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ تم مجھ سے کمرا بدل چکے ہو۔ مجھے حقیقت بتا دو بروس۔ یہ مائک اور لیون کون ہیں؟"

اس نے دروازے کی ناب سے ہاتھ اٹھایا اور پُرزور لہجے میں کہا۔ "مسٹر فوریسٹر' مجھے یقین ہے کہ آپ میرے بہی خواہ ہیں لیکن جناب' ایسے سوالات نہ کریں جن کا میں جواب نہ دے سکوں۔ یقین کریں' جواب دے سکتا تو ضرور دیتا۔" مجھے حیرت ہوئی۔ دیو قامت لڑکا' لگتا تھا کہ اب رویا اور جب رویا۔ "مسٹر فوریسٹر' میں کلب کے لئے اتنی محنت کروں گا کہ کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔ میں کامیاب ہونا چاہتا ہوں۔ یہ میرے لئے بہت ضروری ہے لیکن نجی معاملات میں کرید نہیں چلے گی۔"

"مگر کوئی تمہارے چہرے پر تیزاب پھینکنے کی دھمکی دے کر گیا ہے۔" میں نے اسے یاد دلایا۔



"مسٹر فوریسٹر' کہیں آپ کی ہٹ دھرمی مجھے بدتمیزی پر مجبور نہ کر دے۔" اس نے لائٹ آف کی اور دروازہ کھول دیا۔ "اب آپ تشریف لے جائیں۔"

"ٹھیک ہے' شب بخیر' لیکن محتاط رہنا۔" میں نے کہا اور کمرے سے نکل آیا۔

☆======☆======☆

کوچ ریفری ٹیم کو ایکسرسائز کرا رہا تھا۔ میسی ٹھیک ٹھاک جا رہا تھا لیکن ایگل جمپ کا مرحلہ آیا تو اس سے چُوک ہو گئی فوراً ہی سیٹی بجی' ریفری نے ڈپٹ کر کہا۔ "اے رنگروٹ' گنتی نہیں آتی تمہیں؟"

میسی کچھ نہیں بولا۔ وہ نظریں جھکائے آٹھ فٹ نیچے فرش کو دیکھتا رہا۔

"چلو............ پھر شروع کرو۔" ریفری نے کہا۔

اس بار رفتار زیادہ تھی۔ تجربہ کار کھلاڑی بھی تھاپ کا ساتھ نہیں دے پا رہے تھے لیکن میسی پہلے سے بہتر تھا۔ "ون' ٹو اینڈ ہالٹ۔" اسی لمحے میسی کا پاؤں پھسلا اور وہ دھڑام سے گرا۔ ٹریز پیسٹی اس کی طرف بڑھا۔ "تم ٹھیک تو ہو بروس' زیادہ چوٹ تو نہیں لگی؟" اس نے پوچھا۔

میسی نے جواب نہیں دیا۔ بہت آہستگی سے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "ملنا مت۔" میں نے کہا۔ میسی نے ملنے کی کوشش بھی نہیں کی۔

ایکسرسائز کے بعد کوچ ریفری نے باقاعدہ پریکٹس کرائی۔ اس دوران میسی بہت سست رفتار ثابت ہوا۔ مجھے تو ٹیم میں اس کا مستقبل مشکوک ہی نظر آ رہا تھا۔ میں اور ٹیم کا جنرل منیجر گاٹلز بیٹھے بے چارے کوچ کو ٹیم میں جان ڈالنے کی کوشش کرتے دیکھ رہے تھے۔ میں وقتاً فوقتاً کن انکھیوں سے گاٹلز کو دیکھتا............ بالآخر میں نے کہا "ڈی جی' تم اس دیو کے بارے میں سنجیدہ تو نہیں ہو؟"

"میں تو نہیں لیکن کوچ سنجیدہ ہے۔"

روزنامہ آئٹم کا نک اسٹورن ہمارے پاس آ بیٹھا۔ کورٹ میں ریفری' سینئر کو ڈرل کرا رہا تھا۔ پہلی کوشش میں میسی نے جو گیند اچھالی' وہ سویٹ بیسل میک برائڈ کے سر سے چھ فٹ اوپر سے گزری۔ ریفری نے سیٹی بجائی اور چیخ کر کہا۔ "لیڈ کرو بیٹے..!!........ اسے لیڈ کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ گیند اس کے سر سے ایک میل اوپر پھینکو۔ بیٹے! ہر شخص آٹھ فٹا نہیں ہوتا۔"

پریکٹس پھر شروع ہوئی۔ میسی نے ایک ری باؤنڈ مس کیا۔ نک اسٹورن نے گائلز سے کہا۔ ”ڈی جی........... یہ تو تم نے ہاتھی پال رکھا ہے۔ مجھے تو ڈر ہے کہ تمہارا کوئی کھلاڑی اس کے پیروں کے نیچے آکر روندا جائے گا۔“

”بشرطیکہ اس سے پہلے ہی دوسرے کھلاڑی اسے ختم نہ کردیں۔“ میں نے کہا۔ اور یہ حقیقت تھی کہ ہر کھلاڑی‘ میسی سے ٹکرانے‘ اسے مارنے پر تُلا ہوا تھا۔

”اسے ایک موقع تو دو۔“ گائلز نے کہا۔ لہجہ اس شخص جیسا تھا جو ساری امیدیں چھوڑ بیٹھا ہو۔

”یہ تو آسانی سے دو کام بھی بیک وقت نہیں کرسکتا۔“ نک بولا۔ ”چلے گا تو چیونگ گم نہیں چبا سکے گا۔ چیونگ گم چبائے گا تو حرکت نہیں کرے گا۔“

”وہ صدرِ مملکت کا انتخاب نہیں لڑ رہا ہے۔“ گائلز نے چڑ کر کہا۔

نک اسٹورن ایک عیب جُو رپورٹر تھا۔ اسے کمزریاں اور منفی پہلو بہت آسانی سے نظر آجاتے تھے۔ ویلیپس جب بھی ہارتے تو وہ اُن کی غلطیاں اور خامیاں تفصیل سے بیان کرتا۔ اس لحاظ سے ویلیپس سے تعلق اس کے لئے باطنی طمانیت کا باعث تھا۔

”یہ لڑکا بالکل نہیں چلے گا۔“ پریکٹس کے وقفے میں نک نے کوچ سے کہا۔

کوچ نے دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ ”پتا نہیں تم اس لڑکے سے چاہتے کیا ہو۔ دیکھو‘ گزشتہ آٹھ نو برس سے وہ کھیلا ہی نہیں ہے اور اتنے عرصے کے بعد پہلے ہی دن تم اس سے بہترین کھیل کی توقع کر رہے ہو۔ یہ تو زیادتی ہے نک!“ کوچ کے لہجے میں التجا اور بے بسی تھی۔ انداز ایسا تھا جیسے اب رویا اور تب رویا۔

”میں کہتا ہوں‘ اس کے چکر میں پڑتے ہی کیوں ہو۔“ نک نے کہا۔ ”وہ پیانو نواز تو ہو سکتا ہے‘ باسکٹ بال کا سینٹر ہرگز نہیں۔“

”سنو........... میں اس لڑکے کے بارے میں ایک بات یقین سے کہہ سکتا ہوں۔ اس کے پاس مہارت بھی ہے اور اہلیت بھی لیکن ابھی وہ ابھر کر سامنے نہیں آئی ہے“ کوچ ریفرٹی نے لہجے میں زور پیدا کرتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک طرح سے ہینڈل کیا جائے اور رویہ ہمدردانہ ہو تو وہ باسکٹ بال کا اب تک کا عظیم ترین کھلاڑی ثابت ہو سکتا ہے۔“

میں نے میسی کی طرف دیکھا جو کچھ دور دیوار سے ٹیک لگائے ہانپ رہا تھا۔ یہ



ٹریننگ کے اصولوں کی خلاف ورزی تھی۔

”میں دیکھ رہا ہوں۔“ نک اپنی بات پر جما ہوا تھا۔ ”بس وہ ایک بے فیض مینار سے زیادہ کچھ نہیں۔“

”ہمیشہ ایسا نہیں رہے گا وہ۔“ کوچ اپنے مؤقف پر ڈٹا رہا۔ ”ہم اسے ہینڈل کریں گے۔ کچھ عرصے بعد دیکھنا اسے۔ اس میں صلاحیت بھی ہے اور وہ کھلاڑی رہا بھی ہے۔“

”جونیئر ہائی اسکول کا۔“ نک نے اسے یاد دلایا۔

”اس سے کیا ہوتا ہے۔ وہ تو انسان ہے‘ عقل سے محروم جانور تک سدھالئے جاتے ہیں۔ پرندوں ہی کو لو۔ گرفت سخت ہو........... مضبوطی سے پکڑ لیا جائے تو وہ مرجاتے ہیں اور گرفت زیادہ ڈھیلی ہو تو اُڑ جاتے ہیں۔ سدھانے کے لئے اعتدال بہت ضروری ہے...........“

”اور زیادہ دیر ہاتھ میں رکھو یا سر پر بٹھالو تو بیٹ کردیتے ہیں۔“ نک کے مضحکہ اُڑایا۔

”یہ سب کچھ لکھ کیوں نہیں دیتے؟“ کوچ نے بھنا کر کہا۔ ”مجھے نہیں‘ یہ سب کچھ اپنے قارئین کو بتاؤ۔“

☆======☆======☆

اور نک نے ایسا ہی کیا۔ دو دن بعد اس نے کالم لکھ مارا۔ عنوان تھا........... ویلیپس تباہی کے راستے پر........... اس نے لکھا تھا:

ایسے موقع پر جب ٹیم کو اپنی توجہ کھیل‘ کھیل کی بنیادی باتوں اور کھیل کے اسٹائل پر مرکوز کرنا چاہئے‘ وہ آٹھ فٹ دو انچ کی ایک بلا پر وقت ضائع کررہی ہے۔ وہ بھی اس شخص پر جو کھیلنا ہی نہیں چاہتا۔ بروس نے جونیئر ہائی سکول کے زمانے سے اب تک باسکٹ بال کو چھوا بھی نہیں ہے۔ اس کے برعکس وہ پیانو میں دلچسپی لیتا رہا ہے۔ لیکن ویلیپس اس سست رفتار آٹھ فٹے پر انحصار کررہے ہیں۔ کاش اس کی جگہ وہ چار فٹ قد کے دو اچھے کھلاڑیوں کو...........“

ڈلسی نے کالم پڑھنے کے بعد میز پر پٹخ دیا۔ ”یہ بے ہودگی ہے۔ اس میں انسانی ہمدردی کا شائبہ بھی نہیں۔ نک کو لکھنا کس نے سکھایا ہے آخر؟“

"نک کا قصور نہیں۔ اس کے اندر بہت تلخی بھری ہوئی ہے۔ اس نے بہت سخت زندگی گزاری ہے۔"

"بھنگی کی حیثیت سے کام کرتا رہا ہو گا۔" میری بیوی نے تبصرہ کیا۔

"میں اس کے متعلق بہت کچھ بتا سکتا ہوں تمہیں لیکن بتاؤں گا نہیں۔"

"تم نے تو اب بھی مجھے بہت کچھ بتا دیا ہے۔"

میں جانتا تھا کہ نک کے لئے سب سے آسان کام دوسروں کے عیب تلاش کرنا ہے۔

ٹیم کو میچوں کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے ایک ماہ ٹریننگ کرنا تھی۔ اس دوران میری بروس میسی کے سلسلے میں کوچ ریفرٹی سے بات ہوئی۔

"تم صرف یہ سوچو کہ اس قد کے ساتھ اگر اس کی صلاحیتیں ابھر آئیں تو کیا نتیجہ نکلے گا؟" ریفرٹی نے کہا۔

"دیکھو' صرف قد سے کچھ نہیں ہوتا۔" میں نے کہا۔ "دنیا میں ایک سے ایک بڑا دیو پڑا ہے لیکن اس میں جبار' چیمبرلین اور رسل کتنے ہیں؟"

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔" ریفرٹی نے میرا ہاتھ پکڑ کر ہیجانی انداز میں ہلاتے ہوئے کہا۔ "لیکن جبار اور ولٹ جیسوں کی میسی کے سامنے کیا حیثیت ہے۔ غور تو کرو' وہ اس کھیل کے اب تک کے سب سے لمبے کھلاڑی سے بھی ایک فٹ اونچا ہے۔"

"اگر وہ یونہی لڑھکتا رہا تو اس ایک فٹ سے تمہیں کیا حاصل ہو گا؟"

"سام' دراصل مسئلہ اس کے سوئے ہوئے اعصاب کے دوبارہ تربیت کرنے کا ہے۔ مت بھولو کہ پچھلے آٹھ سال وہ صرف پیانو بجاتا رہا ہے۔"

"میں خود بھی اس سلسلے میں غور کر رہا تھا۔" میں نے کہا۔ "اس نے اچانک پیانو ڈراپ کر کے باسکٹ بال کیوں شروع کر دی؟"

"بھول گئے؟ یہ نجی معاملہ ہے۔" ریفرٹی نے مجھے یاد دلایا۔ "ہم نے وعدہ کیا ہے کہ اس کی نجی زندگی کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتائیں گے اور میں بتا بھی کیا سکتا ہوں' مجھے کچھ معلوم ہی نہیں۔"

مجھے پانچ لاکھ ڈالر کی زندگی کی بیمہ پالیسی یاد آئی۔ اپنے کمرے میں گھس جانے والا خوف ناک آدمی یاد آیا۔ میرا خیال تھا' ریفرٹی کو اندر کی کوئی بات ضرور معلوم



ہوں.......... اس لئے کہ میں [illegible] کچھ بھی معلوم نہ ہو۔ لڑکا تو سنگی دیوار کی طرح تھا ہیں' ویسے ہی نظر آتے ہ[illegible] [illegible]ہ جیسے ہی مجھے کہانی معلوم ہو گی' اسے شائع کرا دوں گا۔

ایک صحافی [illegible] معلومات میرے اور میسی کے درمیان ایک راز کی طرح تھیں۔

صدر کینیڈ[illegible] طور پر اس وقت ویلیپس کو جو مسئلہ درپیش ہے' بردس میسی اس کا واحد [illegible] ہے۔" ریفرٹی کہہ رہا تھا۔ "وہ چل پڑا تو ہماری ٹھپ گاڑی بھی چل پڑے گی۔"

"لیکن یہ سب کچھ ایک "اگر" پر منحصر ہے.......... اور وہ "اگر" جلی حروف والی ہے۔" میں نے کہا۔

ریفرٹی نے میری سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔ "اس صورت میں وہ تنہا پوری ٹیم کے برابر ہو گا۔ نیشنل باسکٹ بال ایسوسی ایشن تک ہل کر رہ جائے گی۔ اس کے لئے تو کھیل کے ضابطے تک بدلنے پڑیں گے۔ وہ ٹیم کا سینٹر ہو تو گارڈ چاہے تم جیسے صحافی ہوں' ٹیم کو کوئی شکست نہیں دے سکے گا۔"

میں سمجھ گیا کہ کوچ ریفرٹی سے بات کرنا فضول ہے۔

☆======☆======☆

اس شام ڈلسی حسبِ معمول میسی سے متعلق گفتگو کر رہی تھی۔ میں نے اسے بتایا کہ میسی تیزاب والے معاملے کو پوری طرح سمجھتا ہے لیکن زبان کبھی نہیں کھولے گا اور وہ مجھے بھی دھمکی دے چکا ہے کہ اگر میں نے زیادہ کرید کی تو سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ کچھ عجیب نہیں کہ وہ لوسیانا بھاگ جائے۔" میں نے آخر میں کہا۔

ہم چہل قدمی کی غرض سے باہر نکل آئے۔ کیمپس پر جھٹ پٹے کا سماں اتر آیا تھا۔ ہم ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بڑھتے رہے۔ میک سین پیٹرسن میوزک چیپل کے قریب پہنچے تو موسیقی کی آواز سنائی دی۔ ڈلسی رک گئی۔ مجھے بھی رکنا پڑا۔ ہم کچھ دیر کھڑے پیانو کی وہ دھن سنتے رہے۔ پھر اچانک ریکارڈ ختم ہو گیا۔ "مائی گاڈ.......... کیسی دھن تھی.......... لازوال!" ڈلسی نے کہا۔

اسی وقت چیپل کا دروازہ ذرا سا کھلا اور ایک چہرہ نظر آیا۔ ایک لمحے بعد بروس میسی باہر آیا "ہیلو کڈ!" میں نے کہا۔

وہ میری آواز سن کر اچھل ہی پڑا۔ پھر وہ تیزی تیز قدم اٹھاتا ہماری طرف دیکھے بغیر ہمارے قریب سے گزر گیا۔ "بہت خوب.......... شان دار!" ڈلسی نے بلند آواز

میں کہا۔

"خدا کے لئے جان!" میں نے فریاد کرنے والے انداز نے بہت سخت ریکارڈ کی دھن ہی تو بجا رہا تھا۔"

"ریکارڈ! کیسی باتیں کرتے ہو سام!" ڈلسی نے کہا اور قہقہہ لگایا۔ "مکمل آرکسٹرا ہوتا ہے جبکہ یہ صرف پیانو کی آواز تھی۔ وہ پیانو بجا رہا تھا سام۔"

مجھے موسیقی کی تمیز نہیں جبکہ ڈلسی اس معاملے میں صاحبِ ذوق ہے۔ مگر مجھے اپنی بات پر یقین تھا۔ سو میں ڈلسی کو چیپل کے اندر لے گیا۔ مجھے یقین تھا کہ وہاں کوئی گراموفون یا کیسٹ پلیئر موجود ہوگا لیکن اندر محض ایک اسٹیج تھا جس کے وسط میں پیانو رکھا تھا۔ میں خجل ہو کر رہ گیا۔ ڈلسی نے کہا۔ "اب سمجھ میں آیا۔ تم درحقیقت میسی کا پہلا کنسرٹ سن رہے تھے اور اسے صرف ہم دونوں نے سنا۔ وہ کسی بڑے سے بڑے موسیقار سے کم نہیں تھا۔ کیا خیال ہے تمہارا؟"

"میرے لئے تو چھوٹے اور بڑے.......... سب موسیقار ایک جیسے ہیں۔" میں نے عاجزی سے کہا۔ ہم کیمپس واپس چلے آئے۔

اگلی صبح ڈلسی واپس جا رہی تھی۔ میں نے پارکنگ لاٹ میں اسے خدا حافظ کہا اور ناشتے کے بعد ویلیپس کے ٹریز پیسٹی سے ملنے چل دیا۔

میں نو بجے جمنازیم پہنچ گیا۔ ٹریننگ کا وقت دس بجے ہے۔ پیسٹی اس وقت تک نہیں آیا تھا۔ میں سائڈ لائن کے قریب پڑی بینچ پر بیٹھ گیا۔ جمنازیم میں گزشتہ بارہ گھنٹہ سے کوئی نہیں آیا تھا۔ مگر وہاں کینوس شوز اور پسینے کی مخصوص بو رچی ہوئی تھی، جو جمنازیم کی بو کہلاتی ہے۔

کچھ لوگوں کو جمنازیم کی بو پسند نہیں آتی۔ میں بہرحال اس سے محظوظ ہوتا ہوں، اسی لئے مجھے کسی میچ کے بعد لاکر روم میں جا کر انٹرویو لینا بہت اچھا لگتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہر کھلاڑی کی اپنی مخصوص بو ہوتی ہے۔ پیسٹی کے انتظار کے دوران میں ایسی ہی باتیں سوچتا رہا۔

یہ اسپورٹس کی دنیا بھی خوب ہوتی ہے۔ ڈلسی اکثر مجھ سے پوچھتی ہے کہ میں اخبار کے کھلونا ڈیپارٹمنٹ میں کیسے جا پھنسا۔ اسپورٹس کو وہ کھلونا ڈیپارٹمنٹ کہتی ہے۔ وہ پوچھتی ہے کہ میں نے کھلاڑیوں کا احترام کرنا کیسے سیکھا۔ میرا کہنا



ہوں.......... اس لئے کہ میں جانتا ہوں، وہ جھوٹے اور منافق نہیں۔ وہ جیسے ہوتے ہیں، ویسے ہی نظر آتے ہیں۔ جو ان کے دل میں ہوتا ہے، وہی زبان پر ہوتا ہے۔

ایک صحافی نے "اسپورٹس پکٹوریل" میں لکھا تھا.......... "میں نے ایک بار صدر کینیڈی سے انٹرویو کیا اور تمام وقت پُرسکون رہا لیکن ایک بار اسپورٹس اسٹار بیب آرچی بالڈ کا انٹرویو لیتے ہوئے میں بری طرح نروس ہو گیا اور میرے گھٹنے کانپنے لگے۔ اس لئے کہ صدر تو امریکا کا کوئی بھی شہری بن سکتا ہے لیکن کھلاڑی آرچی بالڈ خود آرچی بالڈ کے سوا کوئی نہیں بن سکتا۔"

اسپورٹس کی دنیا میں جعلی آدمی کا کام نہیں۔ مجھے یہ دنیا اسی لئے اچھی لگتی ہے۔

شادی کے بارہ سال بعد ڈلسی اس قابل ہوئی کہ میرا نقطۂ نظر سمجھنے لگی۔ کم از کم اس کی سمجھ میں میرے جوانی تک پھیلے ہوئے لڑکپن کا سبب آگیا لیکن پرستاروں کی نفسیات وہ اب تک نہیں سمجھ سکتی تھی۔ اس کے خیال میں کچھ کرنے کے بجائے میچ دیکھ کر اپنا وقت ضائع کرنے والے احمق تھے۔

پیسٹی آگیا۔ اس سے رسمی گفتگو کے بعد میں نے پوچھا۔ "مجھے اپنے لمبو کے متعلق بتاؤ۔ سیزن شروع ہونے والا ہے اور ابھی تک وہ اپنے قدموں کا استعمال بھی نہیں سیکھ سکا۔"

"وہ خود ہی نہیں گر رہا، ٹیم کو بھی گرا رہا ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ وہ پوری ٹیم پر، کوچز پر، پریس ایجنٹ پر اور سچ پوچھو تو ٹریزز پر بھی گر پڑا ہے۔"

"تو کوچ ریفرٹی اس سے دستبردار ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا؟"

"پتا نہیں۔ ویسے اگر وہ ڈٹا رہا تو دو باتیں ہوں گی۔ ہمارا مذاق اُڑے گا اور ہم لیگ سے باہر ہو جائیں گے۔ دوسرے ہم ٹیپ خرید خرید کر دیوالیہ ہو جائیں گے۔"

میں جانتا تھا کہ میسی کے بے شمار چوٹیں لگی ہیں اور اس پر اتنا ٹیپ لپیٹا جا چکا ہے، جو اہرام مصر سے برآمد ہونے والی دس ممیوں کے لئے کافی تھا۔ دوسرے کھلاڑی اسے بے تحاشا ہٹ کر رہے تھے۔ شاید اس لئے کہ اس کا قد انہیں احساسِ کمتری میں مبتلا کر دیتا تھا۔ اس احساسِ کمتری کو وہ اس پر جارحیت کی صورت میں نکالتے تھے۔ "تم مجھے اس کے متعلق بتاؤ۔" میں نے پیسٹی سے کہا۔

"اس سے زیادہ کسی کو کچھ نہیں معلوم کہ وہ بہت لمبا ہے۔"

"یہ تو مجھے بھی معلوم ہے۔ مجھے اس کی فیملی کے متعلق بتاؤ۔ وہ نیو آرلینز سے کیوں نکلا؟ باسکٹ بال میں کیوں واپس آیا؟"

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ وہ یہاں چلے گا نہیں۔"

"اتنے یقین سے مت کہو۔ تم نے نہیں دیکھا کہ کوچ ریفرٹی اس پر کیسے واری صدقے ہوتا رہتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں خواب اتر آئے ہیں اسے دیکھ کر۔"

"یہ تو ٹھیک ہے لیکن مجھے کچھ معلوم نہیں۔"

دروازے پر آہٹ ہوئی۔ میں نے اس طرف دیکھا۔ وہ ریڈ گرین تھا اور اپنی مخصوص تیزی کے ساتھ آرہا تھا۔ "ہے ڈاؤلنگ 'کیا ہو رہا ہے؟" اس نے دور سے ہی مخصوص لہجے میں ہانک لگائی۔

"تم مجھے ڈاؤلنگ نہیں کہا کرو۔" میں نے بھنا کر کہا۔ "میں تو تمہارے منہ سے اپنے لئے لفظ ڈارلنگ بھی نہیں سننا چاہتا۔"

"اوکے ڈالنگ!" ریڈ گرین بولا۔ "ویسے یہ شکایت تو سبھی کو تھی وہ سبھی کو ڈالنگ یا ڈاؤلنگ کہا کرتا تھا۔

سیاہ فام کو نزاڈ ریڈ گرین کی عمر ۲۳ سال' قد ساڑھے چھ فٹ اور وزن ۲۰۵ پونڈ تھا۔ وہ ایک نیچرل فارورڈ تھا جس کا ڈیفنس بھی بہت اچھا تھا۔ اس کے دفاع کی خاص ٹیکنیک حریف کی آنکھ میں انگلی مارنا تھی۔ ساتھ ہی اس کی کہنی حرکت میں آتی تھی۔ ریفری فاؤل دیتا تو ریڈ حیرت سے پوچھتا۔ "کون؟ میں!" اسی بنیاد پر واشنگٹن بُلٹس نے اس کا نام کون میں گرین رکھ دیا تھا۔ ایکشن کے دوران ریڈ گرین اپنے متعلق واحد غائب کے صیغے میں بات کرتا تھا۔ وہ ریفری سے کہتا۔ "مسٹر گرین ان باتوں کی زیادہ پروا نہیں کرتے' مسٹر گرین کا خیال ہے کہ یہ فاؤل نہیں تھا.........." وغیرہ وغیرہ۔

ایک بار اس نے ریفری جیری فرینکلن کو سات حرفی مادری گالی عنایت فرمائی۔ حسبِ توقع ریفری کا ردِ عمل بہت شدید تھا۔ اس نے ریڈ گرین کے ہی اسٹائل میں جواب دیا "مسٹر گرین کو بتادو کہ میرے اپنی والدہ سے نارمل تعلقات تھے۔ مسٹر گرین کو بتادو کہ جو لفظ اس نے استعمال کیا ہے' وہ میرے لئے قابلِ قبول نہیں ہے اور مسٹر گرین کو یہ بھی بتادو کہ اب وہ کھیل سے باہر ہیں۔"

"کون؟ میں!" ریڈ گرین نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حیرت سے کہا۔



ریڈ کا کھیل سے باہر ہونا کسی کو بھی اچھا نہیں لگتا تھا۔ اس کی موجودگی میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ وہ بے حد متحرک کھلاڑی تھا۔ پورے کورٹ میں یوں ناچتا پھرتا' جیسے فرش میں کرنٹ دوڑ رہا ہو۔

لاکر روم میں کھلاڑیوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ذرا دیر میں تمام کھلاڑی جمع ہوگئے۔ سترہ کھلاڑی' جن میں تین سفید فام تھے۔ سڑمانو' بلی رکٹس اور بروس میسی' ان میں سے پانچ کھلاڑیوں کو ڈراپ ہونا تھا۔ اصولاً تینوں سفید فارم کھلاڑی ڈراپ ہونے کے مستحق تھے لیکن ٹیم کو نظریہ سے بچانے کے لئے ایک سفید فام کو ریفرٹی ضرور کھلاتا تھا اور میسی کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ آٹھ فٹ دو انچ قد کے ساتھ کوئی کھلاڑی برا ہو ہی نہیں سکتا۔

میں نے میسی سے پوچھا۔ "کیا حال ہے کڈ؟ نیند تو ٹھیک آرہی ہے؟"

"ٹھیک ہوں جناب!" اس نے نظریں اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"کوئی ملنے والا تو نہیں آیا؟"

اس بار کوئی جواب نہیں ملا۔ ہمیشہ یہی ہوتا تھا۔ اسپورٹس رائٹرز اس سے کچھ اگلوانے کی ناکام کوشش کرتے تھے۔ میسی آخر میں عدم تعاون پر معذرت بھی کرتا تھا۔

پریکٹس شروع ہونے والی تھی۔ کوچ ریفرٹی نے چیخ کر کھلاڑیوں سے پوچھا "مجھے بتاؤ کہ اس سیزن کا نعرہ کیا ہے؟"

"اچھا کھیلو" سائڈ لائن پر بیٹھے ہوئے دو تین کھلاڑی یوں منمنائے' جیسے اس احمقانہ نعرے پر شرمندہ ہوں۔

"کیا!" ریفرٹی نے کان پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"اچھا کھیلو" اس بار تین کھلاڑی اور شامل ہوگئے۔

"مجھے سنائی نہیں دیا۔" ریفرٹی نے کہا۔

اس بار تمام کھلاڑی بیک آواز بولے۔ "اچھا کھیلو۔"

"یہ ہوئی نا بات" ریفرٹی نے طمانیت سے کہا۔ "کھیل پر توجہ دو۔ اگلے ہفتے سے میچ شروع ہو رہے ہیں" اس نے خاص طور پر ریڈ گرین کی طرف دیکھا۔ "اور اب تک ہم نے سیکھا کیا ہے؟ اے گرین' اپنے کانوں سے ائرفون نکالو۔"

ریڈ گرین کا ٹرانزسٹر ہمیشہ اس کے پاس رہتا تھا۔ جب موقع ملتا' وہ کانوں میں

ائرفون لگا کر نشریات سنا کرتا۔ ریفری کی آواز سن کر اس نے ائرفون نکالے اور یوں پلکیں جھپکائیں جیسے اچانک ہی دھوپ میں آ گیا ہو۔ "کیا کہہ رہے تھے ڈارلنگ؟" اس نے معصومیت سے پوچھا۔

"اب تک ہم نے کیا سیکھا ہے؟"

"اچھا کھیلو" گرین نے جواب دیا۔

"درست۔ اور اس کا مطلب کیا ہے؟"

ایسا لگتا تھا کہ اچھا کھیلو کا مطلب کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔

"میں تمہیں بتاتا ہوں اس کا مطلب۔" ریفری نے کہا۔ "بنیادی طور پر اس کا مطلب ہے......... بڑے آدمیوں کی طرح کھیلو۔ بڑائی جسمانی قوت کی بھی ہو اور ذہنی قوت کی بھی۔ اس کا مطلب ہے' اپنے ساتھی کھلاڑیوں کا خیال رکھو۔ انہیں پاس دو' مل کر کھیلو۔ اس کا مطلب ہے' کنوٹا پن نہیں کرو۔"

جمنازیم میں قبرستان کا سا سناٹا چھا گیا۔ ٹیم میں کالے کھلاڑیوں کی اکثریت تھی۔ عبدالرحمن بزرز جو تمام کھلاڑیوں کا نمائندہ اور نسلی معاملات کا 'سپیشلسٹ تھا' اپنا سوا چھ فٹ کا استخوانی فریم لے کر اٹھا۔ اس نے اپنی اُسترا پھری ٹنڈ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ "کوچ......... تم ایسی واہیات باتیں کیسے کر لیتے ہو؟"

"ارے......... تو میں نے ایسا کیا کہہ دیا؟" ریفری بوکھلا گیا۔

جسٹن فیل اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ "ارے بز......... گڑبڑ مت کرو۔ کوچ کا کوئی غلط مطلب نہیں تھا۔" اس نے کہا۔ وہ بہت ذہین اور تعلیم یافتہ تھا۔ مطالعے کا ذوق بھی رکھتا تھا۔

"غلط مطلب نہیں تھا۔" بزرز نے دہرایا۔ "میں کہتا ہوں' تمام خراب صفات میں یہ لوگ رنگ کی......... اور خاص طور پر سیاہ رنگ کی آمیزش کیوں کرتے ہیں؟ میں کہتا ہوں' ہم واک آؤٹ کریں گے۔"

جونز جونز نے جلدی سے کہا۔ "میں تائید کرتا ہوں۔" دو ایک کھلاڑیوں نے اور تائید کی۔ ریفری کا چہرہ تمتمانے لگا۔ مجھے اس پر ترس آ رہا تھا۔ وہ صرف یہ چاہتا تھا کہ ماحول اچھا رہے' کھلاڑیوں میں ہم آہنگی رہے اور ٹیم کبھی کبھار کوئی میچ جیت بھی جائے۔ ہر سیزن کے اختتام پر اس کا وزن دس پندرہ پونڈ کم ہو جاتا تھا۔ وہ کھلاڑیوں



کے متعلق فکرمند رہتا تھا۔ ان کے مسائل سمجھنے اور حل کرنے کی فکر میں لگا رہتا تھا۔ وہ ایک ایسی ٹیم کا کوچ تھا جو ۸۰ فیصد سیاہ فام تھی۔ اس کی زبان سے ایسے الفاظ نکلتے رہتے تھے' جو کھلاڑیوں کے احتجاج کا سبب بنتے تھے۔

"ووٹنگ کراؤ۔" جونز جونز چیخ رہا تھا۔

"کسی کو اس سلسلے میں کچھ کہنا ہے؟" عبدالرحمن بزرز نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

میسی نے اپنا ہاتھ بلند کیا۔ "میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمہاری شکایت بجا ہے۔ ہم سفید فاموں نے اچھے لفظوں کے تاثر کو بھی خراب کر دیا ہے۔ اب لفظ مستعمل ہو چکے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ان لفظوں کو ادا کرنے والے کی نیت بھی خراب ہو۔ میں سفید فاموں کی اس غلطی پر شرمندہ ہوں لیکن شاید کوچ کا وہ مطلب نہیں تھا۔"

ریفری نے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے لرزیدہ لہجے میں کہا۔ "لڑکو......... یہ زیادتی نہ کرو۔ دیکھو' ہمیں پریکٹس کرنی ہے۔ میں معافی مانگتا ہوں۔ میں اپنے ادا کئے اس لفظ پر شرمندہ ہوں۔ میں احمق ہوں' مجھے معاف کر دو۔ اِدھر دیکھو بزرز! تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے محبت کرتا ہوں۔"

"کن سب سے؟" عبدل نے پوچھا۔

"تم سب سے......... تمام ویلیپس سے......... ساری بھڑوں سے۔" کوچ نے تقریباً روتے ہوئے کہا اور عبدالرحمن بزرز سے لپٹ گیا۔

"ٹھیک ہے' میں تمہاری معذرت قبول کرتا ہوں۔" عبدل نے بڑے وقار سے کہا۔

ریفری نے اپنی آنکھیں پونچھیں۔ وہ جذباتی آدمی تھا۔ خوشی ہو یا دکھ' اس کی آنکھیں بھر آتی تھیں' اکثر میچ کے دوران وہ رونے لگتا تھا۔ کبھی کبھی تو اسے ٹریننگ روم میں لے جانا پڑتا تھا۔ "لڑکو......... مجھے تم پر فخر ہے" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "تم باہر سے کتنے ہی کالے ہو لیکن........." شاید وہ اس کے بعد کہنا چاہتا تھا......... اپنے باطن کے مقابلے میں بہت گورے ہو۔ مگر اس نے کہا اس کے برعکس۔ وہ ایک غلطی کا نتیجہ دیکھ ہی چکا تھا۔

کیپٹن بیسل میک برائڈ نے بز کی طرف دیکھا' بز نے جونز کی طرف۔ پھر بز نے بڑے باوقار انداز میں کہا۔ "کوچ' میں اس بے بہا ستائش پر اپنے تمام بھائیوں کی طرف سے تمہارا شکر گزار ہوں۔" ریفرٹی کا چہرہ کھل اٹھا۔ میں نے میسی کی طرف دیکھا۔ وہ اپنی ران پر ٹیپ لپیٹ رہا تھا۔ سویٹ بیسل نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔

"تم اچھے لڑکے ہو بے بی!" اس نے کہا۔

مجھے لگا' شاید دھند چھٹ رہی ہے۔

☆======☆======☆

ڈلسی ویک اینڈ گزارنے آئی تو ہفتے کے دن اس نے دونوں ورک آؤٹ دیکھے۔ اس نے پہلی بار میسی کو نیکر پہنے دیکھا۔ "ہنی..........! اس کی ٹانگیں تو ماچس کی تیلی جیسی ہیں۔" وہ بولی۔ کہنے کو میسی کا وزن ۲۴۵ پونڈ تھا لیکن ۲۴۵ پونڈ کو آٹھ فٹ دو انچ کی لمبائی پر تقسیم کیا جائے تو بوٹی کی گنجائش کہاں نکلتی ہے۔ کوچ کوشش کر رہا تھا کہ اس پر گوشت چڑھ جائے لیکن میسی گوشت کسی بھی طرح کا نہیں کھاتا تھا۔ ایک روز ٹریز پیٹی نے اس سے گوشت سے پرہیز کی وجہ پوچھ ہی لی۔ میسی نے جواب دیا کہ مرنا تو سبھی کو ہے لیکن جانوروں کو گوشت کے حصول کے لئے اتنی بے رحمی سے قتل کرنے کا تصور ہی اس کے لئے باعثِ اذیت ہے۔ یہ کہہ کر وہ یوں خاموش ہو گیا جیسے غلطی سے اپنا کوئی اہم راز افشا کر بیٹھا ہو۔

پریکٹس میں میسی کی کارکردگی ڈلسی کے لئے بھی مایوس کن تھی۔ میں نے کہا' پہلے دیکھتیں تو اور مایوسی ہوتی۔ مڈبھیڑ کے دوران میسی اب بھی گر رہا تھا۔ فرق اتنا تھا کہ اب دوسرے کھلاڑی اسے ہٹ نہیں کر رہے تھے۔ ایک پروفیشنل کھلاڑی کی حیثیت سے اب بھی وہ صفر تھا۔ باسکٹ کی طرف گیند اچھالنے کے بعد وہ اسے پُرستائش نظروں سے دیکھتا رہتا تھا۔

ایسے ہی ایک موقع پر کوچ نے چیخ کر کہا۔ "بیٹے' یہ کیا مصیبت ہے! تم کوئی تماشائی نہیں ہو۔ تمہیں تو گیند اچھالنے کے بعد دو سیکنڈ کے اندر اپنے کھلاڑیوں کے درمیان واپس پہنچ جانا چاہئے۔ چیک آؤٹ کا مطلب نہیں معلوم تمہیں؟"

میسی نے سر جھکا لیا' کہا کچھ نہیں۔ کھیل جاری رہا۔ جسٹن فیل نے ایک شاٹ کھیلا۔ میسی کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ کوچ نے وِسل بجائی۔ "توجہ کھیل پر رکھو بیٹے!" اس



نے چیخ کر کہا۔ "ڈاج کرتے چلو۔ میچ کے دوران سیدھا چلو گے تو اپنے تمام دانت گنوا بیٹھو گے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تمہارا منہ ہی نہیں رہے گا۔ اپنی ٹانگیں استعمال کرو۔ اس قد کے ساتھ تو تم تباہی مچا سکتے ہو۔ اپنا کوئی کھلاڑی نظر آئے تو ہدایات بھی دیتے رہو.......... پک رائٹ' پک لیفٹ وغیرہ۔ یہ گونگا کھیل نہیں ہے۔"

ری ایکشن ٹیسٹ میں میسی کی کارکردگی کچھ بہتر ہوئی تھی۔ یہاں اس کا مقابلہ ہمارے ریگولر سینٹر کنگ کراؤڈر سے تھا۔

"مجھے تو اس کی ٹانگیں دیکھ کر دکھ ہو رہا ہے۔ بہت کمزور ہے لڑکا۔" ڈلسی نے کہا "کیا ضروری ہے کہ کوچ اس کے ساتھ بے رحمی برتے۔"

"یہ بے رحمی نہیں' ٹریننگ ہے۔" میں نے اسے سمجھایا۔

کوچ ریڈلی' میسی پر چیخ رہا تھا کہ وہ ڈربلنگ نہ کرے۔ ڈربلنگ گیند کو فرش پر ٹپہ دیتے ہوئے آگے بڑھنے کو کہتے ہیں۔ ڈربلنگ کے لئے بے پناہ مہارت اور گیند پر کنٹرول ضروری ہوتا ہے اور میسی اس سے محروم تھا۔

"گیند کو دھکیلو۔" کوچ' میسی پر چیخ رہا تھا۔ "بائیں جانب.......... اب دائیں جانب.......... تم پھر سلو ہو رہے ہو۔ خدا کے لئے بیٹے' گیند کو نیچا رکھو.......... نیچا۔ او مائی گاڈ!" اس نے ایک بار پھر وسل بجائی "بروس' یہ تم نے ڈربلنگ کہاں سے سیکھی ہے؟"

میسی کچھ بڑبڑایا لیکن اس بڑبڑاہٹ کا کوئی مفہوم نہیں تھا۔

"بیٹے! میں عاجزی سے التجا کر رہا ہوں' ہاتھ جوڑ رہا ہوں تمہارے آگے۔ تم ڈربلنگ مت کرو۔ یہ تمہارے بس کی بات نہیں۔"

پھر تین تین کھلاڑیوں کا پریکٹس میچ شروع ہوا۔ مانو' جسٹن فیل اور کنگ کراؤڈر ایک طرف تھے۔ میسی کے ہاتھ میں جیسے ہی گیند آئی' وہ ڈربل کرتا ہوا باسکٹ کی طرف چلا۔ کنگ کراؤڈر نے ہاتھ مار کر گیند سائڈ لائن کے باہر پھینک دی۔ کوچ نے وسل بجائی۔ "بیٹے.......... تم یہاں آؤ۔" میسی سر جھکائے چلا آیا۔

"دیکھو' اب سے تمہیں صرف ایک بار ٹپہ دینے کی اجازت ہے۔" کوچ نے کہا "صرف ایک! اس کے بعد تم پاس دو' شوٹ کرو یا کچھ بھی کرو۔ سوائے ڈربلنگ کے۔"

میسی نے پابندی قبول کرلی۔ مانو نے گیند حاصل کی اور فیل کی طرف اچھالی۔ انہوں نے اسکور کردیا۔ اس کے بعد مانو اور جسٹن ہینڈلنگ کی مہارت دکھاتے رہے۔ کنگ کراوڈر' میسی کے ساتھ لگا رہا۔ وہ ایک دوسرے سے ٹکراتے رہے۔ میسی ہر بار پسپا ہوتا رہا۔

"کیا ہمیشہ یہی ہوتا ہے؟" ڈلسی نے مجھ سے پوچھا۔ "یہ جسمانی تصادم؟"

"پہلے تو صورتِ حال بدتر ہوتی تھی۔" میں نے اسے بتایا۔ "سب کے سب میسی کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ اب صرف کنگ کراوڈر رہ گیا ہے۔ وہ بھی اس لئے کہ اس کی جاب کو میسی سے خطرہ لاحق ہے۔"

کوچ کو بھی یک طرفہ جسمانی تصادم پر غصہ آرہا تھا۔ "تمہیں کبھی غصہ نہیں آتا میسی؟" اس نے چیخ کر کہا۔

کراوڈر کی ٹیم نے چھ بار اسکور کیا۔ پھر میں نے کراوڈر کو میسی سے سرگوشی کرتے دیکھا۔ میسی نے اسے کندھا مارا۔ وہ فرش پر گرا اور میسی نے بڑی صفائی سے گیند باسکٹ میں ڈال دی۔

سٹرمانو گیند لے کر اپنے ایریے کی طرف بڑھا لیکن میسی نے گیند اس سے چھین لی۔ چند سیکنڈ بعد اس نے زبردست قسم کے رولنگ اسکائی' ہکس شروع کردیئے۔ وہ اب بالکل بدلا ہوا لگ رہا تھا۔ کراوڈر اب بھی اس کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ میسی نے اپنے پھیلے ہوئے داہنے ہاتھ سے گیند اپنے سر کے اوپر اچھالی۔ یوں گیند اپنے بائیں ہاتھ میں منتقل کرکے اس نے بائیں ہاتھ سے پش شاٹ کھیلا۔ گیند آٹھ فٹ دور باسکٹ میں جاگری۔ وہ مود' گریٹ منرو کی ٹکر کی تھی۔ فرق اتنا تھا کہ میسی شاٹ مارتے ہی گر گیا تھا۔

"بھئی واہ.......... کیا خوب صورت شاٹ تھا۔" بیسل نے میسی کو داد دی۔

"واقعی.......... جیسے راج ہنس کی پرواز۔" جونز جونز نے چیخ کر کہا۔

"ابھی تمہیں بہت آگے جانا ہے بروس!" کوچ ریفرٹی نے پکارا۔

کنگ کراوڈر اور ڈلسی کے سوا سب میسی کو داد دے رہے تھے۔ "میرے خیال میں تو یہ سب اس کے گر جانے پر تالیاں بجا رہے ہیں۔" ڈلسی نے کہا۔

میں کراوڈر کے پاس گیا اور پوچھا کہ اس نے میسی سے سرگوشی میں کیا کہا تھا۔



کراوڈر اپ سیٹ لگ رہا تھا۔ وہ کچھ بتانے پر بھی آمادہ نہیں تھا۔ میں نے اسے یقین دلایا کہ وہ بات آف دی ریکارڈ رہے گی تو اس نے زبان کھولی۔ "میں نے کہا تھا.......... ننھی پری' تمہارے لئے پیانو ہی بہتر ہے۔ یہاں کیوں آگئیں۔ بس اتنا سن کر وہ آپے سے باہر ہوگیا۔"

میں کوچ کی طرف بڑھا جو ایک طرف کھڑا ٹیم کے کیپٹن بیسل میک برائڈ سے باتیں کررہا تھا' وہ کہہ رہا تھا۔ "لڑکا صحیح معنوں میں کھلاڑی ہے۔"

"ممکن ہے۔" سویٹ بیسل نے جواب دیا۔

پریکٹس ختم ہوتے ہی میں نے فون پر ۳۰۰ الفاظ پر مشتمل فیچر لکھوادیا۔ میں اور ڈلسی جمنازیم سے نکل رہے تھے کہ ہم نے میسی کو دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے دیکھا۔ اس کا بیگ اس کے قدموں میں رکھا تھا۔ میں نے اسے دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ جواباً اس نے بھی ہاتھ ہلایا۔ نہ جانے کیوں میں اس کی طرف بڑھ گیا۔ "کسی کا انتظار کررہے ہو؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ کنگ کراوڈر نے مجھے لفٹ دینے کو کہا تھا۔"

مجھے معلوم تھا کہ کنگ کراوڈر بیس منٹ پہلے جاچکا ہے۔ اندر اب پیٹ ٹاٹلز اور پیٹی کے سوا کوئی نہیں تھا۔ یہ کراوڈر کا ہتھکنڈا تھا۔ میسی کیمپس تاخیر سے پہنچتا تو یقیناً فرق پڑتا۔ میں نے بس اتنا کہا۔ "زیادہ دیر انتظار نہ کرنا بروس۔"

"ٹھیک ہے سر!" میسی مسکرایا۔ "اور گڈ ڈے سر.......... آپ کو بھی اور آپ کی مسز کو بھی۔"

مجھے وہ مسکراہٹ' وہ تبدیلی بہت خوشگوار لگی۔ میسی بہت مطمئن اور آسودہ نظر آرہا تھا۔ شاید اس نے تیزاب کی دھمکی دینے والے سے معاملہ طے کرلیا تھا۔ یہ بات میں نے سوچی تو لیکن مجھے خود بھی اس پر یقین نہیں آیا۔ وہ دینے اور سودے بازی کرنے والا آدمی لگتا نہیں تھا۔

ڈلسی کی طرف واپس جاتے ہوئے مجھے میسی کے بدلے ہوئے موڈ سے فائدہ اٹھانے کا خیال آیا۔ شاید وہ اس وقت میرے سوالوں کا جواب دے دے۔ میں نے رک کر اسے پکارا۔ پلٹ کر دیکھا تو وہ موڑ مڑ کر نظروں سے اوجھل ہوچکا تھا۔

ڈلسی نے کہا۔ "وہ ایک جگہ زیادہ دیر نہیں رکتا۔ ہے نا؟"

"ہاں۔ اور اس کے پاس اس کی معقول وجہ بھی ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"تم نے وہ بات کسی کو بتائی تو نہیں.......... تیزاب والی؟"

"نہیں۔ یہ میسی کا راز ہے۔ وہی افشا کرے تو کرے۔ یاد ہے' اس شخص نے کیا دھمکی دی تھی؟"

"اس نے کہا تھا.......... زبان نہ کھولنا۔ ورنہ تم' لیون اور مائک سب مارے جاؤ گے۔"

"اور اگر میں نے زبان کھولی تو دھمکی دینے والا سمجھے گا کہ میسی نے مجھے اس کے متعلق بتایا ہے۔"

"سام.......... تم کسی سے کچھ نہ کہنا۔" ڈلسی نے التجا کی۔

"تم فکر نہ کرو۔" میں نے کہا۔ "میرا سینہ بہت گہرا ہے۔"

☆======☆======☆

ہم افتتاحی نمائشی میچ کے لئے ویلیسپس کی بس میں روانہ ہوئے۔ میچ ہمیں مغربی ورجینیا کے قصبے دھیلنگ میں اٹلانٹا ہاکس کے خلاف کھیلنا تھا۔ عام طور پر ہم فضائی سفر کرتے تھے لیکن کبھی کبھی گانلز پر بچت کا بھوت سوار ہو جاتا تھا۔ ایسے میں وہ بس کام آتی تھی۔ کھلاڑیوں کو بس کا سفر زیادہ اچھا لگتا تھا۔ انہیں پاؤں پھیلانے کا موقع جو مل جاتا تھا۔ ہر کھلاڑی کو پوری سیٹ مل جاتی تھی۔

سفر چھ گھنٹے کا تھا اور کھلاڑیوں کی گفتگو معمول کے مطابق تھی۔ عقب سے ریڈ گرین کی گونج دار آواز سنائی دے رہی تھی۔ وہ کسی کو اپنے لڑکپن کی کہانیاں سنا رہا تھا۔ اس وقت جو کہانی سنائی جا رہی تھی' وہ میں کم از کم بیس بار سن چکا تھا۔ "اس نے مجھ سے کہا.......... اے گیند ادھر دو۔ شوٹر میں ہوں' تم نہیں.......... میں نے کہا ڈاؤلنگ' اپنی شکل گم کرو میرے سامنے سے۔ تمہارا تو معاہدہ ہو چکا ہے جبکہ مجھے اپنے کیریئر کے لئے فائٹ کرنا ہے۔ تم لاکھوں کما چکے ہو ڈاؤلنگ جبکہ میں کلب میں جگہ بنانے کی کوشش کر رہا ہوں اور تم کہتے ہو کہ میں گیند تمہیں دے دوں! وہ اکڑ کر بولا' بے وقوف' گیند ادھر دو۔ میں نے کہا تم نے میرا جواب نہیں سنا ڈاؤلنگ' اب بات کرو گے تو گھاس پر اوندھے پڑے نظر آؤ گے.........."

ریڈ کی کہانیوں میں زوردار مکالمے ریڈ کو ہی ملتے تھے۔ کبھی تو مکالمے ہوتے ہی



صرف اس کے تھے اور وہ یہ کہانیاں رنگروٹوں کو گھیر گھیر کر سناتا تھا۔

عقبی نشست پر پیٹی نے جونز جونز کے پیروں کی مالش شروع کر دی تھی۔ جونز کی ایڑی میں بچپن میں ایک چوہے نے کاٹ لیا تھا۔ اب وہاں ذرا سی ٹھیس لگنے پر انفیکشن ہو جاتا تھا لہٰذا اس کے پیر مستقل طور پر مسئلہ بنے رہتے تھے۔ پیٹی مالش کے بعد اس کے پیروں پر اینٹی سپٹک دوا بھی اسپرے کرتا تھا۔ اس کے باوجود وہ بغیر وقفے کے چھ سات منٹ سے زیادہ نہیں کھیل سکتا تھا۔ اس کے بعد وہ لنگڑاتا ہوا آتا اور بینچ پر بیٹھ کر دانت پیستا رہتا۔

میں نے سونے کی کوشش کی لیکن نیند نہیں آئی۔ مجبوراً میں نے ایک کتاب نکالی۔ پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ جسٹن فیل آیا اور دھم سے میرے برابر بیٹھ گیا۔ "کیا پڑھ رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔

میں نے کتاب اس کی طرف بڑھا دی۔ وہ خود بھی ایک کتاب تصنیف کر رہا تھا جس کا موضوع تھا "باسکٹ بال کے کھلاڑیوں کے مسائل۔" میں نے اس سے پوچھا کہ اس کی کتاب کہاں تک پہنچی۔ "بس.......... چل رہی ہے" اس نے جواب دیا۔

وہ اچھا کھلاڑی تھا.......... پھرتیلا اور تیز رفتار.......... اور وہ قوسی شکل میں حرکت کرتا تھا۔ ۹۰ فیصد گیم وہ دماغ سے کھیلتا تھا۔ یہی اس کے لئے بہتر تھا کیونکہ ٹیکنیک اور مہارت کے معاملے میں وہ اچھا نہیں تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کے لئے اس کے پاس آفرز کی کمی نہیں تھی۔ اسکولوں میں انگلش پڑھانے کے سلسلے میں اسے کم از کم پچاس آفرز ہو چکی تھیں۔

"تمہیں پتا چلا؟" اس نے اچانک ہی پوچھا۔

"کیا؟"

"مجھے ایک نیا روم میٹ ملا ہے۔"

"نیا روم میٹ؟ پہلے تو تم اور ریڈ گرین ایک کمرے میں رہتے تھے۔"

"اب بروس میسی میرا روم میٹ ہے۔"

"تو ایک کمرے میں چھ افراد کیسے رہیں گے؟" میں نے مذاق کیا۔

"کام چل جائے گا۔"

"تم اپنے نئے روم میٹ کے بارے میں کیسا محسوس کرتے ہو؟" میں نے پوچھا۔

"میں نے اس سے گھنٹا بھر بات کی۔ میں تو اسے سفید فام نیگرو قرار دوں گا۔"

"ایک گھنٹا.......... میسی سے بات؟ یہ تو نیا کلب ریکارڈ ہے بھائی۔"

"گفتگو تقریباً یک طرفہ تھی۔ میں نے کوشش کی کہ وہ کھل جائے مگر اس نے مجھے دو ایک باتیں ہی بتائیں۔"

"یعنی اپنے گھر والوں کے متعلق؟"

"نہیں۔ اس موضوع پر بات کی جائے تو اس کے چہرے پر نقاب سی آ گرتی ہے۔"

"اس نے کوئی نجی نوعیت کی بات بھی بتائی؟"

"اے بھائی.......... میں کوئی نجی بات معلوم کرنے کی کوشش کر بھی نہیں رہا تھا۔" جسٹن فیل نے تیزی سے کہا۔ "یہ تمہارا کام ہے۔ میں تو اپنے روم میٹ سے دوستی کی کوشش کر رہا ہوں۔" اس کا لہجہ نرم ہو گیا۔ "میرے لئے وہ بس ایک ساتھی ہے.......... ایک ویلیپس.......... ایک بھڑ۔"

"ٹھیک کہتے ہو.......... ایک آٹھ فٹا سینٹر۔"

"وہ پریوں کی کہانی والے نرم خو' مہربان دیو جیسا ہے۔" جسٹن فیل نے کہا۔

"لیکن کنگ کراؤڈر اسے زک پہنچانے کے موڈ میں ہے۔ ابھی کل کی بات ہے' اس نے میسی کو لفٹ دینے کا وعدہ کیا اور خود نکل بھاگا اسے منتظر چھوڑ کر۔"

"تو کنگ اور کیا کرے۔ کہے.......... آؤ اور میری جگہ لے لو؟"

"اس کا کوئی امکان نہیں کہ میسی کنگ کی جگہ لے سکے گا۔"

"اتنے وثوق سے نہ کہو۔ میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ اس کے پاس صرف قد نہیں' صلاحیت بھی ہے اور آہستہ سہی لیکن ابھر رہی ہے۔ مسئلہ صرف شخصیت کا ہے اور وہ بالآخر حل ہو جائے گا۔ اس کے بعد.........." فیل کہتے کہتے رکا۔ "دیکھ لینا' تہلکہ مچ جائے گا۔"

میں نے فیل کو ڈلسی کے مشاہدے کے بارے میں بتایا۔ ڈلسی کا کہنا تھا کہ میسی کو کسی سے متعارف کرایا جائے تو وہ سہم جاتا ہے۔ وہ ہاتھ ملانے کے بجائے انگلی پیشانی پر ٹکا کر ہائی کہنے پر اکتفا کرتا تھا۔ ڈلسی کا کہنا تھا کہ یہ کسی نفسیاتی گرہ کی وجہ سے ہے جو بہت گہرائی میں ہے۔ یا تو وہ جسمانی رابطے سے ڈرتا ہے یا اسے خوف ہے کہ وہ لمس



اسے اپنے اوپر کنٹرول سے محروم کر دے گا۔

جسٹن نے میری بات سننے کے بعد کہا۔ "میں تمہاری بیوی کی ذہانت کا بہت پہلے سے قائل ہوں۔" پھر اس نے خود بھی مجھے نفسیات پڑھانا شروع کر دیں.......... بہت زیادہ لمبے افراد کے ذہن اور نفسیاتی مسائل کے متعلق۔ "وہ شرمیلے اور مہربان ہوتے ہیں۔" اس نے کہا۔ "وہ دوسروں کو یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے قامت کی وجہ سے ان سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ انہیں نقصان کبھی نہیں پہنچائیں گے لیکن وہ خود ڈرتے رہتے ہیں کہ عام لوگ ان کے قد و قامت کی وجہ سے احساسِ کمتری میں مبتلا ہو کر انہیں نقصان پہنچا سکتے ہیں اور وہ اتنے نازک طبع ہوتے ہیں کہ ایک کڑی نظر.......... پیٹھ پیچھے کی جانے والی ایک سرگوشی تک انہیں مجروح کر سکتی ہے۔ تم نے تو کبھی اس انداز میں سوچا بھی نہیں ہو گا' کیوں؟"

میں سوچنے لگا۔ میسی صرف غیر معمولی طور پر دراز قد تھا۔ وہ کوئی عفریت نہیں تھا.......... خوبرو آدمی تھا۔ اس میں خوف زدہ کرنے والی کوئی بات نہیں تھی لیکن اس کے سامنے کھڑا کوئی نارمل آدمی احساسِ کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ اور شاید میسی بھی جانتا تھا کہ اس کی شخصیت دوسروں میں کس ردِعمل کو ابھارتی.......... اکساتی ہے۔ شاید اسی لئے اس نے خود کو ایک دائرے تک محدود کر لیا تھا۔ پریکٹس کے بعد وہ تیزی سے کپڑے بدلتا اور رخصت ہو جاتا۔

"اب ولٹ کی مثال ہی لے لو۔" جسٹن کہہ رہا تھا۔ "وہ غیر معمولی قد کا تھا اور لگی لپٹی رکھنے کا قائل بھی نہیں تھا' اسی لئے سب اس سے نفرت کرتے تھے۔"

"ولٹ سے کسی نے پوچھا تھا کہ اوپر موسم کیسا ہے۔ یاد ہے' ولٹ نے کیا جواب دیا تھا؟" میں نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

جسٹن بھی ہنس دیا۔ "ہاں.......... اس نے کہا تھا' اوپر بارش ہو رہی ہے.......... اور پھر اس نے سوال کرنے والے پر تھوک دیا تھا۔"

بس اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔ جسٹن فیل اٹھ کر چلا گیا تو میں نے پھر سونے کی کوشش کی اور اس میں ناکام ہو کر کتاب اٹھالی "ہیلو" میں نے سر اٹھا کر دیکھا۔ وہ سویٹ بیسل تھا۔

"کہو بھئی' تمہاری پریشانیوں کا کیا حال ہے؟" میں نے کتاب ایک طرف رکھتے

ہوئے اس سے پوچھا۔ وہ ٹیم کا سب سے زیادہ فکر مند رہنے والا رکن تھا۔ کھیل کے دوران وہ کسی کو خوبصورت پاس دیتا اور پھر تشویش سے پوچھتا۔ "پاس ٹھیک تھا نا؟" میچ شروع ہونے سے پہلے وہ تشویش سے نڈھال رہتا۔ مجھ سے آکر پوچھتا۔ "ٹیچر.......... یہ میچ ہم جیت سکتے ہیں نا؟ اتنی بڑی ٹیم تو نہیں ہے ہماری۔" سفر کے دوران وہ کبھی یہ نہیں کہتا تھا کہ وہاں پہنچ کر ہم یہ کریں گے۔ اس کے برعکس وہ کہتا .......... اگر ہم وہاں پہنچ گئے تو۔ یہ حال تھا اس کی تشویش کا۔ اسے یہ دھڑکا لگا رہتا کہ لینڈ کرنے سے پہلے ہی جہاز کریش ہو جائے گا۔ سڑکوں پر چلتے ہوئے وہ خوف زدہ رہتا کہ کوئی لٹیرا پیچھے سے اس کے سر پر ہتھوڑا مار کر اس کی جیب اور زندگی کی سلیٹ صاف کر جائے گا۔ میں اس کا حوصلہ جگانے کے لئے کہتا۔ "تم جیسے چھ فٹ سات انچ کے جوان پر حملہ کرنے کی جرأت کون کر سکتا ہے؟"

وہ فوراً کہتا۔ "چاقو ہاتھ میں ہو تو ناتواں بھی طاقتور بن جاتا ہے۔"

اس وقت اس نے میرے استفسار کے جواب میں آہ بھر کے کہا۔ "پریشانیاں کہاں ختم ہوتی ہیں جناب۔"

"میسی کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟"

"وہ؟ وہ لیگ کی دھجیاں اڑا سکتا ہے۔ اس کے لئے تو کھیل کی ہیئت تبدیل کرنی پڑ جائے گی لیکن پہلے اسے خود اپنے خلاف کھیلنا ہو گا۔"

بات ختم ہو گئی۔

☆======☆======☆

میرا بھیجا ہوا کوئی فیچر جوں کا توں شائع نہیں ہوتا تھا۔ میں کھلاڑیوں کی عوامی زبان استعمال کرتا تھا جو "بلیڈ مرر" کے اسپورٹس ایڈیٹر کے لئے قابلِ قبول نہیں تھی۔ چنانچہ میری کاپی عام طور پر ری رائٹ کی جاتی تھی۔ میں نے اخبار کے دفتر فون کر کے اپنی اس دن کی رپورٹ لکھوا دی جو محض خانہ پری تھی۔

نمائشی میچ شام کو ہونا تھا۔ تماشائیوں کی تعداد چار ہزار تھی۔ کوچ ریفرٹی نے پہلے کورٹ کے چپے چپے کا جائزہ لیا۔ یہ اس کا معمول تھا۔ وہ جاننا چاہتا تھا کہ کورٹ میں ڈیڈ اسپاٹس موجود ہیں یا نہیں۔ پیٹی اس کے ساتھ تھا۔ معائنے کے بعد ریفرٹی نے رپورٹ دی۔ "جنوب مغربی کارنر میں ایک جگہ باؤنس نہیں ہے۔"



میچ نیشنل گارڈز آرمری میں ہونا تھا۔ کھلاڑیوں نے بوائلر روم میں کپڑے بدلے اور کیلوں پر لٹکائے۔ حیرت انگیز بات یہ تھی کہ کسی نے کوئی شکایت نہیں کی۔

وارم اپ کے بعد کوچ نے کہا۔ "اب ایک دائرہ بنا کر کھڑے ہو جاؤ.......... دیکھو' نمائشی میچ ہم جیتنے کے لئے بھی کھیل سکتے ہیں اور کچھ سیکھنے کے لئے بھی۔ انتظامیہ چاہتی ہے کہ ہم جیتنے کے لئے کھیلیں لیکن میرا کہنا ہے کہ جیتنے کے لئے کھیلو اور ساتھ ہی کچھ سیکھو بھی۔ فرق سمجھتے ہو نا؟"

تمام کھلاڑیوں نے شدت سے اثبات میں سر ہلائے حالانکہ میری طرح ان کی سمجھ میں بھی کچھ نہیں آیا تھا۔

"مجھے ٹیم پر اعتماد ہے۔" ریفرٹی نے کہا۔ "ہمارے پاس دو اچھے گارڈرز' دو اچھے فارورڈز ہیں۔ کنگ کراؤڈر کی شکل میں تجربے کار سینٹر موجود ہے اور اس کے پیچھے ایک ایسا لڑکا ہے جو کسی بھی وقت اسٹار بن سکتا ہے۔" اس نے ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملیں۔ "میرا خیال ہے' اس سال ہم ہمیشہ سے زیادہ کامیاب رہیں گے۔ میری نیک تمنائیں تمہارے ساتھ ہیں۔" اس نے پھر آنکھیں ملیں۔ "میں جانتا ہوں کہ آج بھی تم ٹیم کے نام کو بٹا نہیں لگاؤ گے۔" اس پر عبدالرحمٰن بزرز کے سوا سب نے تالیاں بجائیں۔

کھیل شروع ہوا۔ ویلپس ہمیشہ کی طرح دفاع پر زور دے رہے تھے۔ پہلا ہاف ویلپس کے حق میں ۵۱-۶۶ پر ختم ہوا۔ تیسرے کوارٹر میں ہاکس نے تین سفید فام کھلاڑیوں کو کھلایا جو کہ ظاہر ہے' اسٹار نہیں تھے۔ تیسرا کوارٹر ختم ہوا تو اسکور ویلپس کے حق میں ۶۸-۹۱ ہو چکا تھا۔

"ارے.......... وہ تمہارا لمبو کہاں ہے؟" تماشائیوں میں سے کسی نے چیخ کر کہا۔

"اس دیو کو باہر لاؤ۔" کوئی اور چلایا۔ پھر پورا مجمع دیو کو باہر نکالو.......... دیو کو باہر لاؤ.......... پکارنے لگا۔

کھیل ختم ہونے میں دو منٹ تھے کہ ریفرٹی نے میسی کو کورٹ میں بھیجا۔ وہ ہمیشہ کی طرح جھک کر چلا' جیسے کسی چیز سے سر ٹکرانے کا اندیشہ ہو۔ تماشائی تو پاگل ہی ہو گئے۔ مجھے تو لگا کہ بیشتر تماشائی محض باسکٹ بال کے پہلے آٹھ فٹے کو دیکھنے آئے ہیں۔

ان کے جذبات ملے جلے بلکہ ناقابلِ فہم تھے۔ پہلے میں سمجھا' وہ تالیاں بجا رہے ہیں۔ پھر مجھے لگا' وہ اس پر آوازے کس رہے ہیں لیکن سچ یہ تھا کہ ان میں کچھ نروس انداز میں اور کچھ گلا پھاڑ کر ہنس رہے تھے۔ انہوں نے اپنے بچوں کو ہاتھوں میں اونچا اٹھایا ہوا تھا اور آگے پیچھے جھلاتے ہوئے اشارے کر رہے تھے۔

جسٹن فیل نے دباؤ بڑھنے پر گیند ہمارے ہینڈلر سٹرمانو کو دی۔ وہ سب سے اچھا ڈربلر تھا۔ اس نے مخالف کھلاڑیوں کو کئی کامیاب ڈاج دیئے اور پھر میسی کی طرف بہت تیز پاس اچھالا۔ اگلے ہی لمحے گیند تماشائیوں کی چھ قطاریں پار کر گئی اور میسی چہرہ تھامے نیچے گرا نظر آیا۔ ریفری نے ٹائم آؤٹ لیا۔ آنٹم کے نک اسٹورن نے میری طرف جھکتے ہوئے کہا۔ "ذلیل حرکت کی ہے سٹرمانو نے۔"

"میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں" میں نے مدافعانہ لہجے میں کہا۔ "یہ تو ولسن اسپیشل تھا۔" ولسن اسپیشل' کھلاڑی اس پاس کو کہتے ہیں جسے سنبھالنا ناممکن ہو اور اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ پاس کھلاڑی کے چہرے پر ولسن اسپیشل لکھ جاتا ہے۔

ہیرالڈ کے پیٹ ٹائلز نے کہا۔ "مجھے تو اس میں کوئی خرابی نظر نہیں آئی' البتہ میسی نے اسے دیکھا بھی نہیں تھا۔"

کورٹ میں دیو قامت میسی نے دو تین بار یوں سر جھٹکا جیسے اپنے زندہ ہونے کا یقین حاصل کر رہا ہو۔ ریفری اسے باہر لے آیا۔ ویسپس نے ۹۶۔۱۱۱ کے اسکور میچ جیت لیا تھا۔

☆======☆======☆

میں نے اپنے فیچر میں میچ کے نتیجے پر زیادہ زور دیا تھا۔ میں نے لکھا۔ یہ نئے ویسپس ہیں جنہوں نے سیزن کے آغاز میں ہی فتح حاصل کی ہے۔ ویسپس کے چار کھلاڑیوں کا اسکور ڈبل فگر میں تھا۔ کنگ کراوڈر نے ۱۵ اور جسٹن فیل نے ۱۲ پوائنٹ اسکور کئے تھے۔

موٹیل کی لابی میں مجھے نک اسٹورن اور پیٹ ٹائلز کھڑے مل گئے۔ "تم لوگوں نے فیچر بھیج دیئے؟" میں نے ان سے پوچھا۔ "کیا لکھا تم نے؟"

میں جانتا تھا کہ پیٹ مجھے کچھ نہیں بتائے گا۔ وہ محنت بھی بہت کرتا تھا اور اپنی کسی اسٹوری کو واٹر گیٹ اسکینڈل سے کم تصور نہیں کرتا تھا۔ اسے ہمیشہ خوف رہتا تھا



کہ میں اس کی اسٹوری پار کر لوں گا۔ البتہ نک اسٹورن اس معاملے میں نہیں ہچکچاتا تھا کیونکہ اس کا تو اسٹائل ہی الگ تھا۔ "میں نے لکھا ہے کہ ہاکس کے مقابلے میں قسمت ویسپس کا ساتھ دے گئی۔ ویسپس کا ڈیفنس اب بھی اٹیک سے آگے ہے اور آٹھ فٹ میسی نے اپنے پروفیشنل کیریئر کا آغاز پھسل کر کیا۔ اس کے جوتوں کے فیتے اس کے پیر کے نیچے آ گئے تھے۔"

"یہ تم نے اچھی پردہ پوشی کی اس کی۔"

"لیکن وہ کسی کام کا بھی نہیں............"

یہاں مجھے اس سے متفق ہونا پڑتا............ اور اس سے کسی بھی معاملے میں متفق ہوتا تو میری ازدواجی زندگی خطرے میں پڑ جاتی چنانچہ میں نے پوچھا۔ "کھانا کھا چکے ہو تم لوگ؟"

"ابھی کھا کر اٹھے ہیں۔" نک نے کہا۔ "البتہ کچھ جانور اب بھی کچن میں موجود ہیں۔"

میں اندر چلا گیا۔ وہاں جسٹن فیل اور ریڈ گرین کھانے کی میز پر بیٹھے نظر آئے

"کھوڈاؤلنگ' کیا بات ہے؟" ریڈ گرین نے مجھے پکارا میں ان کی طرف چلا گیا۔

"اندر کی کہانی لکھنے کے چکر میں ہو؟" جسٹن نے مجھ سے پوچھا۔

"میسی کا کیا حال ہے؟" میں نے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ بس کچھ ڈپریشن ہے۔"

گہری سانسوں کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ برابر والی میز پر دو لڑکیاں بیٹھی تھیں۔ ان کی نظریں دروازے پر جمی تھیں۔ آنکھیں جیسے حلقوں سے ابلی پڑ رہی تھیں۔ میں نے ان کی نظروں کے تعاقب میں دروازے کی طرف دیکھا۔ بروس میسی کے آگے آگے پیٹی یوں چل رہا تھا جیسے چڑیا گھر کا نگراں زرافے کو لے کر آ رہا ہو۔ پیٹی ہماری میز کی طرف بڑھ رہا تھا اور میسی یوں ہچکچا رہا تھا جیسے اسے ڈر ہو کہ ہم اس کی آمد پسند نہیں کریں گے۔

ہم نے ان کے لئے جگہ بنائی۔ نو عمر ویٹریس نے آ کر انہیں مینو تھما دیئے۔ "آپ بیٹھ جائیں نا پلیز!" اس نے میسی سے کہا۔

"یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔" جسٹن فیل نے جلدی سے کہا۔ لڑکی کا منہ کھل گیا۔ "میں

ابھی آئی۔" اس نے تقریباً چیخ کر کہا اور کچن کی طرف لپکی۔

"ہم لوگ تو پارٹی میں جا رہے ہیں۔" جسٹن نے ریڈ کو کہنی مارتے ہوئے کہا۔

"پھر ملیں گے ڈاؤلنگ!" ریڈ اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا انتظار نہ کرنا۔" فیل نے میسی سے کہا۔ میسی نے اثبات میں سر ہلایا۔ "چہرہ دکھ تو نہیں رہا ہے؟" فیل نے پوچھا۔

"گھورو گے تو ضرور دکھے گا۔" پیٹی نے کہا۔ میرے خیال میں اسے میسی کو جواب دینے کا موقع دینا چاہئے تھا لیکن میسی بیٹھا ہوا سر ہلا رہا تھا جیسے اس موضوع پر بات کرنا نہیں چاہتا ہو۔

جسٹن اور ریڈ چلے گئے۔ ہم تینوں نے کھانا کھایا اور ہال سے نکل آئے۔ لوگ ہمیں مڑ مڑ کر دیکھ رہے تھے۔ ان کی آنکھیں ابلی پڑ رہی تھیں۔ لابی میں مجھ سے رہا نہیں گیا۔ میں نے میسی سے تکلیف کے بارے میں پوچھ لیا۔ اس کے حلق سے کچھ عجیب سی آواز نکلی.......... اوکے سے ملتی جلتی۔ "یہ ہوا کیسے؟" میں نے پوچھ لیا "کیا تم نے گیند سے نگاہیں ہٹالی تھیں؟"

اس نے کندھے جھٹکے اور آگے بڑھتا رہا۔ ہمیشہ کی طرح اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

"میسی نے تمہیں کچھ بتایا ہو گا۔" میں پیٹی سے مخاطب ہو گیا۔

"بتایا ہے لیکن وہ برائے اشاعت نہیں ہے۔" پیٹی نے لابی میں پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو بھائی' میری دال روٹی کیسے چلے گی؟" میں نے فریاد کی۔ "اس لڑکے کے متعلق میں کچھ بھی معلوم نہیں کر سکا ہوں۔ مجھے کچھ تو دو چھاپنے کو۔"

"یہ بات تم نے چھاپ دی تو کوچ مجھے جان سے مار دے گا۔"

"چلو' ٹھیک ہے لیکن آئندہ کے لئے یہ آف دی ریکارڈ والا سلسلہ موقوف ہو جانا چاہئے۔"

پیٹی نے سگریٹ سلگا کر ایک طویل کش لیا۔ اسے ڈرامائی تاثر ابھارنا بہت اچھا لگتا تھا۔ "لڑکے نے بتایا.........." اس نے پھر دو چھوٹے چھوٹے کش لئے۔ "کہ جب کوچ نے اسے کورٹ میں بھیجا تو وہ بے حد خوف زدہ تھا۔" اس نے پھر کش لئے۔

میں نے دونوں ہاتھوں سے دھوئیں کے بادلوں کو اِدھر اُدھر ہٹا کر دیکھا کہ وہ موجود بھی



ہے یا نہیں۔ "اس کا خیال ہے کہ اسے کھیل میں واپس آنا ہی نہیں چاہئے تھا" پیٹی نے مزید کہا۔ "اس کا خیال ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مجھ سے بھی اسے ڈر لگ رہا تھا.........."

"یار.......... کام کی بات بھی اگلو۔" میں نے بھنا کر کہا۔ "اس نے گیند کیوں مس کی؟"

"وہ کہہ رہا تھا.......... مجھے کچھ نظر آیا اور میں اپنی جگہ جم کر رہ گیا۔ گیند میرے چہرے سے ٹکرائی تو مجھے ہوش آیا.........."

"اس نے بتایا کہ اسے کیا چیز نظر آئی تھی؟"

"نہیں۔"

"تم نے اس سے پوچھا بھی؟"

"بار بار پوچھا۔ وہ بس یہی کہتا رہا کہ اسے کچھ نظر آیا تھا۔"

میں نے اپنے کمرے میں آکر ہاٹ لائن پر اپنے اخبار کی اسپورٹس ڈیسک کو فون کیا۔ لیکس پیکوز سے بات ہوئی۔ میں نے اسے بتایا کہ میں باسکٹ بال کی تاریخ کے پہلے آٹھ فٹے کھلاڑی کے پس منظر پر کام کرنے کے لئے لوسیانا جانا چاہتا ہوں۔ دو دن بعد میں پنسلوانیا میں ٹیم سے جاملوں گا جہاں ان کا شکاگو سے میچ ہے۔

لیکس نے کہا۔ "وقت اور پیسہ ضائع کرنے والی بات ہے۔ میسی ٹیم سے باہر ہونے والا ہے۔"

"یہ ممکن نہیں۔ بلی رکٹس کو ڈراپ کرنے کے بعد ٹیم میں سٹرمانو کے علاوہ صرف ایک سفید فام رہ گیا ہے.......... بروس میسی۔ انتظامیہ اسے ڈراپ نہیں کرنے دے گی اور میں اور تم میسی کو کتنا ہی نااہل سمجھیں' کوچ ریفرٹی فیصلہ کر چکا ہے کہ کھیل کے پہلے آٹھ فٹے کو متعارف کرا کے رہے گا۔ یہی نہیں وہ کہتا ہے کہ میسی ٹیم کو ٹاپ پر پہنچائے گا۔ اس سال نہیں تو اگلے سال۔ تو ہمیں اول و آخر میسی کو کور کرنا پڑے گا۔ کسی کو نہیں معلوم کہ میسی نے پیانو کی خاطر باسکٹ بال کو کیوں چھوڑا تھا۔ اب بھی میسی کو کھیلتے دیکھ کر یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ انجوائے کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ پھر وہ کھیل کیوں رہا ہے؟ مسٹر پیکوز' کوئی خاص بات ہے ضرور.........." میرا جی چاہا کہ اسے دھمکی والا واقعہ سنادوں۔ بڑی مشکل سے میں نے خود پر قابو پایا۔

"ٹھیک ہے۔ چلے جاؤ۔" ٹیکس پکوز نے بادلِ ناخواستہ کہا۔

☆======☆======☆

لوسیانا ائر پورٹ پر ایک فون بوتھ سے میں نے ایک ٹیلی وژن اسٹیشن کے اسپورٹس ایڈیٹر ہیپ گلیڈاسٹون کو کال کیا۔ میں اور ہیپ ایک ہی اسکول میں پڑھتے تھے۔ میری آواز سنتے ہی اس نے تفصیلی خیریت دریافت کرنا شروع کر دی۔ وہ طوفان تھما تو میں نے کچھ پوچھنے کی گنجائش نکالی۔ "بروس میسی یاد ہے تمہیں؟"

"بگ میسی! اسے کون بھول سکتا ہے؟ ابھی دو دن پہلے آئٹم کے نک اسٹورن نے مجھے فون کیا تھا۔ وہ بھی میسی کے متعلق جاننا چاہتا تھا۔"

"ارے وہ تو میرا حریف ہے۔ جو کچھ اسے بتایا ہے' مجھے بھی بتاؤ۔ کم از کم میں اس کے برابر تو ہو جاؤں معلومات میں۔"

"بتانے کو کچھ زیادہ نہیں پھر بھی تم ٹیکسی پکڑو اور یہاں آجاؤ۔"

"یہ ممکن نہیں۔ میرے پاس صرف ایک دن ہے اور کام لمبا ہے۔ جو کچھ بتانا ہے' فون پر ہی بتا دو۔"

"تو سنو۔ جونیئر ہائی اسکول میں میسی سات فٹ کا تھا اور اسکول کی ٹیم ون مین ٹیم تھی۔ میسی صرف قد آور ہی نہیں تھا' اس کا کھیل بھی شاندار تھا اور اس کے پاس موو ز کی کوئی کمی نہیں تھی۔"

"ہیپ.......... میں کیسے یقین کرلوں اس بات پر۔ اب تو وہ مبتدی لگتا ہے۔ تم نے خود دیکھا تھا اسے کھیلتے ہوئے؟"

"ہاں سام' میں جونیئر ہائی اسکول کے گیمز دیکھنے صرف اسی کی وجہ سے جاتا تھا۔ اور میں کیا' وہاں بالغوں کی تعداد اتنی ہوتی تھی کہ اسکول کے لڑکوں کو اپنا میچ دیکھنے کا موقع نہیں ملتا تھا اور ہر شخص صرف میسی کو دیکھنے آتا تھا۔ وہاں اس کا باپ بھی ہوتا تھا۔ وہ کچھ سنکی' مخلوط نسل کا آدمی تھا' فرانسیسی آباد کاروں کی طرف سے۔ وہاں پروفیشنل ٹیموں کے اسکاؤٹ بھی آتے تھے۔ وہ اس کے باپ کی خوب خاطریں کرتے تھے۔ جیسے جیسے میسی کی شہرت ہوئی' اس کے باپ کا حلیہ اور انداز بھی بدلنے لگا' سب اسی چکر میں تھے کہ میسی ان کی ٹیم کی طرف سے کھیل کر اپنے کیریئر کا آغاز کرے۔ سنا تھا کہ سینڈیکیٹ والے بھی میسی کے چکر میں ہیں۔"



"سینڈیکیٹ؟" میں بری طرح چونکا۔ "وہ کیوں؟"

"جیتنے والے گھوڑے تو سب کو ہی اچھے لگتے ہیں۔ سنڈیکیٹ والوں کے بھی من پسند ہیرو ہوتے ہیں۔ فرینک سناترا ان کا ہیرو نہیں تھا کیا؟ میسی کی تو وہ مدارات نہیں کر سکتے تھے لہٰذا اس کے باپ کی کرتے تھے۔ اسے نائٹ کلبوں میں لے جاتے' خوب پلاتے۔ جبکہ لڑکا مزے سے گھر میں سو رہا ہوتا۔"

"اور لڑکے کا کھیل خوب صورت تھا؟"

"بے حد خوب صورت۔ ایک رات کھیل کے دوران وہ ایک شاٹ پھینکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ مخالف ٹیم کے ایک لڑکے نے اسے تنگ کر رکھا تھا۔ وہ ہر طرح کا فاؤل کر رہا تھا۔ ریفری' میسی کے معاملے میں ہمیشہ دوسرے کھلاڑیوں کو چھوٹ دیتے تھے۔ شاید قد کا فرق برابر کرنے کے لئے۔ بہرحال میسی پیچھے کی طرف جھکا اور یہ ظاہر کیا کہ وہ داہنے ہاتھ سے گیند باسکٹ کرنے والا ہے۔ مخالف کھلاڑی اس کے داہنے پہلو کی طرف جھپٹا۔ میسی نے گیند تیزی سے بائیں ہاتھ میں منتقل کی اور سولہ فٹ کے فاصلے سے باسکٹ کر دی۔"

مجھے کچھ یاد آگیا۔ "ارے ہاں.......... میں نے پریکٹس میں اسے ایسا کرتے دیکھا ہے۔" میں نے کہا۔ "لیکن میں سمجھا تھا کہ وہ اتفاق ہے۔"

"سام.......... میں نے کسی طویل قامت کھلاڑی کے پاس میسی سے زیادہ موو ز نہیں دیکھیں۔ کوئی بھی سینٹر ہو اور کتنا ہی اچھا ہو' وہ اسے جھٹک بھی سکتا ہے اور دھوکا بھی دے سکتا ہے۔ تم کہتے ہو' وہ مبتدی لگتا ہے۔ مجھے یقین نہیں آتا۔"

"اب میں یہ کہوں گا کہ چند روز پہلے اس کی فارم معمولی حد تک سہی' واپس آئی ہے لیکن وھیلنگ کے میچ میں اس نے اپنا خوب مذاق اڑوایا۔"

"ہاں۔ نک اسٹورن نے مجھے بتایا تھا۔"

"میں نے سنا ہے' اس نے ہائی اسکول میں ہی باسکٹ بال چھوڑ دی تھی۔"

"ہاں۔ وہ اچانک ہی غائب ہو گیا تھا۔ پھر وہ بنجمن فرینکلن آئی کیو اسکول میں نظر آیا۔ تم جانتے ہی ہو' وہاں کھیل سے زیادہ تعلیم پر توجہ دی جاتی ہے۔ میں نے سنا' اس کا باپ بہت دل شکستہ ہو گیا تھا ورنہ گیم کے دوران وہ بہت ہنگامہ کرتا تھا۔ کبھی ریفریوں پر برستا کہ وہ جانب داری برت رہے ہیں' کبھی انہیں میچ کے بعد فائٹ کا چیلنج

کرتا۔ ان کے غائب ہوتے ہی میچوں کی رونقیں ختم ہو گئیں۔ پھر پتا چلا کہ میسی نے
تعلیم کے ساتھ ساتھ ڈیس روشر میں پیانو سیکھنے کے لئے رجسٹریشن کرالیا ہے۔ اس نے
اس سلسلے میں کبھی وضاحت نہیں کی۔"

"مجھے تو حیرت ہے۔ تمہیں اس کے والدین کو کریدنا چاہئے تھا۔ ایسی زوردار
اسٹوری گنوادی تم نے۔"

"والدین کیسے! ماں تو اس کی پیدائش کے دوران مرگئی تھی۔ باپ کا نام مائک
میسی تھا اور اس سے پوچھتے کیا' وہ تو خود غائب ہو گیا تھا۔ لڑکے نے کھیلنا چھوڑا تو اس
کے بعد اسے کسی نے نہیں دیکھا۔ جب مجھے علم ہوا کہ میسی ویسپس جوائن کر رہا ہے تو
میں نے ایک آدمی کو مائک کی تلاش میں بھیجا۔ وہ ناکام واپس آیا۔ میں نے میسی سے
فون پر بات کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے انکار کر دیا۔"

میں نے سوچا کہ اسے دھمکی والے واقعے کے متعلق بتاؤں لیکن یہ طے تھا کہ وہ
اس کی تشہیر کرڈالے گا۔ میں نے اس سے لیون کے بارے میں پوچھا کیونکہ مائک کا
مسئلہ حل ہوچکا تھا لیکن وہ لیون کو نہیں جانتا تھا۔ میں نے ہیپ کا شکریہ ادا کیا اور رابطہ
منقطع کر دیا۔ میں جانتا تھا کہ مجھے کوئی اہم بات معلوم نہیں ہوئی ہے۔ یہ سب کچھ تو
کسی بھی وقت نک کے کالم میں چھپ سکتا تھا۔

میں نے اسنیک بار میں بیٹھ کر کافی پی اور سوچتا رہا کہ اب کیا کروں۔ ہیپ اپنے
تمام تر وسائل کے باوجود میسی کے باپ کو تلاش نہیں کر سکا تو میں کیسے کر سکوں گا۔ مجھے
ایک پرانا تراشہ یاد آیا جو میں نے ایک ماہ پہلے پڑھا تھا۔ اس کے مطابق بروس نے مس
اگنس نامی کسی خاتون سے پیانو بجانا سیکھا تھا۔ میں دوڑتا ہوا فون بوتھ میں گیا اور
ڈائریکٹری میں شعبہ موسیقی کے صفحات نکالے۔ بالآخر مجھے مس اگنس رچرڈسن کا پتا
مل گیا۔

میں نے ٹیکسی روکی اور ڈرائیور کو مطلوبہ پتا دے کر بیٹھ گیا۔ مس اگنس کا
اسکول تیسری منزل پر تھا۔ وہ دروازے پر کھڑی اپنے ایک شاگرد کو رخصت کر رہی
تھی۔ میں نے خود کو متعارف کرایا اور اپنی آمد کا مقصد بیان کیا۔ بروس میسی کا نام سنتے
ہی اس کی آنکھیں چمکنے لگیں۔ وہ مجھے اندر لے گئی۔ ہم صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"بروس کے متعلق جاننا چاہتے ہو؟" وہ بولی۔ "یہ بڑی اداس کر دینے والی کہانی



ہے۔"

میں نے کہا۔ "آپ مجھے بتائیں تو۔"

"میں بروس میسی کے متعلق ایک جملے میں سب کچھ کہہ سکتی ہوں۔" اس نے
کہا۔ میں نے اپنی پنسل اور پیڈ سنبھال لیا۔ اس نے گہری سانس لے کر سلسلۂ کلام
جوڑا۔ "میسی صرف دس سال کی عمر میں پیانو پر بیتھوون کا پورا تیسرا راگ بجالیتا تھا۔
سمجھے کچھ؟ یہ ایک جملہ کئی کتابوں پر بھاری ہے۔ دس سال کی عمر میں یہ کسی اور بچے
کے بس کی بات نہیں۔"

"میں نے سنا ہے' اسے باسکٹ بال سے بھی دلچسپی تھی۔"

مس اگنس نے ہونٹ سکیڑتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ "اس منحوس کھیل کا نام
نہ لو۔"

"تو کیا میسی باسکٹ بال کھیلنا نہیں چاہتا تھا؟"

"اسے صرف پیانو سے دلچسپی تھی۔ باسکٹ بال کا آئیڈیا اس کے باپ کا تھا۔ مسٹر
میسی ہمیشہ اس کی منزل کا تعین کرتے رہتے تھے۔ ایک ننھے بچے کی منزل کا تعین! وہ کہتے
تھے............ خدا نے میسی کو باسکٹ بال کا عظیم کھلاڑی بننے کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔
مجھے اس سے اختلاف تھا۔ وہ بچے کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ اس کا
نروس بریک ڈاؤن............" میری حیرانی دیکھ کر اس نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ "مجھے
یہ بات نہیں بتانا چاہئے تھی۔ تم یہ چھاپو گے تو نہیں؟"

میرا تو دماغ گھوم گیا۔ ساری دنیا سازش کر رہی تھی کہ میں دنیا کے پہلے آٹھ فٹے
کھلاڑی کے بارے میں ایک لفظ بھی نہ لکھوں۔ یہی صورت رہی تو میں بروس میسی پر
اتھارٹی کی حیثیت سے سب کچھ اپنے سینے میں چھپائے عمرِ طبعی پوری کرنے کے بعد اپنی
قبر میں جا لیٹوں گا۔ "مادام!" میں نے کہا۔ "میں وعدہ نہیں کرتا لیکن یقین کریں' میں
اپنی تحریر سے کسی کو دکھ نہیں دے سکتا۔"

"تمہیں دیکھ کر میں نے بھی یہی رائے قائم کی تھی سام۔ بروس کی بہتری پیشِ
نظر نہ ہوتی تو تم اتنی دور کیوں آتے۔ ٹھہرو............ میں کافی بنالاؤں۔"

وہ خوش ذائقہ کافی بنالائی۔ میں نے دو پیالیاں لیں۔ اس دوران مس اگنس
بولتی رہی............ بولتی چلی گئی۔ میرے دس صفحے بھر گئے۔

میسی فیملی کے لوگ نیو آرلینز کے جنوب مغرب میں واقع مارسیلی کے رہنے والے تھے جہاں بالکل ابتدا میں فرانسیسی آبادکار آ کے اترے تھے۔ پیدائش کے وقت بروس کا وزن ۱۴ پونڈ تھا۔

اس کی پیدائش کے دوران اس کی ماں مر گئی۔ باپ مائک میسی دل شکستہ' اکیلا رہ گیا۔ مائک نے بروس کو اپنے بھائی کے پاس چھوڑا جس کا نام شاید لیو تھا۔ مائک خود کشتی راں تھا۔

مجھے اندازہ ہو گیا کہ تیزاب والے شخص نے جو دھمکی دی تھی' وہ بروس' اس کے باپ اور چچا کے بارے میں تھی۔ مائک اور لیون! لیکن مجھے دھمکی کا سبب معلوم نہیں تھا۔

"باپ دو ایک مہینے کے بعد اپنے بچے سے ملنے آتا تھا۔" مس اگنس کہہ رہی تھی "یہ تھا اس کا پورا بچپن۔ ہیلو کے ساتھ ایک بوسہ اور گڈبائی کے ساتھ ہم آغوش۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا باپ ہمیشہ اسے سمجھاتا تھا.......... بیٹے' ہر ہیلو کے لئے ایک گڈبائی ضرور ہوتی ہے۔ بعض اوقات تو وہ سال بھر واپس نہ آتا۔"

مس اگنس نے بتایا کہ اس وقت تک بروس کی عمر پانچ سال ہو چکی تھی۔ مائک کو اپنے بیٹے سے دلچسپی نہیں رہی تھی یا پھر وہ زندگی سے ہی تھک گیا تھا۔ اس نے اسے پھوپی کے پاس نیو آرلینز بھیج دیا۔ پھوپی نے بروس کو پیانو سیکھنے کے لئے داخلہ دلا دیا۔ بروس چھ سال کا ہوا تو اپنے ہم عمروں سے بالشت بھر اونچا ہو چکا تھا۔ بڑے لڑکے اسے اپنے ساتھ کھلاتے۔ اس کی عمر آٹھ دس سال بتاتے۔ اسے کسی کھیل میں تو مہارت نہیں تھی لیکن مائی گاڈ.......... وہ پیانو غضب کا بجاتا تھا۔ یقین کرو' دس سال کی عمر میں وہ کنسرٹ کرنے کے قابل ہو چکا تھا۔ پھر اچانک اس کا باپ آ گیا۔ وہ چوپی ٹیلس اسٹریٹ کے ایک گودام میں کام کر رہا تھا۔ گھر میں بروس کے متعلق جھگڑا ہوا۔ اس کے باپ نے ایک اپارٹمنٹ لیا اور بیٹے کو اپنے ساتھ لے گیا۔ بروس بالکل بدل کر رہ گیا۔ پیانو اس کی پھوپی کے گھر رہ گیا تھا لہٰذا وہ ریاض بھی نہیں کر پا رہا تھا۔ مس اگنس نے مائک سے بار بار التجا کی کہ وہ اسے پیانو دلا دے لیکن وہ ہمیشہ یہی کہتا' مس اگنس' اس کا قد کاٹھ تو دیکھو' چھ فٹ کا ہو گیا ہے۔ اس کا پیانو سے کیا کام۔ مس اگنس کی ہر التجا بے کار گئی۔ باپ پھر باپ تھا۔ حق تو اسی کا تھا۔



اس کے بعد مس اگنس نے مدتوں بروس کی صورت نہیں دیکھی۔

"پھر مجھے پتا چلا کہ بروس باسکٹ بال کھیل رہا ہے۔" مس اگنس نے بتایا۔ "ایک بار وہ مجھے ملا۔ وہ بہت ناخوش نظر آ رہا تھا لیکن میں تو کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ میں نے اس سے بس اتنا کہا.......... پیانو کو نہ چھوڑنا بروس۔ اس نے مجھے بتایا کہ ڈیڈی اسے عظیم کھلاڑی بنانا چاہتے ہیں پھر اچانک اس نے فخریہ لہجے میں کہا.......... پتا ہے مادام' میں باسکٹ کے رم کو چھو لیتا ہوں.........."

میں بے ساختہ مسکرا دیا۔ "رم چھو لیتا تھا!" میں نے بے یقینی سے دہرایا۔ "اس وقت اس کی عمر کتنی تھی؟"

"گیارہ بارہ سال ہو گی۔ مجھے تو اس کی بات کا مطلب بھی معلوم نہیں تھا۔ بس میں اسے خوش دیکھ کر خوش ہو گئی تھی۔ اس نے مجھے بتایا.......... مادام' ایک دن میں نے چھلانگ لگائی اور رم کو چھو لیا.......... اور میں حیران رہ گیا۔ پھر میں بار بار اچھلتا اور رم کو چھوتا رہا۔ کوچ نے کھیل رکوا دیا.........."

"وہ واقعی بڑی بات تھی مس رچرڈسن۔" میں نے کہا۔ "بارہ سال کی عمر میں رم کو چھو لینا۔"

"مجھے تو سام! اس سلسلے میں گفتگو ہی اچھی نہیں لگتی۔ ایک دن میری ایک شاگرد نے کہا' آپ نے سنا مس رچرڈسن! بروس ڈنک کر سکتا ہے.........."

میں دم بخود رہ گیا۔ گیند کو اوپر سے باسکٹ میں ڈالنے کو ڈنک کرنا کہتے ہیں۔ بارہ سال کی عمر میں ڈنکنگ! میں نے خود کو بڑی مشکل سے سنبھالا۔ "آپ نے ذرا پہلے نروس بریک ڈاؤن کا تذکرہ کیا تھا۔"

"کیا بتاؤں سام! بارہ سال کی عمر میں بروس سات فٹ کا ہو چکا تھا۔ وہ ہفتے میں پانچ چھ رات باسکٹ بال کھیلتا تھا۔ ایک روز میری ایک شاگرد نے بتایا کہ بروس اسپتال میں داخل ہے۔ بعد میں پتا چلا کہ وہ دماغی امراض کا اسپتال تھا۔"

"وہ وہاں کتنے عرصے رہا؟"

"چند ہفتے۔ پھر اسے بنجمن فرینکلن اسکول میں داخلہ مل گیا۔ اس کے بعد میں نے اب تک اسے نہیں دیکھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس نے پیانو کے لئے ڈیلس روشر میں داخلہ لے لیا ہے۔ مجھے خوشی ہوئی لیکن اس کا کبھی کوئی پروگرام نہیں ہوا۔ مجھے بتایا

گیا تھا کہ شاید وہ پیانو بجانے کی ٹیکنیک مینٹل ہاسپٹل ہی میں چھوڑ آیا ہے۔"

اسی وقت اطلاعی گھنٹی بجی۔ مس اگنس نے گھڑی دیکھی۔ "ارے............ ایک بج گیا۔ میرے شاگرد آ گئے۔"

میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور باہر نکل آیا۔ باہر ایک میڈیکل اسٹور سے میں نے ہیپ گلیڈ اسٹون کو فون کیا۔ "میں میسی کے جونیئر اسکول کوچ سے ملنا چاہتا ہوں۔" میں نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"یانسی ولبرٹ سے ملنے کے لئے تمہیں عالمِ بالا کا رخ کرنا پڑے گا۔"

"اچھا............ اس کے ٹیم کے ساتھیوں کے متعلق کچھ بتاؤ۔"

"ایک تو بلی ریڈ تھا............ فارورڈ۔ ایک ہرمن تھا............ گارڈ۔ اور تو کوئی یاد نہیں آتا۔"

"کچھ معلوم ہے' وہ کہاں رہتے ہیں؟"

"سوری سام! یہ سات آٹھ سال پرانی بات ہے۔"

میں نے ریسیور کریڈل پر ڈال کر ٹیلی فون ڈائریکٹری کھولی۔ اس میں بلی ریڈ کا نام نہیں تھا۔ البتہ ہرمن ڈرے سنکی کا نام مل گیا۔ میں نے اس کا نمبر ڈائل کر کے پوچھا "ہرمن ہے؟"

"کون سا؟ سینئر یا جونیئر؟"

"جونیئر!" میں نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"وہ کسی کام سے گیا ہے' آتا ہی ہوگا۔ کیا نام بتاؤں آپ کا؟"

"الفانسے" میں نے جلدی سے نام گھڑا۔ "ویسے کوئی اتنی اہم بات نہیں۔"

میں نے ڈائریکٹری سے ہرمن کا پتا لیا اور چل دیا۔ اس کے گودام کے سامنے ایک ریسٹورنٹ تھا۔ میں نے کھانا منگوالیا۔ کھانے سے فارغ ہوا ہی تھا کہ گودام کے سامنے ایک ٹرک آکر رکا' اس میں سے دو آدمی اترے۔ میں بل ادا کر کے ٹرک کی طرف لپکا۔ "ہیلو ہرمن!" میں نے پکارا۔ ان میں سے بھاری بھرکم ڈرائیور نے پلٹ کر دیکھا۔ "میں سام فوریسٹر ہوں۔" میں نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "میں نے کبھی تمہیں باسکٹ بال کھیلتے دیکھا تھا۔ اب تو تم بہت بدل گئے ہو۔"

اس نے مجھے گھور کر دیکھا اور اکھڑپن سے کہا۔ "کیا چاہتے ہو؟"



"کوئی خاص بات نہیں۔" میں نے گھبرا کر کہا۔ "یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا' تم سے ملتا چلوں۔ اور سناؤ............ بروس میسی کا اور دیگر ساتھیوں کا کیا حال ہے؟"

"تم یہاں کے تو نہیں ہو۔" وہ بدستور مجھے گھور رہا تھا۔ "میں نہیں سمجھتا کہ تم نے مجھ کھیلتے دیکھا ہوگا۔"

میرے ساتھ یہ مسئلہ ہمیشہ سے ہے۔ رپورٹر کی حیثیت سے فوراً ہی پہچان لیا جاتا ہوں۔ چنانچہ میں نے فوراً ہی اعتراف کر لیا۔ سچ بولنے میں ہی آفیت تھی۔

"تو پہلے ہی بتا دیتے بھائی!" اس نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا "آؤ............ اندر آجاؤ۔"

وہ مجھے ایک چھوٹے سے کمرے میں لے گیا۔ "مسٹر فوریسٹر' میں بروس سے عشق کرتا تھا۔ وہ میرا ہیرو تھا۔" اس نے بتایا "وہ تنہا' مخالف ٹیم پر بھاری رہتا تھا۔ ہم لوگ تو بس اسے پاس دے دیا کرتے تھے۔ وہ تو اس وقت بھی پروفیشنل کھلاڑی بن سکتا تھا۔"

"تو پھر بنا کیوں نہیں؟"

"بس' توازن کی کمی تھی۔ یقین کریں' اس کا کھیل دیکھنے بڑے لوگ آتے تھے۔ ایک ہجوم ہوتا تھا اس کے پرستاروں کا لیکن اس بات نے کبھی بروس کا دماغ خراب نہیں کیا۔ وہ ویسے کا ویسا ہی رہا۔ وہ یاروں کا یار تھا۔ مجھ جیسے غیر اہم لڑکے کو بھی اہمیت دیتا تھا۔" اچانک اسے خیال آیا کہ وہ پٹری سے اتر رہا ہے۔ "ہاں تو میں بتا رہا تھا کہ توازن کی کمی تھی۔ اس کا باپ ہر وقت اس کے پیچھے پڑا رہتا۔ دن میں آٹھ گھنٹے پریکٹس کراتا۔ ایک بار کوچ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ اتنا دباؤ نہ ڈالیں مسٹر میسی کہ کھیل سے اس کا جی اوب جائے۔ مسٹر میسی نے کہا کہ یہ ان کا دردِ سر ہے۔ وہ بے فکر رہے۔"

"پھر کیا ہوا؟"

"ہونا کیا تھا۔ پیانو ٹیچر............ ہاں' یاد آیا۔ مس رچرڈسن تو پیچھے پڑ گئی تھی۔ اس نے بروس کو وظیفہ تک دلوا دیا لیکن مسٹر میسی کے نزدیک دو تین ہزار ڈالر کی کوئی وقعت نہیں تھی۔ وہ تو بیٹے کے پروفیشنل کیریئر کے ذریعے لاکھوں کے خواب دیکھ رہے تھے۔ اس پر مس رچرڈسن نے انہیں وہ گالیاں سنائیں جو ڈکشنری میں بھی نہیں مل

سکتیں۔ مسٹر میسی نے اسے دھکے دے کر جمنازیم سے نکلوادیا۔"

مجھے حیرت ہوئی۔ مس اگنس مجھے ایسی عورت نہیں لگی تھی۔ وہ تو نرم گفتار تھی لیکن بروس جیسے جینئس شاگرد سے محرومی کے تصور نے اس کا دماغ الٹ دیا ہوگا اسی لئے وہ آپے سے باہر ہوئی ہوگی۔ میں اس پر اسے سراہے بغیر نہ رہ سکا۔ "یہ کب کی بات ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ہم اُس وقت آٹھویں میں تھے۔ مجھے یہ اس لئے یاد ہے کہ اس کے بعد ہی بروس کو جسمانی عارضے لاحق ہونا شروع ہو گئے تھے۔ مسٹر میسی اسے ایک کلینک لے گئے لیکن ڈاکٹروں کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا۔ بظاہر اسے کوئی بیماری نہیں تھی۔ ایک دن وہ کھیلتے کھیلتے گر گیا۔ وہ بے بس نیچے پڑا تھا اور مسٹر میسی اسے ڈانٹ رہے تھے "جھوٹے.......... کام چور.......... اٹھ جا' کھڑا ہو جا" اس روز بروس دیر تک لاکر روم میں بیٹھا رہا۔ میں نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ بیٹھا بس خلا میں گھورتا رہا۔" ہرن نے اچانک گھڑی دیکھی۔ "ارے.......... ساڑھے پانچ بج گئے۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم نے بڑا تعاون کیا۔ میں شکرگزار ہوں۔ تم سے پھر بات ہو سکتی ہے؟" میں نے پوچھا۔

"اس سے زیادہ مجھے کچھ معلوم ہی نہیں مسٹر فوریسٹر۔"

میں بھی اس کے پیچھے باہر نکل آیا۔ "مگر پھر ہوا کیا؟" میں نے پوچھا۔ "اور انکل یون کا کیا بنا؟"

مگر اس نے جیسے سنا ہی نہیں۔ مجھے شرمندگی ہونے لگی۔ بہرحال یہ یقینی طور پر معلوم ہو گیا تھا کہ آٹھویں جماعت میں تعلیم کے دوران بروس میسی کے دماغ نے ہوش کا دامن چھوڑ دیا تھا۔ یہ وہ اسٹوری تھی جس کے تعاقب میں' میں یہاں تک آیا تھا۔

سوال یہ تھا کہ میں اس اسٹوری کو چھاپوں گا کیسے؟ میرے تصور میں کئی سرخیاں گردش کرنے لگیں مگر مجھے فوراً ہی خیال آگیا کہ اس حرکت پر ڈلسی مجھے جان سے مار دے گی۔ یہ اسٹوری میں نہیں چھاپ سکتا تھا۔

☆======☆======☆

میں نے اپنے اسپورٹس ایڈیٹر کو فون کرکے اسے صورتِ حال بتائی۔ "بعد میں



کسی مناسب موقعے پر یہ اسٹوری چھاپیں گے۔" میں نے کہا۔

"مجھے معلوم تھا کہ بس رقم ضائع کرو گے تم۔" ٹیکس نے کہا۔ "ادھر آئٹم میں نک کی اسٹوری چھپی ہے کہ بروس میسی بارہ سال کا تھا تو صرف اس کا کھیل دیکھنے کے لئے بڑے بڑے لوگ دور دراز کے شہروں سے آتے تھے مگر پھر سب کچھ اچانک ہی ختم ہو گیا۔"

"اس نے کوئی سبب بھی بتایا اپنے آرٹیکل میں؟" میں نے پوچھا۔

"بس اس نے یہی تاثر دیا ہے کہ لڑکا بے وقوف تھا.......... سنکی تھا۔"

"اچھا.......... اب میں پٹس برگ کے لئے روانہ ہو رہا ہوں" میں نے کہا۔

☆======☆======☆

سیزن کے پہلے نمائشی میچوں کا منی سیزن دو ہفتے جاری رہا۔ اس میں آٹھ میچ کھیلے گئے جو تمام کے تمام چھوٹے شہروں میں ہوئے۔ بلز سے میچ میں ابتدا میں ٹیم بری طرح ناکام رہی۔ بعد میں ٹیم نے فائٹ کی۔ بلز بہت سخت گیم کھیل رہے تھے۔ پہلے نومنٹ کے بعد اسکور ان کے حق میں ۸۔۲۲ تھا۔ ہم نے بیسل اور ریڈ گرین کو فرنٹ میں' جسٹن فیل اور سٹرانو کو گارڈ اور کنگ کراؤڈر کو مڈل میں کھلایا تھا۔ یہ ہماری مضبوط ترین ٹیم تھی لیکن بلز ایسے کھیل رہے تھے جیسے یہ لیگ کا آخری میچ ہو۔ ہاف ہوا تو اسکور بلز کے حق میں ۴۲۔۶۴ تھا۔ ہمیں شرمندگی ہو رہی تھی۔

شاید ریفری نے سوچا ہو کہ اسے کوئی ڈرامائی قدم اٹھانا ہوگا۔ سیکنڈ ہاف شروع ہوا تو عبدل بزرز اور جونز جونز فارورڈ تھے اور کنگ کراؤڈر کی جگہ میسی سینٹر کی پوزیشن پر کھیل رہا تھا۔ "خواتین و حضرات' اپنی اپنی گھڑیاں ملا لیجئے۔" پریس ٹیبلز کی طرف سے نک اسٹورن نے پکار کر کہا۔ "کوچ بٹسی ریفرٹی کامیڈی ٹائم شروع ہو رہا ہے۔ مسخرے کے مرکزی کردار میں ملاحظہ فرمائیے بروس میسی کو۔"

"تو کیا تفریح کا وقت آ پہنچا؟" پیٹ ٹاگلز نے پوچھا۔ تفریح کا وقت اسے کہا جاتا تھا جب ٹیم ذہنی طور پر شکست تسلیم کر لیتی تھی۔ ایسے میں کھلاڑیوں کو انفرادی ریکارڈ بہتر بنانے کا کھلا موقع دیا جاتا تھا۔

میسی' بلز کے سینٹر کو ڈاج دے کر بٹسی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق لو پوسٹ کی طرف بڑھا۔ اس نے جونز جونز کو پاس دیا جسے جونز جونز نے بڑی خوب

صورتی سے پک کیا اور جسٹن فیل کو دیا۔ جسٹن فیل نے آسانی سے دو پوائنٹ حاصل کر لیے۔ میں نے میسی کی طرف دیکھا۔ وہ تیزی سے ڈیفنس کے لئے پیچھے ہٹ رہا تھا۔ میں دل میں دعا کرنے لگا کہ وہ گرنے نہ پائے۔

بلز نے دائرے کے باہر جال سا بُن دیا تھا۔ میسی تیزی سے ان کے سینٹر اور باسکٹ کے درمیان گھسا اور پہلے شاٹ کو کامیابی بلاک کیا۔ تماشائی خوشی سے چلّانے لگے۔ گیند سٹر مانو کو ملی جس نے فیل کو پاس دیا۔ فیل نے بلز کے گارڈ کو دھوکا دے کر گیند سٹر کو واپس دی۔ سٹر نے آسانی سے دو پوائنٹ بنا لئے۔

تین منٹ تک دونوں ٹیمیں ٹکر کا کھیل کھیلتی رہیں پھر اچانک مانو نے اینڈ لائن سے جونز جونز کو پاس دیا۔ اگلے ہی لمحے میسی، بلز کی باسکٹ کے نیچے اکیلا کھڑا تھا۔ آٹھ فٹ دو انچ قد کے ساتھ اس کے لئے باسکٹ کرنا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ میسی تیزی سے ڈیفنس کی طرف پلٹا۔

میں نے نک اسٹورن کے کہنی چبھوتے ہوئے پوچھا۔ "کیا وقت ہوا ہے؟"

"چار بج کر چھ منٹ۔" نک نے جواب دیا۔

"یہ اس کے پہلے دو پوائنٹ ہیں۔" میں نے زیر لب کہا۔ "لیکن پوائنٹ تو ابھی بہت ملیں گے اسے۔"

"اس پر شرط نہ لگا بیٹھنا۔"

میں نے دل میں نک کو برا بھلا کہا۔ وہ اچھی بات سوچ ہی نہیں سکتا تھا۔

بلز نے ٹائم آؤٹ لے لیا اور پھر خود کو سنبھالا۔ ہم وہ میچ ۱۱۹۔۱۳۲ سے ہارے۔ کم از کم میسی کے لئے اس میں شرمندگی کی کوئی بات نہیں تھی۔ مجھے امید تھی کہ ڈریسنگ روم میں مجھے میسی بہت مطمئن نظر آئے گا۔ وہ دوسرا ہاف تقریباً پورا کھیلا تھا۔ اس نے گیارہ پوائنٹ اسکور کر لئے تھے۔ تین شاٹ بلاک کئے تھے اور چھ ری باؤنڈ دیئے تھے۔ یعنی اس کی کارکردگی بہت اچھی تھی۔

وہ اپنے لاکر کے سامنے جھکا ہوا تھا۔ "ہیلو بروس!" میں نے سے پکارا۔ "مبارک ہو۔ تم بہت اچھے کھیلے۔"

"شکریہ!" اس نے کہا اور شاور کے لئے چلا گیا۔ اس کے جسم کا نچلا حصہ ٹیپ سے ڈھکا ہوا تھا۔



پیٹی نے میری الجھن بھانپ لی۔ وہ بیٹھا جونز جونز کے پیر کو برف سے سہلا رہا تھا

"لبو کو مت چھیڑو اس وقت، وہ بہت تکلیف میں ہے۔" اس نے کہا۔

"کیا ہوا اسے؟"

"اس کی رانوں پر سرخ نشان نہیں دیکھے تم نے؟"

"میں کھلاڑیوں کی رانوں کا معائنہ نہیں کرتا پھرتا۔" میں نے جھنجلا کر کہا۔ "اور سیزن ابھی شروع ہوا ہے۔"

"یہاں تماشائی لائن پر بیٹھے ہوئے تھے۔ میسی کے تین چار ہیٹ پنیں چبھوئی گئیں، تین چار جلتی ہوئی سگریٹیں لگائی گئیں۔ ممکن ہے، کوئی سگار بھی رہا ہو۔"

"مذاق کر رہے ہو؟"

"سچ کہہ رہا ہوں۔ یہ تفریح تھی تماشائیوں کی۔"

"کوئی اور کھلاڑی بھی اس تفریح کا شکار ہوا؟" میں نے بدمزگی سے پوچھا۔

"نہیں۔ تم تو جانتے ہی ہو، عجوبے ہی ہدف قرار پاتے ہیں۔"

میرے ذہن میں ایک پرانی خبر ابھر آئی۔ فلاڈلفیا کے چڑیا گھر میں بارہ تیرہ سال کے لڑکوں نے ڈنڈے مار مار کر گینڈے کا ایک بچہ اور دو تین شتر مرغ ہلاک کر ڈالے تھے۔ ان سے جواب طلبی کی گئی تو ایک لڑکے نے کہا۔ "ہم تو بس تفریح کر رہے تھے" بعض لوگوں کی تفریح ایسی ہی ہوتی ہے۔

اگلے میچ کے لئے پریکٹس شروع ہوئی تو بروس گیند زمین سے لگنے ہی نہیں دے رہا تھا۔ وہ یوں دونوں ہاتھوں میں گھما رہا تھا کہ نظر نہیں جمتی تھی۔ یوں وہ کورٹ کا جائزہ لیتا تھا کہ سب سے بہتر پوزیشن میں کون سا کھلاڑی ہے جسے پاس دیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی پاسنگ بہت شارپ ہو گئی تھی۔ البتہ اس کی لانگ تھرو ابھی کمزور تھی۔ بٹسی اور جسٹن فیل اس سلسلے میں اس کی رہنمائی کر رہے تھے۔

☆======☆======☆

ٹیم نے ہیگرس ٹاؤن میں بھی کلک نہیں کیا لیکن بروس میسی نے اپنے مختصر کیریئر کا بہترین گیم کھیلا۔ کوچ نے دوسرے کوارٹر کے درمیان کنگ کراؤڈر کو باہر بلا لیا تھا۔ یوں میسی تقریباً ۳۰ منٹ کھیلا۔ اس نے ۱۴ پوائنٹ اسکور کئے۔ بیشتر موقعوں پر اس نے گیند اوپر سے باسکٹ میں ڈالی تھی............ یعنی ڈنک سے پوائنٹ اسکور کئے تھے۔

اس کے علاوہ تین باسکٹ میں اس کی کاوش کا دخل تھا۔ اس نے چار شارٹس بلاک کئے تھے اور گیارہ ری باؤنڈ کمائے تھے۔ اس نے بے مثال دفاع کیا تھا۔ واشنگٹن بلٹس کے پاور شاٹس کو وہ یوں روک رہا تھا جیسے مکھیوں کو بھگا رہا ہو۔ مجھے اپنے کالم میں اس کی بھرپور تعریف کرنے کا موقع مل گیا۔

ناخوش صرف کنگ کراؤڈر تھا۔ اس نے ڈریسنگ روم میں ہنگامہ برپا کر دیا تھا۔ وہ بار بار اپنے لاکر کو لات مارتا اور کلب چھوڑنے کی دھمکیاں دیتا۔ بیشتر کھلاڑی شاور روم میں نہا رہے تھے اور وہ بٹسی کو گھیرے کھڑا تھا۔ "دیکھو کوچ.......... میری فٹنس کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ مجھے کھلایا جائے۔" وہ کہہ رہا تھا۔ "اگر مجھے یہاں کھیلنے کا موقع نہیں ملے گا تو میں یہ موقع کہیں اور تلاش کر لوں گا۔"

"تم پچھلے سال بھی میرے سینٹر تھے اور پچھلے سے پچھلے سال بھی۔ تھے کہ نہیں؟" ریفرٹی نے بڑے سکون سے پوچھا۔ "ہر میچ کا آغاز تم سے ہی ہوا۔ ہوا کہ نہیں؟"

"ہاں لیکن یہ پچھلے سال کی بات ہے۔" کنگ کے لہجے میں شکایت تھی۔

"پچھلے سال نہیں' اس سال بھی۔ میسی کو تم سے بہتر کھیلنے پر موقع ملا ہے۔ اس کے سوا کوئی اور صورت نہیں۔"

ممکن ہے کنگ کراؤڈر کی سمجھ میں مستقبل کا نقشہ آیا ہو۔ اس نے ہم سب سے پہلے بھانپ لیا ہو کہ آگے کیا ہونا ہے۔ اس نے جسٹن کو وارننگ دے دی کہ اگر میسی اس کے لئے مسئلہ بنا تو انجام اچھا نہیں ہو گا۔ کنگ کراؤڈر ایک ماں اور گیارہ بچوں کا واحد کفیل تھا۔ وہ انہیں دوبارہ گندی گلیوں میں دھکیلنے کا مطلق ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

میں نے اس میچ کی رپورٹنگ کرتے ہوئے اپنے تبصرے میں میسی کو چین سے مماثل قرار دیا تھا' میں نے لکھا تھا۔ "وہ چینی قوم کی طرح ہے۔ چینیوں کو نشہ فراہم کرتے رہو اس لئے کہ وہ جاگ گئے تو پوری دنیا کی شامت آجائے گی' اور یہ حقیقت ہے کہ میسی نے اس روز یہی ثابت کیا تھا۔ لگتا تھا اس کی خفتہ صلاحیتیں آہستہ آہستہ بیدار ہو رہی ہیں۔

میں نے کالم بھیج دیا۔ تھوڑی دیر بعد نیکس پیکوز نے مجھے فون کیا۔ "یہ میسی اور



چینیوں کے بارے میں کیا خرافات لکھی ہیں تم نے؟"

"بات یہ ہے کہ لڑکا اب تک دبا رہا تھا۔ اب اس نے دھیرے دھیرے کھلنا شروع کیا ہے۔"

"بات سنو۔ یہ ادبی انداز اپنے پاس ہی رکھو۔ نیم حکیم خطرہ جاں ہوتا ہے۔"

میرا دماغ گھوم گیا لیکن میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا' سوائے اس کے کہ خود کو وہسکی میں ڈبو دوں۔ اس روز مجھے پتا چلا کہ بددماغ اور خود پسند مدیروں سے نمٹنے کے لئے وہسکی بے حد ضروری ہے۔

☆======☆======☆

ٹیم نے نمائشی سیزن میں خاصی اچھی کارکردگی دکھائی۔ نک اسٹورن کو چھوڑ کر سب لوگوں نے سیزن کے لئے اچھی امیدیں وابستہ کر لی تھیں۔ ۴۰۰۰ سیزن ٹکٹ فروخت ہو چکے تھے۔ اب ہر میچ کے لئے صرف ۱۵۰۰۰ نشستیں دستیاب تھیں۔ جس روز سفر ختم ہوا' میں ہوا کے جھکڑ کی طرح گھر میں داخل ہوا اور چلایا۔ "ہے ڈلسی ہنی.......... لگتا ہے' یہی وہ سال ہے۔"

"سال؟" اس نے مجھے یوں دیکھا جیسے میرا دماغ چل گیا ہو۔ "تم بارہ دن اور گیارہ راتوں کے بعد میرے گھر میں سال.......... سال چیختے ہوئے داخل ہوئے ہو۔ میرے پیارے شوہر' یہ سال نہیں' رات ہے۔"

میں کپڑے بدل کر آیا تو ڈلسی نے پوچھا۔ "کیا بات ہے؟"

"کوئی خاص بات نہیں۔" میں نے منکسرانہ انداز میں کہا۔ نہ میں نے اپنا ایکسائٹ منٹ نکالا نہ اس نے اس میں دلچسپی لی۔ ہم تو برسوں کے بچھڑے محبت کرنے والوں کی طرح تھے جنہیں بالآخر قربت میسر آگئی ہو۔

صبح نو بجے ہم نے فیصلہ کیا کہ بستر نہیں چھوڑیں گے۔ کھانا بھی باہر سے منگائیں گے مگر اسی وقت فون کی گھنٹی چیخ اٹھی۔ "مت اٹھانا۔" ڈلسی نے کہا۔

لیکن اتنی دیر میں' میں ریسیور اٹھا کر کانوں سے لگا چکا تھا۔ دوسری طرف سے ڈیریس گائلز سنسنی خیز لہجے میں مجھے پکار رہا تھا۔ "سام.......... سام.......... سام.........."

"ہاں.......... بول رہا ہوں۔" میں نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"بات کو غور سے سنو دوست!" اس نے کہا۔ میرا دل ڈوبنے لگا۔ وہ کسی بڑی

ضرورت کے بغیر کسی کو دوست کہہ کر مخاطب نہیں کرتا تھا۔ "تم فوراً آجاؤ۔" اس نے مزید کہا۔ "مسٹر گروس نے میٹنگ بلائی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اس میں اخبار نویس بھی موجود رہیں۔"

"دیکھو ڈی جی.......... مجھے آرام کی ضرورت ہے۔ دو ہفتے بعد تو مجھے سانس لینے کی مہلت ملی ہے۔" میں نے احتجاج کیا۔

سوا نو بجے.......... مسٹر گروس کے آفس میں۔" اس نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

آپ کسی اسپورٹس آرگنائزیشن سے وابستہ ہوں تو یہی کچھ ہوتا ہے۔ آزادی کو صرف ایڈیٹر کی طرف سے خطرہ لاحق نہیں ہوتا' کلب کے درجن بھر باس بھی گردن پر سوار رہتے ہیں۔ میں دس سال سے اس ٹیم سے منسلک تھا۔ اس طویل وابستگی کے نتیجے میں مجھے کچھ سہولتیں میسر ہونی چاہئے تھیں لیکن اس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کہ میں ویلپس کی ملکیت بن کر رہ گیا تھا۔ ابتدا میں ایسا نہیں تھا۔ کرسمس پر مجھے جو تحفے بھیجے جاتے' وہ میں واپس کردیتا۔ میں ٹیم کے ساتھ کھانا کبھی نہیں کھاتا تھا اور میں نے کبھی میچوں کے ٹکٹ بھی طلب نہیں کئے تھے۔ ٹکٹ دیئے بھی جاتے تو میں قبول نہیں کرتا تھا۔

پھر ایک رات میں بہت دیر سے ہیلکس واپس آیا۔ میں بھوکا تھا۔ جیک کاربن نے مجھے ایک سینڈوچ پیش کیا تو میں نے قبول کرلیا۔ یوں سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس کے بعد میں بھی دوسروں کی طرح ٹیم کے ساتھ مفت کا کھانا کھانے لگا۔ سمجھتا میں یہی تھا کہ اب بھی آزاد ہوں۔ پھر کرسمس کے موقعے پر مجھے فرنٹ آفس والوں نے پانچ انچ کا خوب صورت سونی ٹی وی دیا۔ اسے واپس کرنے کو میرا دل نہیں چاہا۔ میں نے سوچا' تین سوڈالر کے ٹی وی کے بدلے کوئی سام فوریسٹر کو خرید تو نہیں سکتا۔

انہی دنوں ٹیم کے کچھ کھلاڑی ایک اسکینڈل میں ملوث ہوگئے۔ ڈیریس گائلز اور جیک کاربن نے فون کھڑکھڑا کے ریاست کے تمام بڑے سیاست دانوں کو جگادیا کہ باقاعدہ کیس نہ بننے دیا جائے۔ پھر جیک نے مجھ سے پوچھا۔ "سام.......... تم تو اس سلسلے میں کچھ نہیں لکھو گے نا؟ نک اور پیٹ ٹائلز تو پہلے ہی ہم سے متفق ہیں۔" میں نے اس سلسلے میں سوچا' اس میں شک نہیں کہ وہ اس سیزن کی سب سے بڑی خبر تھی لیکن چھپتی تھی تو میں خبروں کے وسیلوں سے محروم ہوجاتا۔ دو ایک دن میں ہیرد



بنا رہتا.......... لیکن کس کی نظروں میں پیکوز کی.......... اپنے ایڈیٹر کی نظروں میں! اور دو دن بعد وہ مجھے پھر پہلے کی طرح دھتکارتے نظر آتے جبکہ اس خبر سے پانچ ازدواجی زندگیاں برباد ہوجاتیں اور کتنے ہی خواب بکھر جاتے۔

"نہیں جیک' میں اس سلسلے میں کچھ نہیں لکھوں گا۔" میں نے جواب دیا۔

انسان اسی طرح سمجھوتے کرتا ہے.......... ایک ایک انچ کرکے اور دو چار سمجھوتوں کے بعد اسپورٹس رائٹر' فرنٹ آفس کی جیب میں ہوتا ہے۔ وہ ایڈیٹر کو فون کرکے بتادے کہ کہاں' کس طرح سمجھوتا کیا گیا ہے تو اسپورٹس رائٹر کی ملازمت کی چھٹی۔ اور اسپورٹس رائٹرز کی کمی نہیں۔ ہر سال ہزاروں نوجوان جرنلزم میں ڈگری لے کر نکلتے ہیں۔ سو اس کے بعد میں نے کرسمس کے تحفے قبول کرنا شروع کردیئے' مفت کا کھانا اور میچ کے ٹکٹ الگ۔ جواب میں صرف اتنا کرنا ہوتا کہ میں جو کچھ لکھوں' سوچ سمجھ کر لکھوں۔ ہاں' میں جھوٹی تعریف لکھنے سے بچتا تھا حالانکہ ٹیمیں ایسی تعریفوں کا معاوضہ دو سو سے تین سوڈالر تک ادا کرتی ہیں۔

اسپورٹس رائٹر کو کھلاڑیوں کو اوقات میں رکھنے کے سلسلے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ (میں نے خود کو کبھی اس میں ملوث نہیں ہونے دیا ہے) مثلاً جسٹن فیل کو سالانہ معاہدے پر دستخط کرنے ہیں اور وہ نخرے کررہا ہے۔ ایسے میں نک اسٹورن لکھتا ہے.......... جسٹن فیل نے ابھی تک کیمپ میں حاضری نہیں دی ہے۔ کوچ ریڈلی نے لائن اپ میں تبدیلی کرتے ہوئے ایک ابھرتے ہوئے کھلاڑی جیک سکوول کو شامل کرلیا ہے۔ اب ہر روز جیک سکوول کی تعریفیں شائع ہوں گی۔ یہاں تک کہ جسٹن فیل ٹیم کے لئے غیر ضروری اور جیک سکوول لازمی معلوم ہونے لگے گا۔ نتیجہ' جسٹن کو اس دباؤ کے سامنے جھکنا اور کانٹریکٹ پر دستخط کرنا پڑیں گے۔ اس کے فوراً بعد جیک سکوول' نک کے کالم سے غائب ہوجائے گا اور تماشائیوں کا محبوب' جسٹن خبروں میں واپس آجائے گا۔

☆======☆======☆

میں میٹنگ میں پہنچا تو مسٹر گروس کے علاوہ سب موجود تھے۔ میٹنگ ویلپس کے بورڈ روم میں ہو رہی تھی جہاں بڑے فیصلے کئے جاتے تھے۔ میں اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ وہاں موجود تمام لوگوں کے لئے یہ دنیا کا اہم ترین مسئلہ تھا کہ ویلپس کو اس سیزن میں ایک

اچھا اسٹارٹ مل جائے۔

مسٹر گروس بورڈ روم میں داخل ہوئے تو سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہر شخص اپنے نمبر بڑھانے کی کوشش میں تھا۔

"پلیز...........بیٹھ جائیں۔" مسٹر گروس نے کہا۔

ابراہام گروس ایک کامیاب بزنس مین تھا لیکن کھلاڑیوں' ان کے ایجنٹوں اور نمائندوں کے نزدیک وہ ایک ناپسندیدہ شخصیت تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ وہ ذرا سی بات پر عدالت کا رخ کرتا تھا۔ کانٹریکٹ پر دستخط ہو جانے کے بعد وہ کھلاڑیوں کو اپنی ملکیت تصور کرتا تھا۔

"جنٹلمین...........کچھ لوگ ہاتھ دھو کر کلب کے پیچھے پڑ گئے ہیں' کلب کو برا بھلا کہا جا رہا ہے..........." گروس نے اسٹارٹ لیا۔

میں کسی ایسے شخص کا نام یاد کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا جو کلب کو برا بھلا نہ کہہ رہا ہو۔

"میں نے اور مسٹر گائلز نے ایک اسکیم بنائی ہے جس سے ہم ناقدین کا منہ بند کر سکیں گے..........." اس نے مزید کہا۔

میں اس اسکیم کے بارے میں تو اندازہ نہیں لگا سکتا تھا لیکن جانتا تھا کہ وہ پیسہ ہرگز خرچ نہیں کرے گا۔

"ہمارا پریس ڈائریکٹر نئی مہم کے خدوخال واضح کرے گا۔" ابراہام گروس نے کہا اور کرسی پر ڈھے گیا۔

جیک کاربن اٹھ کھڑا ہوا۔ "میں نے باس کا منصوبہ سنا تو فوراً ہی سمجھ گیا کہ منصوبہ زبردست ہے۔ باس جینئس ہے۔"

"منصوبہ یہ ہے بوائز! کہ ہم ایک اسسٹنٹ کوچ رکھ رہے ہیں۔" جیک کاربن نے مربیانہ شان سے کہا۔

میں نے ابراہام گروس کی طرف دیکھا' وہ بڑے شاہانہ انداز میں مسکرا رہا تھا۔

"نیا اسسٹنٹ۔" جیک کاربن نے سسپنس پیدا کیا اور بالآخر کہا۔ "تماشائی...........کھلاڑیوں کے پرستار ہوں گے۔"

"میں' نک اور پیٹ ٹائلز احمقوں کی طرح منہ کھولے بیٹھے تھے۔ پنسلوانیا کا



مورگن اونگھ رہا تھا۔ صرف افروڈائٹ کارپورٹر جانسن ہوش و حواس میں تھا۔

"اسے ممکن العمل کیسے بناؤ گے؟" اس نے پوچھا۔

جیک کاربن نے ایک چارٹ اپنی طرف کھینچا اوو تفصیلات سمجھانے لگا۔ میچ دیکھنے کے لئے آنے والے ہر تماشائی کو ایک پنچ کارڈ دیا جائے گا' جس پر ویلیپس کے بارہ کھلاڑیوں کے نام ہوں گے۔ وہ منتخب کھلاڑی کے نام پر نشان لگائے گا اور کارڈ کو ہیلکس میں موجود دیواری سلاٹ میں ڈال دے گا۔ کھیل شروع ہونے سے دس منٹ پہلے کمپیوٹر ان پانچ کھلاڑیوں کی نشاندہی کر دے گا جو میچ شروع کریں گے۔ اگر تماشائی کسی کھلاڑی کو تبدیل کر کے متبادل کھلاڑی کو لانا چاہیں گے تو اس کے نام کے نعرے لگائے جائیں گے۔ کوچ ریفری فوراً اس کھلاڑی کو موقع دے گا یعنی ٹیم کا فیصلہ تماشائی ہی کریں گے۔"

مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ میں نے سر جھٹکا پھر نک' پیٹ اور جانسن کی طرف دیکھا۔ وہ بھی گنگ بیٹھے تھے۔ مورگن نے نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا "واہ بھئی واہ! قوت عوام کے حوالے کر دی گئی۔"

"قوت کی ایسی تیسی۔" نک بولا۔ "کوئی پروفیشنل باسکٹ بال ٹیم اس طرح نہیں چلائی جا سکتی۔"

"اس منصوبے کے حسن تک تمہاری نظر نہیں پہنچتی لڑکو!" ابراہام گروس نے بے پروائی سے کہا۔ "تماشائی ہمیشہ کہتے ہیں کہ انہیں نہیں معلوم' ٹیم کیسے چلائی جاتی ہے۔ اب انہیں عملاً ٹیم چلانے کا موقع ملے گا۔"

"بات سنو۔ کیا تماشائی اور پرستار سودے بازی کر سکتے ہیں؟" نک نے پوچھا۔

"نہیں۔" گروس نے جواب دیا۔

"وہ نئے کھلاڑی لا سکتے ہیں؟"

"نہیں لیکن وہ موجود کھلاڑیوں کی مدد سے ٹیم ترتیب دے سکتے ہیں۔"

"تمہارے خیال میں اس طرح میچ جیتے جا سکتے ہیں؟" جانسن نے دریافت کیا۔

"اس طرح ہم میچ سے اہم تر کوئی چیز جیت سکیں گے۔ ہم دل جیتیں گے اور اس طرح...........اس طرح..........."

"دولت برسے گی۔" میں نے برجستہ کہا۔ گروس مسکرا دیا۔

☆======☆======☆

باقاعدہ سیزن شروع ہونے میں تین دن باقی تھے۔ اخباروں میں نئی اسکیم چھپی کہ اب ویسپس کلب کا نظم ونسق پرستار سنبھالیں گے۔ اگلے روز ٹکٹ خریدنے والوں کا ایسا تانتا بندھا کہ ٹریفک بلاک ہوگیا۔ اضافی کلرک لگانے پر بھی بھیڑ نہیں چھٹی۔ شام تک پہلے میچ کے تمام ٹکٹ بک گئے۔ صرف ۱۵۰ اور ۴۰۰ ڈالر والے سیزن ٹکٹ رہ گئے تھے۔

میں ویسپس کے اناؤنسر کے ساتھ ہیلکس کی تیسری منزل پر کھڑا یہ تماشا دیکھتا رہا پھر چلا آیا۔ ڈلسی گھر میں نہیں تھی البتہ اس کا تحریری پیغام موجود تھا۔ لکھا تھا.......... لمبا بروس میسی آیا تھا۔ بہت غصے میں تھا۔ کہہ رہا تھا' مس رچرڈسن سے اس کی بات ہوئی ہے اور اس کے معاملات میں تمہاری مداخلت تباہ کن نتائج لائے گی۔ یہ مس رچرڈسن کون ہے؟

تو مہربان پیانو ٹیچر مس اگنس رچرڈسن نے میسی کو فون کیا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ اس نے کوئی سخت بات نہیں کہی ہوگی کیونکہ میرے بارے میں اس کا تاثر اچھا تھا۔ برا تو ہرگز نہیں تھا۔ میں نے اس کے لئے کوشش بھی بہت کی تھی۔

میں نے ڈلسی کے نوٹ کو دوبارہ پڑھا۔ تباہ کن نتائج! میں نے سوچا' مجھے یہ خطرہ تو مول لینا ہوگا۔

☆======☆======☆



اب پلٹ کر دیکھتا ہوں تو وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم پہلے میچ میں نکس سے نہ جیتے ہوتے تو پورا سیزن مختلف ثابت ہوتا۔ نکس اپنے اسٹار سینٹر اور رین ہالیڈے کے بغیر کھیل رہے تھے اور یہ بہت بڑا فرق تھا۔

میسی اس میچ کے آخری کوارٹر میں تین منٹ کھیلا۔ ایسا نئے اسسٹنٹ کوچ کے اصرار پر ہوا تھا ورنہ بٹسی کا ارادہ اسے آٹھ دس میچوں کے بعد کھلانے کا تھا۔ اس وقت تک وہ لیگ کے ماحول سے مانوس ہو چکا ہوتا۔

میسی ابتدا میں تو گڑبڑایا مگر ایک شاٹ بلاک کرنے کے بعد اس کا اعتماد بحال ہوگیا۔ پھر وہ اچھا کھیلا۔ بات اگرچہ صرف تین منٹ کی تھی لیکن کنگ کراؤڈر کا منہ پھول گیا۔ "تم کنگ کراؤڈر کو باہر نہیں بٹھا سکتے" وہ غرایا لیکن تماشائی اسے باہر بٹھا چکے تھے۔

میچ کے بعد جیک کاربن ڈریسنگ روم میں سنسنی خیز لہجے میں کہہ رہا تھا۔ "ہمارے پرستاروں نے تو کمال کر دیا۔"

نیویارک کے اسپورٹس رائٹرز' میسی کے گرد جمع تھے اور اس تجربے سے گزر رہے تھے جس سے ہم پہلے ہی گزر چکے تھے۔ وہ فرش پر نظریں جمائے مختصر ترین جواب دے رہا تھا.......... ہاں' نہیں' ممکن ہے' معلوم نہیں وغیرہ وغیرہ۔

جنرل منیجر گالز اسپورٹس پکٹوریل کے ریگی کو انٹرویو دے رہا تھا۔ "آپ کو ٹیم کو ایک باقاعدہ شکل بہرحال دینی چاہئے۔" ریگی کہہ رہا تھا۔

"ہم جیتنے کے لئے کھیل رہے ہیں۔" گالز نے کہا۔ "آپ نے آج نتیجہ دیکھ ہی لیا' ٹیم کیسی متحد ہو کر کھیلی۔ پرستاروں کا انتخاب کامیاب رہا۔"

"ہاں' یہ تو ہے لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ ہمیشہ بہترین ٹیم منتخب کریں گے؟ ان سے یہ امید کی ہی نہیں جا سکتی۔"

"سیزن ختم ہونے کے بعد مجھ سے یہ سوال کیجئے گا۔"

میں بٹسی کی طرف لپکا جو ولیپس کے وفادار رپورٹروں کے معصوم سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔ "نک' میں تم سے متفق ہوں۔" وہ کہہ رہا تھا۔ "آئیڈیا زبردست ثابت ہوا ہے۔ تماشائی ہماری توقع سے زیادہ باشعور ثابت ہوئے۔"

"میرا خیال مختلف ہے۔" نک نے تپ کر کہا۔ "انہوں نے اسی ٹیم سے اسٹارٹ لیا جس سے تم لیتے۔ انہوں نے جونز کو ٹیم میں اس وقت داخل کیا جب تم کرتے اور ٹھیک سات منٹ بعد اس وقت اسے باہر نکالا' جب اس کے پاؤں دکھنے لگے ہوں گے۔ چوتھا فاؤل ہوتے ہی انہوں نے سٹر کو باہر کردیا۔ بس ان سے میسی کے معاملے میں غلطی سرزد ہوئی لیکن وہ بھی خوش قسمتی بن گئی۔"

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ ایک عام تماشائی بھی سُوجھ بُوجھ میں ہم سے کم نہیں۔" بٹسی نے کہا۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ ایک عام تماشائی بھی تم سے کم بے وقوف نہیں۔"

"لیکن تم سے کم ہے۔" کوچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں مانتا کہ تماشائی درست فیصلے کرسکتے ہیں۔" جانسن بولا۔

"لیکن ان کے فیصلے درست ثابت ہوئے۔" کوچ نے زور پیدا کرنے کے لئے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ "اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ میں تو کہتا ہوں' یہ برسوں پہلے ہوجانا چاہئے تھا۔ نیویارک میں یہ سسٹم پہلے سے چل رہا ہے۔ جانتے ہو' وہ تماشائیوں کو کیا کہتے ہیں؟"

"ہاں.........انہیں چھٹا کھلاڑی کہا جاتا ہے۔" میں نے کہا۔

"اور وہ ہوتے بھی ہیں۔ میں نے نکس اور مل واکی کا میچ دیکھا تھا۔ نکس اٹھارہ پوائنٹ سے ہار رہے تھے لیکن تماشائی ان کی پشت پر تھے۔ وہ انہیں بڑھاوے دے رہے تھے اور پتا ہے کیا ہوا؟ انہوں نے آخری بیس پوائنٹ لے کر میچ جیت لیا۔ تماشائی بڑی قوت ہوتے ہیں میرے بھائی۔"

"بٹسی.........مجھے تو بدبو محسوس ہو رہی ہے۔" نک نے کہا۔

"ضرور ہو رہی ہوگی۔ بدبودار آدمی کو سب سے پہلے اپنی بدبو محسوس ہوتی ہے۔"



میچ پر تبصرہ مکمل کرنے کے بعد میں گرل بار گیا۔ بیشتر ولیپس اور اخباری نمائندے وہاں موجود ہوتے تھے لیکن اس وقت بار تقریباً خالی پڑا تھا۔ میں نے بیٹھ کر مشروب کا آرڈر دیا۔ دو منٹ بعد نک اور جانسن' جیک کاربن کے ساتھ بار میں داخل ہوئے۔ ان کے درمیان اب بھی اسسٹنٹ کوچ پر بحث ہو رہی تھی۔

ڈرنکس کا آرڈر دینے کے بعد جیک نے مجھ سے کہا۔ "سام! تم ہی فیصلہ کرو۔ تجربہ کامیاب ثابت ہوا نہیں؟"

میں اس موضوع پر سن سن کر عاجز آچکا تھا۔ "کامیاب رہا بھائی' بہت زیادہ کامیاب رہا۔ جو تم کہو' میں مان لیتا ہوں۔"

"میں ایک پر دو کی شرط لگاتا ہوں کہ تم نے کمپیوٹر استعمال کیا ہی نہیں۔ اپنی مرضی چلائی اور نام تماشائیوں کا کردیا۔" نک نے کہا۔

"اچھا.........اپنی یہ رائے شائع کرادو پھر تماشا دیکھو۔" جیک نے دھمکی دی۔

"کیوں.........کیا کرلوگے تم؟" نک نے آنکھیں نکالیں۔

میں جیک کی طرف سے دھمکی کی توقع کررہا تھا مگر اس نے بات ہنسی میں ٹال دی

"بھئی.........سب کو میری طرف سے جام........." اسی لمحے بار کا دروازہ کھلا اور کئی ویسپ بار میں داخل ہوئے۔" ہے ڈاؤلنگ! سب کے لئے جام۔ بھئی واہ.........میرے لئے اسکاچ بنانا ماریو" ریڈ گرین نے نعرہ لگایا۔

"برانڈی الیگزینڈر۔" جونز جونز نے شاہانہ انداز میں کہا

"یہاں برانڈی الیگزینڈر دستیاب نہیں ڈاؤلن۔" ریڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔ "ماریو میٹھی چیزیں سرو نہیں کرتا۔"

جونز نے اپنا آرڈر تبدیل کردیا۔ عبدل نے سادہ سوڈا طلب کیا۔ ماریو نے سرہلاتے ہوئے کہا۔ "قیمت وہی ہوگی.........ایک ڈالر۔"

"ابے احمق! یہ بات سینکڑوں بار ہوچکی ہے۔" عبدل نے اسے ڈانٹا۔ "ایک ڈالر کے لئے کیا میں اپنا ایمان خراب کرلوں۔"

"ہاں بھئی لڑکو.........میچ بہت اچھا رہا۔" جیک کاربن نے مشروب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھا۔" جونز جونز نے کہا۔

نک نے جیب سے خشک جھینگوں کا پیکٹ نکالا اور عبدل کی طرف بڑھایا۔ "یہ لو............"

"نہیں............ یہ گندی چیز ہے۔"

"گندی!" نک نے حیرت ظاہر کی۔ "بھائی............ یہ صاف ستھری چیز ہے۔ اس الابلا سے اچھی جو تم لوگ کھاتے ہو۔"

"میں کوئی الابلا نہیں کھاتا' صرف حلال چیزیں کھاتا ہوں" عبدل نے کہا اور سوڈے کا گلاس خالی کرکے اٹھ گیا۔ "خدا ایک ہے۔ احد" اس نے زور دے کر کہا۔

"دیکھا............ یہ کیا ہے تم نے ڈاؤلن!" ریڈ گرین نے کہا۔ وہ بہت اپ سیٹ دکھائی دے رہا تھا۔

"ارے ماریو............ ایک دور اور چلاؤ۔" میں نے سیاہ فام کھلاڑیوں سے عملی معذرت کی پیش کش کی۔ "تم لوگوں نے تو آج کمال ہی کردیا۔" میں نے میچ کا حوالہ دیا۔

"بہت عرصے کے بعد کوئی درست کام کیا ہے انہوں نے۔" نک نے کہا۔ میرا جی چاہا کہ میں اس کے منہ میں اپنی مٹھی ٹھونس دوں۔

ریڈ گرین نے انگلی بڑھائی اور نک کا سینہ تھپتھپانے لگا۔ "ہے ڈاؤلن' یہ آج تمہیں ہو کیا گیا ہے؟" اب تھپتھپانے میں کچھ تندی شامل ہوگئی۔ "آج کوئی خواتین والی بیماری لاحق ہوگئی ہے تمہیں!" اچانک اس نے تند لہجے میں نک کو گالی دی۔ "جو کچھ تم نے اب تک بکا' وہ کم از کم آج کے لئے بہت کافی ہے۔ اس کا مطلب سمجھ رہے ہو' اب کچھ بکو گے تو یہیں لمبے لمبے لیٹے نظر آؤ گے۔"

"جہنم میں جاؤ۔" نک نے کہا اور شاید اٹھ کر جہنم کی طرف ہی چلا گیا۔

"بے چارہ نک!" میں نے متاسفانہ لہجے میں کہا۔ "کبھی کبھی اسے کچھ ہو جاتا ہے۔"

☆======☆======☆

اگلی صبح ہم بوسٹن کے لئے روانہ ہوگئے۔ بوسٹن سے ہمارا میچ ہفتے کی رات ہونا تھا۔ پھر منگل کو اٹلانٹا' جمعرات کو نیو آرلینز اور ہفتے کو ہیوسٹن میں میچ تھے۔ ہم یہ تمام



میچ ہار گئے۔ اٹلانٹا کے سوا باقی میچ یک طرفہ ہی تھے۔ اٹلانٹا سے میچ میں تیسرے وقفے تک اسکور ۸۷۔۸۷ تھا۔ اس کے بعد ہمارے بڑھتی ہوئی عمر کے کھلاڑیوں کا حوصلہ جواب دے گیا۔ میسی ان تمام میچوں میں باہر بیٹھا رہا۔ وہ ٹیم میں ہوتا تو بھی کوئی فرق نہ پڑتا۔ ٹیم کا مورال بہت گر گیا تھا۔ پیٹ ٹاٹلز نے کوچ سے پوچھا کہ اس نے میسی کو موقع کیوں نہیں دیا۔ بٹسی نے کہا کہ وہ لڑکے کو بہت آہستہ آہستہ آگے بڑھانا چاہتا ہے "ایسے میں اسے میدان میں اتار دوں تو وہ کھیلنے کے قابل ہی نہیں رہے گا۔" بٹسی نے وضاحت کی۔

"تو اسے تجربہ کیسے حاصل ہوگا؟" میں نے پوچھا۔

"اسے خصوصی طریقے سے ہینڈل کرنا ہوگا۔ وہ کوئی عام کھلاڑی نہیں۔"

چوتھی شکست کے بعد جیک کاربن نے ازراہ مذاق کہا۔ "میں وجہ سمجھ گیا۔ ہم سفر میں ہیں اور ہمارے پرستاروں کو ٹیم منتخب کرنے کا موقع نہیں مل رہا ہے۔"

پھر ہم ٹینکس کے خلاف میچ کھیلنے ہیلکس پہنچ گئے مگر اس دوران کمپیوٹر سلیکشن کے کرتب پر پابندی لگ گئی تھی۔ کمشنر نے اسے بدترین فراڈ قرار دیا تھا لیکن ابراہام گروس کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔ وہ اس سے پہلے ہی ۱۳ ہزار سیزن ٹکٹ فروخت کرچکا تھا۔ معمول سے ۶ ہزار زیادہ۔

پبلک بہت برہم تھی۔ ٹیلی گراموں کا انبار لگ گیا تھا۔ سینکڑوں تماشائی اپنے پیسے مانگ رہے تھے کہ ٹیم کی کارکردگی معمول کے مطابق نہیں ہے۔ اس پر ڈریس گاٹلز نے ایک بیان جاری کیا کہ پیسے واپس نہیں کیے جاسکتے لیکن یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ ویلپس اس سیزن کو ٹیم کی تاریخ کا سب سے سنسنی خیز سیزن بنادیں گے۔ ان کے پاس اس بار بہت اچھے پروگرام ہیں جو یادگار ثابت ہوں گے۔

اس سلسلے کا پہلا پروگرام "بیئر نائٹ" تھا۔ اس رات ہیلکس میں داخل ہونے والے پہلے پانچ ہزار تماشائیوں کو میگوائر لیگر بیئر کی بوتلیں مفت پیش کی گئیں۔ یہ پیشکش بیئر کمپنی کی طرف سے پبلسٹی کے لئے تھی۔ گاٹلز کا خیال تھا کہ کلب کو مفت کی شہرت مل رہی ہے لیکن درحقیقت کلب کو یہ تجربہ مہنگا پڑا۔ آخری منٹ میں ویلپس نے میچ جیتنے کا سنہرا موقع جسٹن نیل کی اعصاب زدگی کی وجہ سے گنوایا تو تماشائی آپے سے باہر ہوگئے۔ انہوں نے خوب توڑ پھوڑ مچائی۔ گاٹلز اور گروس نے آئندہ بیئر نائٹ

فوراً ہی منسوخ کردی۔ انہوں نے پریس ریلیز جاری کیا کہ کلب کا آئندہ پروگرام "سٹرمانو نائٹ" ہوگا۔ اس موقعے پر ولیپس کے پرستار، حوصلہ مند گارڈ کو خراجِ تحسین پیش کریں گے جس نے ٹیم کو اپنی زندگی کے اہم سال سونپے تھے۔

"کیوں.......... سٹرمانو ہی کیوں؟" میں نے جنرل منیجر سے پوچھا۔

"اس لئے کہ وہ بیسل کو چھوڑ کر ٹیم کا سب سے پرانا کھلاڑی ہے۔"

"تو بیسل نائٹ کیوں نہیں مناتے؟"

"مسٹر گروس نہیں چاہتے کہ پہلا پروگرام کسی سیاہ فام کھلاڑی کا ہو۔ بعد میں ہم ان تک بھی پہنچیں گے۔"

"کمال ہے۔ تمہاری ٹیم میں دس سیاہ فام اور دو گورے کھلاڑی ہیں اور تم کہتے ہو کہ ہم کالوں تک بعد میں پہنچیں گے۔" میں نے اعتراض کیا۔

"سیاہ فام پرستار ٹکٹ نہیں خریدتے۔"

اس منطق کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

سٹرمانو نائٹ بہت کامیاب رہی۔ تماشائیوں کی تعداد ۱۹ ہزار تھی۔ میچ ڈیٹرائٹ سے تھا۔ ولیپس یہ میچ بھی ہار گئے لیکن کاروباری نقطۂ نگاہ سے میچ بہت کامیاب رہا۔

اگلے میچ کے لئے سیٹل سپرسونکس کو ہیلکس آنا تھا۔ اس وقت تک صورتِ حال یہ تھی کہ سیزن میں ولیپس نے تین میچ جیتے تھے اور گیارہ میچوں میں شکست کھائی تھی۔

بٹسی ریفرٹی نے کھلاڑیوں کو صبح کی پریکٹس کے لئے ہیلکس طلب کیا۔ سب آگئے تو بٹسی نے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا۔ "مجھے ایک نیا آئیڈیا سوجھا ہے۔ میری بات غور سے سنو.........." وہ آخری لمحوں کے لئے سادہ سا کھیل تھا جسے اسکول کی ٹیم بھی اپنا لیتی تھی۔ یہاں اس کے لئے میسی کو استعمال کیا جانا تھا۔ اسے اچھل کر گیند اوپر سے باسکٹ میں ڈالنی تھی۔

پریکٹس شروع ہوگئی۔ کوچ سائیڈ لائن پر بیٹھا دیکھتا رہا۔ "یہ کوئی کھیل ہے؟" نک نے اس سے کہا۔

کھلاڑی اونچے پاس دینے کی مشق کررہے تھے۔ "ہر ٹیم ایسا کرتی ہے۔" بٹسی نے جواب دیا۔

"یہ میں بھی جانتا ہوں۔" نک اسٹورن چڑ گیا۔ "تم اس کی پریکٹس میں وقت



کیوں ضائع کررہے ہو؟"

"مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہے۔ میسی اب اچھی شیپ میں ہے لیکن کنگ کراؤڈر کو میں یونہی تو باہر نہیں بٹھا سکتا۔"

"تو تم اس طرح لڑکے کے لئے جگہ بنا رہے ہو؟"

بٹسی نے نک کے کندھے تھپتھپائے۔ "کبھی کبھی تو تمہاری ذہانت مجھے حیران کردیتی ہے۔"

"لیکن کنگ یہ برداشت نہیں کرے گا۔" پیٹ ٹائلز نے کہا۔ "کہ ایک کھیل خاص طور سے میسی کے لئے اپنایا جائے۔"

"میں تو کنگ سے عاجز آگیا ہوں۔ میں میسی کی طرف دیکھ بھی لوں تو وہ رونے لگتا ہے۔"

پریکٹس جاری رہی۔ ہربار میسی پہلے سے بہتر ثابت ہوتا۔ وہ سب سے زیادہ صفائی سے گیند پکڑ کر باسکٹ میں ڈال رہا تھا۔ وہ بہت خوبصورت ایکشن تھا۔ اپنی آخری حد پر باسکٹ میں ڈالتے وقت اس کے ہاتھ زمین سے تقریباً چودہ فٹ کی بلندی پر ہوتے تھے۔

"اب بتاؤ، اس موو کو کون روک سکے گا۔" بٹسی نے پکار کر کہا۔ میسی کی آنکھوں میں دلچسپی کی چمک لہرائی۔

اس رات کھیل ختم ہونے سے تیس سیکنڈ پہلے گیند ولیپس کو ملی۔ اس وقت سیٹل ۱۰۶-۱۰۹ سے جیت رہے تھے۔ جسٹن فیل نے میسی کو اونچا پاس دیا اور میسی نے بہت تیزی سے اسکور کردیا۔ اس کے بعد سیٹل نے کوشش کی کہ گیند ان کے پاس رہے اور وہ وقت گزاری کرلیں لیکن جونز جونز نے ان کے گارڈ کے کندھے کے اوپر سے گیند حاصل کی۔ اس وقت کھیل ختم ہونے میں صرف چھ سیکنڈ باقی تھے اور اسکور سٹیلز کے حق میں ۱۰۸-۱۰۹ تھا۔ اس بار جونز نے اونچا لاب پھینکا تو سٹیلز اس کے لئے تیار تھے۔ ان کا سات فٹا سینٹر میسی کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ میسی نے قد کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گیند پکڑ تو لی لیکن ڈنک کرتے ہوئے گیند اس کے ہاتھ سے نکلی اور وہ پیٹ کے بل نیچے گرا۔

ریفری نے چیخ کر سٹیلز کے سینٹر کی طرف اشارہ کیا۔ "تم نے کہنی ماری ہے اسے" اس نے کہا اور گیند میسی کو تھمادی۔

ہمیں میچ برابر کرنے کے لئے ایک اور جیتنے کے لئے دو پوائنٹ درکار تھے۔ میسی کے انداز میں ایسی بے پروائی تھی جو بچوں میں پریکٹس کرتے ہوئے ہوتی ہے۔ اس کا پہلا شارٹ قوسی شکل میں حرکت کرتا یوں باسکٹ میں گیا کہ گیند نے گگر کو بھی نہیں چھوا اسکور برابر ہوگیا۔ ریفری نے گیند دوبارہ میسی کو دی۔ میسی کا دوسرا شاٹ بھی باسکٹ میں گیا۔ اس کے ساتھ ہی میچ ختم ہوگیا۔ مجمع کورٹ میں اتر آیا۔ آٹھ فٹا میسی پرستاروں کو نرمی سے ایک طرف ہٹاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا رہا۔ اس کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں۔

پہلی فتح کے اس مختصر لمحے میں اسے دیکھتے ہوئے مجھے وہ رات یاد آئی جب میسی کے دھوکے میں کوئی مجھے دھمکی دے گیا تھا۔ مجھے میسی کا ردعمل بھی یاد آیا............ جیسے وہ جانتا ہو کہ معاملہ خطرناک ہے لیکن اس میں اعتراف کی جرأت نہ ہو لیکن اب وہ سب کچھ مجھے بہت دور کا اور دھندلا دھندلا محسوس ہو رہا تھا۔ یہ فتح کا کمال تھا۔ فتح ناخوش گوار یادوں کو دھو ڈالتی ہے۔ کچھ نہیں تو دو ایک راتوں کے لئے............!

☆------☆------☆

میں پہلے لاکر روم کی طرف گیا لیکن میسی کو رپورٹرز کے درمیان گھرا دیکھ کر بٹسی کی طرف واپس آگیا جو میچ کے بعد معمول کے مطابق پریس کانفرنس کر رہا تھا۔

"سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔" بٹسی کہہ رہا تھا۔ "اپنے وسائل کو بہترین طریقے سے استعمال کرنا کوچ کی ذمے داری ہے۔ میرے پاس آٹھ فٹ دو انچ قد کا کھلاڑی ہے اور میں نے اسے کارآمد بنانے کی کوشش کی ہے۔"

میں نے اپنا کالم مکمل کیا تو تقریباً آدھی رات گزر چکی تھی۔ میں نے سوچا' قریبی بار جاکر جائزہ لیا جائے کہ نک اسٹورن اب کیا فساد بو رہا ہے۔ باہر بوندا باندی ہو رہی تھی۔ دیوار کے قریب مجھے ایک سایہ سا نظر آیا۔ پھر بانسری کی آواز کان میں پڑی۔ رکسونا بانسری بجا رہی تھی۔ اس کے بڑے بڑے بال کمر پر لہرا رہے تھے۔ وہ قدوقامت میں بھی بانسری ہی کی طرح تھی۔ بڑی بڑی شہد رنگ آنکھیں بہت حسین تھیں۔

میں رکسونا اور ہیلکس کے باہر ریزگاری کمانے والے سازندوں پر فیچر کرچکا تھا۔ سب کی کہانی ایک ہی تھی۔ موسیقی کے اسکول میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے سب فن کی بلندی پر پہنچنے کے خواب دیکھتے رہے تھے لیکن عملی زندگی نے ان کے خواب بکھیر



دیئے تھے۔ رکسونا کے ذہن میں اب بھی خواب تھے اور ان کی تعبیر کے لئے دن میں چھ گھنٹے ریاض کرنا ضروری تھا۔ ساتھ ہی کچھ آمدنی بھی ہو جائے تو برا نہیں لیکن وہاں اس کی خواب ناک دھنوں کو سمجھنے اور سراہنے والا کوئی نہیں تھا۔ عام طور پر اسے پانچ چھ ڈالر مل جاتے تھے۔ ویسپس کے جیتنے کی صورت میں آمدنی بڑھ بھی جاتی تھی لیکن یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے میچ ختم ہونے کے بعد بوندا باندی کے دوران اسے بانسری بجاتے دیکھا تھا۔

پھر مجھے وجہ بھی نظر آگئی۔

میسی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھا بانسری کی لے پر پاؤں ہلا رہا تھا۔ میں پرانے دوستوں کے سے بے تکلفانہ انداز میں اس کی طرف بڑھا۔ "ہیلو بروس!"

وہ خوش گوار انداز میں مسکرادیا اور مجھے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ رکسونا بانسری بجاتی رہی۔ اس نے بانسری لبوں سے ہٹائی تو میسی تالیاں بجانے لگا۔

"ہیلو رکسونا!" میں نے کہا۔ "آج دیر تک کام کر رہی ہو؟"

میسی بدستور مسکرا رہا تھا۔ اس مسکراہٹ میں بڑی طمانیت تھی۔ "بہت خوبصورت ذھن تھی مس رکسونا۔"

"شکریہ!" رکسونا نے کہا۔ اس کی آواز بھی بانسری جیسی مدھر تھی۔

"آج کیسا رہا؟" میں نے رکسونا سے پوچھا۔

"اچھا نہیں رہا۔ ویسپس کی فتح کے باوجود مجھے صرف ۴ ڈالر ۸۰ سینٹ ملے۔ البتہ ان کے آنے کے بعد............" اس نے میسی کی طرف اشارہ کیا۔

میں نے اس کی بانسری کیس میں جھانکا۔ وہاں مٹھی بھر چاندی کے علاوہ بیس ڈالر کا ایک نوٹ بھی پڑا تھا۔ "مسٹر میسی خود بھی موسیقار ہیں۔" میں نے بہت دلیری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"ہوں نہیں' ہوا کرتا تھا۔" میسی نے بے حد نرم اور شیریں لہجے میں کہا۔

"کچھ اور سننا چاہیں گے آپ؟" رکسونا نے پوچھا۔ شاید وہ بیس ڈالر کی وجہ سے خود کو زیربار محسوس کر رہی تھی۔

"ضرور۔ کیوں نہیں؟"

"کوئی خاص ذھن؟"

میسی سر کو ایک جانب جھکائے چند لمحے کچھ سوچتا رہا۔ پھر بولا۔ "موزارٹ کے پیانو کی دُھنیں بانسری پر منتقل کی گئی ہیں کبھی؟"

"میں انہیں بہتر بھی بنا سکتی ہوں۔" رکسونا نے کہا اور بانسری لبوں سے لگالی۔

بانسری کی آواز فضا میں رقص کرتی محسوس ہو رہی تھی۔ میسی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں نیم وا تھیں۔ بانسری کی لَے بتدریج تیز ہوتی گئی۔ انتہا کو پہنچ کر لَے مدھم ہوتی گئی۔ دُھن ختم ہو گئی مگر فضا اب بھی مرتعش محسوس ہو رہی تھی۔

خاموشی ہوئی تو میں نے اس طرف دیکھا جہاں میسی کھڑا تھا لیکن وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ "ارے.......... یہ کیا!"

رکسونا نے ہیلکس کے گیٹ کی طرف اشارہ کیا۔ میں اسے کچھ دیئے' اس سے کچھ کہے بغیر اس طرف لپکا۔ میسی' ہیلکس میں داخل نہیں ہوا تھا بلکہ اس کے عقبی حصے کی طرف گیا تھا۔ شاید اسے اندازہ تھا کہ میں اس کے پیچھے آ رہا ہوں۔ جیسے ہی میں دیوار کے ساتھ مڑا وہ ٹھہر گیا۔ وہاں خاصا اندھیرا تھا۔

"میسی.......... لڑکے! تم کہاں بھاگے جا رہے ہو؟" میں نے پوچھا۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا لیکن اس کا انداز معاندانہ بھی نہیں تھا۔ یہ ایک اچھی علامت تھی۔

"چلو.......... ایتھلیٹک کلب چلتے ہیں۔" میں نے پیش کش کی۔

"آئی ایم سوری مسٹر فوریسٹر۔" اس کی آواز بہت بلندی سے آتی محسوس ہوئی "میں بہ.......... بہت زیادہ عجیب سا محسوس کر رہا تھا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کیفیت کو کیسے بیان کروں۔"

"بات سنو بروس!" میں نے زور دے کر کہا۔ "کسی چیز کی وضاحت فرض نہیں ہے تم پر۔" اس نے اثبات میں جواب دیا۔ میرا اندازہ ہے کہ اس کے انداز میں میرے لئے شکر گزاری تھی۔ "واپس جا رہے ہو نا؟ چلو.......... میں تمہارے ساتھ چلوں؟"

"جی ہاں جناب۔ میں ہوٹل واپس جا رہا ہوں۔"

میں جانتا تھا کہ اس نے اولڈ ہیلکس ایکسیلیئر میں سنگل روم لے رکھا ہے۔ ہم چل دیئے۔ اس کے ایک قدم کے جواب میں مجھے دو قدم چلنا پڑ رہا تھا اور اس کے



باوجود میں اس سے پیچھے تھا۔ ہم ریکارڈ ٹائم میں ہوٹل پہنچے۔ وہاں اس نے اپنے مخصوص انداز میں انگوٹھے کے برابر والی انگلی اٹھا کر اشارہ کیا۔ ایسا وہ اس وقت کرتا تھا جب کسی سے ملے یا رخصت ہو رہا ہو۔

وہ لابی میں چلا گیا۔ میں نے میسی روکنے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ وہ بھاگتا ہوا واپس آیا "مسٹر فوریسٹر!" اس نے مجھے پکارا۔ "میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ موزارٹ کی دُھن سن کر میں یوں اچانک بھاگ کیوں لیا وہاں سے۔"

"ضرور بروس۔ اگر یہ تمہاری خواہش ہے تو ضرور وضاحت کرو۔" میں نے کہا اور سانس روک لی۔ یہ بہت بڑی بات تھی۔ اس سے پہلے کم از کم ویلیپس کے کسی رائٹر کے سامنے اس نے کبھی کسی قسم کی وضاحت نہیں کی تھی۔

"اس دُھن نے مجھے ہلا کر رکھ دیا تھا۔" میسی نے کہا۔ "اس نے میرے دل کو چھو لیا تھا۔ میرا عجیب حال ہو گیا تھا۔"

اس وضاحت کے باوجود وہ کسی بت کی طرح ساکت صامت کھڑا تھا۔ میں نے سوچا' اب موقع ہے کہ میں کچھ دیر کے لئے رپورٹر ہی بن جاؤں۔ "میچ کے بارے میں کیا خیال ہے؟" میں نے پوچھا۔ "نئی حکمتِ عملی خاصی کامیاب رہی۔"

اس نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ "مجھے بہت اچھا لگا۔ کبھی کبھی مجھے باسکٹ بال اچھا کھیل لگتا ہے۔ کبھی کبھی میں اسے قبول کر لیتا ہوں۔" اس نے پھر توقف کیا۔ "لیکن اس سے زیادہ اچھی مجھے اور کئی چیزیں لگتی ہیں۔ مثلاً موسیقی۔ مسٹر فورٹریسر' موسیقی آپ کے بھی دل کو.......... اور روح کو چھو لیتی ہے۔ جس وقت وہ بانسری بجا رہی تھی' میں نے آپ کو ایک نظر دیکھا تھا اور یہ بات جان لی تھی۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟"

"بالکل ٹھیک۔" میں نے کہا۔ مجھے افسوس ہونے لگا کہ میں موسیقی پر کالم کیوں نہیں لکھتا۔ لکھا ہوتا تو زوردار کالم بن جاتا۔ میں نے اپنی ہمت مجتمع کرنے کے بعد کہا "دیکھو بروس.......... ہمیں آپس میں بات کرتے رہنا چاہئے۔ اسی میں دونوں کا فائدہ ہے۔ کچھ معاملات ایسے بھی ہیں جن میں میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ کیا خیال ہے' کچھ پی لیا جائے؟" آدھی رات کو گفتگو کرنے کا اور کوئی جواز کم از کم میری سمجھ میں نہیں آیا۔

"میں نہیں پیتا جناب۔ میں اپنے بدن کا احترام کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ ویسے میرا بھی ٹہلنے کا ارادہ ہے۔"

میں بھی اس کے ساتھ چل دیا۔ ذرا دیر میں مجھے احساس ہو گیا کہ اس کی وجہ سے آدھی رات کو بھی ٹریفک رک سکتا ہے۔ اسے دیکھ کر گاڑی چلانے والوں کے پاؤں بریک پر دباؤ ڈالنے لگتے تھے۔ بسوں کی رفتار کم ہو جاتی تھی۔ مجھے حیرت ہوئی کہ میسی کو یہ برا نہیں لگتا تھا۔ شاید اس کے لئے یہ سب نارمل تھا۔ پھر اچانک مجھے خیال آیا کہ اپنے قد کی وجہ سے وہ بھری پری سڑک پر بھی کتنی آسانی سے نشانہ بن سکتا ہے۔

"تم اکثر اس طرح ٹہلتے ہو؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"جب یہاں ہوتا ہوں تو ہر رات۔"

اس کی اس عادت نے جہاں مجھے اس کے بارے میں کچھ بتایا' وہیں اسے دھمکی دینے والے کے متعلق بھی بتا دیا۔ کم از کم اس وقت وہ میسی کی گھات میں نہیں تھا اور یہ بات میسی کو بھی معلوم تھی۔ بلکہ اب شاید میسی دھمکی دینے والے کا ہدف بھی نہیں رہا تھا۔

اس کے ساتھ چہل قدمی کرتے ہوئے میں خود کو ایک سوال کے لئے تیار کرتا رہا "بروس........ میں ایک اور وضاحت کا حق دار ہوں۔ مجھے بتاؤ' وہ کیا چکر تھا؟ آخر اس گوریلے نے تمہارے بجائے مجھے ہی دھمکی دی تھی اور میرا تو خون خشک ہو گیا تھا خوف کے مارے۔" لیکن میسی کے معاملے میں اب تک کا تجربہ مجھے روک رہا تھا۔ میسی سے صرف اس کی شرائط کے مطابق بات کی جا سکتی تھی اور اس کی شرط تھی........ نجی معاملات پر بات نہیں ہو گی۔

اور اب تو میں خود بھی اسی شرط کا عادی ہو گیا تھا۔

یہ بات کوئی سنے تو مجھے نالائق اخبار نویس تصور کرے لیکن میں جانتا تھا' یہ بڑی بات تھی کہ میں اس کے ساتھ چہل قدمی کر رہا تھا' اسے سمجھ رہا تھا........ جان رہا تھا........ بہت تھوڑا سہی۔ یہ اعزاز میرے سوا کسی اخبار نویس کو حاصل نہیں ہوا تھا۔ مگر اس کے بعد میسی کا گفتگو کا موڈ بھی ختم ہو گیا۔ اب میری باتوں کے جواب میں وہ ہوں ہاں کے سوا کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔

مزید دو بلاک چلنے کے بعد ہم ایک سائڈ اسٹریٹ پر مڑے۔ وہاں چوبیس گھنٹے کھلا



رہنے والا ایک ہیلتھ اسٹور تھا۔ "اب کچھ ریفریش منٹ ہو جائے" میسی نے کہا۔

ہم اندر داخل ہوئے۔ کاؤنٹر کے عقب میں بچوں کے سے معصوم چہرے والا ایک مرد بیٹھا تھا۔ کاؤنٹر کے ساتھ کچھ لوگ بیٹھے مشروبات سے شغل کر رہے تھے۔ میسی کو دیکھ کر ان کے منہ کھل گئے۔

"وہی آرڈر روزانہ والا؟" کاؤنٹر مین نے پوچھا۔

میسی نے محض اثبات میں سر ہلایا۔ یہ بات طے تھی کہ وہ بے تکلف ہونے کا موقع کسی کو نہیں دیتا تھا۔

"اور آپ کے دوست کیا لیں گے؟"

"تم ہی کچھ تجویز کر دو۔" میں نے کاؤنٹر مین سے کہا۔

اس نے عجیب عجیب نام لئے۔ نام سے اندازہ لگانا مشکل تھا کہ وہ کیا چیز ہو گی۔ بالآخر میں نے یوکلپٹس کی چائے کا آرڈر دے دیا۔ ہم کاؤنٹر کے آخری سرے پر جا بیٹھے جہاں میسی کے لئے پاؤں پھیلانے کی کافی جگہ تھی۔ کچھ دیر بعد کاؤنٹر مین نے ایک گلاس میں گاجر کا جوس میسی کے لئے اور بھاپ اڑاتی وکس ویپوریب کی ایک پیالی میرے سامنے رکھ دی۔ میں کہنے والا تھا کہ بھائی مجھے نزلہ نہیں ہے لیکن کچھ سوچ کر رہ گیا۔ میں نے ایک گھونٹ لیا تو طبیعت خوش ہو گئی۔ یوکلپٹس کی چائے خوش ذائقہ تھی۔

میں میسی کے بولنے کا انتظار کرتا رہا اور وہ بہت طویل انتظار تھا۔ وہ بیٹھا بڑے شاہانہ انداز میں گاجر کا جوس پیتا رہا۔ گاجر کا جوس ختم کرنے کے بعد اس نے گفتگو شروع کی اور وہ بھی صرف دو لفظوں سے۔ "وہ لڑکی!"

"کون؟"

"وہی........ بانسری والی۔"

"کیا ہوا اسے؟"

وہ ہچکچایا۔ "نہیں........ کوئی بات نہیں۔"

وہ چپ سادھ کر بیٹھ گیا۔ بالآخر مجھے ہی بات بڑھانا پڑی۔ "وہ پچھلے دو سیزنوں سے یہاں ہے۔ نام........ رکسونا گارفین۔"

"اچھا نام ہے۔"

"میں اس کے متعلق ایک کالم لکھ چکا ہوں۔ میں نے لکھا تھا' رکسونا گارفین جو

ہیلکس کے باہر بانسری بجاتی ہے' پر اُمید ہے کہ ایک دن اسے ہیلکس میں بانسری بجانے کا موقع بھی لے گا۔"

"واہ.......... بہت اچھا لکھا تھا آپ نے۔ مجھے پسند آیا۔"

"مجھے بھی پسند آیا تھا مگر میرے ایڈیٹر نے اسے بدل دیا۔"

"ایسا بھی ہوتا ہے؟"

"بھائی.......... ایڈیٹرز سے کون لڑ سکتا ہے؟" میں نے آہ بھر کے کہا۔

"بہرحال.......... آپ بہت باصلاحیت ہیں۔"

"میری بیوی کا بھی یہی خیال ہے۔" میں نے انکساری سے کہا۔

"آپ مجھے رکسونا کے بارے میں کچھ اور بتائیں۔"

"وہ موسیقی کے اسکول میں تیسرے سال کی طالبہ ہے۔" میں نے محسوس کیا کہ میرا لہجہ میسی جیسا ہو گیا ہے۔ پچھلے کچھ عرصے سے یہ ہو رہا تھا کہ میں جس سے انٹرویو لیتا' اس کا لہجہ اپنا لیتا۔ اس سے بے تکلفانہ فضا پیدا کرنے اور باتیں اگلوانے میں تو مدد ملتی تھی لیکن لگتا تھا کہ خود سے رابطہ منقطع ہو رہا ہے۔ "بانسری کے علاوہ وہ کلارنٹ اور شاید سیکسو فون بھی بجالیتی ہے۔" میں نے مزید کہا۔

"اس میں کوئی خطرہ تو نہیں؟"

"کس میں؟"

"رات کو باہر بانسری بجانے میں!"

"رکسونا کو کوئی خطرہ نہیں۔ وہ شہری حسینہ.........." میں کہتے کہتے رک گیا۔ میسی کا منہ بن گیا تھا۔ اسے شاید میرا لفظوں کا انتخاب پسند نہیں آیا تھا۔ "میرا مطلب ہے' وہ ہر طرح کے ماحول سے نمٹنا جانتی ہے۔" میں نے تصحیح کی تو وہ مسکرا دیا۔

ہم ہوٹل واپس ہوئے تو ہمارا انداز اچھے دوستوں کا سا تھا۔ وہ ابھی تک مسز اگنس رچرڈسن سے میری گفتگو کو زیرِ بحث نہیں لایا تھا۔ رخصت ہوتے ہوئے میں نے کہا "بروس' شکریہ۔ تم سے مل کر اب خوشی ہوئی ہے۔"

"یہ میرے دل کی بھی آواز ہے مسٹر فوریسٹر!" اس نے کہا۔

"میرا نام سام ہے۔"

"سر! میں آپ کو یوں نہیں پکار سکوں گا۔"



"کوشش کرو۔" میں نے مزاحیہ انداز میں کہا۔ "اس سے تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔"

اس پر وہ پہلی بار ہنسا اور اتنے زور سے ہنسا کہ مجھے اپنے قدموں تلے زمین لرزتی محسوس ہوئی۔ اسی وقت ایک دبلا پتلا بڈھا آدمی لابی میں داخل ہوا۔ اس کے کندھے سے تھیلا لٹک رہا تھا۔ وہ چھڑی کے سہارے چل رہا تھا۔ "اے.......... تمہارا قد کتنا ہے؟" اس نے پوچھا۔

"چھ فٹ ایک انچ۔ ممکن ہے چھ۔ دو ہو۔" میں نے جواب دیا۔

"میں تم سے نہیں' اس سے پوچھ رہا ہوں۔" اس نے چڑ کر میسی کی طرف اشارہ کیا۔

میسی اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ میں چاہتا تھا کہ میں اس سے رخصت ہوں تو وہ اچھے موڈ میں ہو۔ میں نے بڈھے کو ٹالنے کے لئے میسی کا قد بتایا۔ بڑے میاں' میسی کی طرف مڑے۔ "کیا یہ درست ہے؟" میسی نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ بگڑ کر بولا۔ "کیوں جھوٹ بولتے ہو ذلیل آدمی۔ تمہارا قد تو آٹھ فٹ بھی نہیں ہو گا۔" اس نے حلق کے بل چیخنا شروع کر دیا "جھوٹے.......... خبیث.......... ذلیل۔"

اچانک ہوٹل کا بیل بوائے آیا اور بڈھے کو دھکیلتا ہوا باہر کی طرف لے جانے لگا

"سنو.......... نرمی سے ذرا۔" بروس نے چیخ کر کہا۔

بیل بوائے واپس آیا تو اس نے بتایا کہ بڑے میاں کھسکے ہوئے ہیں اور ہر روز اسی طرح باہر پہنچائے جاتے ہیں۔

"بے چارہ!" بروس نے متاسفانہ لہجے میں کہا۔ پھر اس نے مجھے اپنا مخصوص الوداعی اشارہ کیا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

میں گھر پہنچا تو ڈلسی میری منتظر تھی۔ "کہاں تھے تم؟ کس کے ساتھ تھے؟ وہ سرخ بالوں والی تھی یا سیاہ.......... یا سنہرے بال تھے اس کے؟"

میں نے اسے تفصیل بتا ڈالی۔ لابی والا واقعہ سن کر اس کی رنگت متغیر ہو گئی

"بے چارہ میسی!" اس کے لہجے میں تاسف تھا۔ "ہر روز اس کے ساتھ ایسا ہی کچھ ہوتا ہو گا۔"

"ممکن ہے۔"

"ممکن نہیں' یقینی ہے۔" ڈلسی نے زور دے کر کہا۔ "تم نے اودے جنگلی جانور کا قصہ سنا ہے؟"

میں نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"نہیں سنا ہوگا' اس لئے کہ یہ واقعہ باسکٹ بال کے کورٹ میں نہیں' افریقہ کے جنگل میں پیش آیا تھا۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ "وہ کچھ لوگوں نے تجربہ کیا تھا۔ انہوں نے ایک جنگلی جانور کو اس کے غول سے جدا کیا' اس پر اودا رنگ اسپرے کیا اور اسے دوبارہ اس کے غول میں بھیج دیا۔ جانتے ہو کیا ہوا؟ اس کے ہم جنسوں نے اسے روند کر ختم کر ڈالا۔"

"کیوں؟ آخر وہ انہی میں سے ایک تھا۔" میں نے اعتراض کیا۔

"ہاں......... لیکن مختلف تھا ان سے۔ جنگلی جانوروں کو بس ایک بات سے غرض ہوتی ہے۔ دوسرا جانور ان میں سے ہے یا نہیں۔ اگر وہ مختلف ہے تو وہ لڑتے ہیں یا ڈر کر بھاگ جاتے ہیں۔ کچھ نفسیات دانوں کا دعویٰ ہے کہ انسانی جبلت بھی یہی ہوتی ہے۔"

"ایسی باتیں مت کرو۔"

"میں وضاحت کرتی ہوں۔ کوئی ہماری زبان بول رہا ہو لیکن لہجہ مختلف ہو تو ہم اس سے کھنچے کھنچے رہتے ہیں۔ اتنا لمبا قد تو بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ لابی میں اس بڈھے نے میسی کو دیکھا تو اس کے بہت اندر دبی ہوئی جبلت ابھر آئی۔ جو کچھ اس نے محسوس کیا' وہی ہم بھی محسوس کرتے ہیں......... ہم سب......... لیکن ہم اسے چھپا لیتے ہیں۔ صرف میسی سے نہیں بلکہ بیشتر اوقات خود سے بھی۔"

میں خود کو بہت زیادہ تعلیم یافتہ اور اپنے ذہن کو بہت بوجھل محسوس کر رہا تھا۔ مجھے نیند بھی آ رہی تھی۔

"سنو سام! اس کے ساتھ رویہ ہمدردانہ رکھو۔" ڈلسی نے سرگوشی میں کہا "اس کی زندگی کوئی آسان زندگی نہیں۔ پلیز سام' پلیز!"

☆======☆======☆

سیئٹل کی پرواز کے دوران میری جسٹن فیل سے بات ہوئی۔ "تمہارا روم میٹ کیسا ہے؟" میں نے پوچھا۔



"بس ٹھیک ہے۔ روم میٹ ہے۔" اس نے جواب دیا۔

"وہ نارمل آدمی ہے؟"

"میں نے تجزیہ تو نہیں کیا۔" اس نے عالمانہ شان سے کہا۔ "لیکن وہ ہے نارمل ہی۔ بس دعائیں بہت کرتا ہے۔"

"دعائیں کس قسم کی ہوتی ہیں؟"

"اسے چھوڑو سام' یہ تو بہت ذاتی بات ہے۔"

"اگر وہ تمہارے سامنے دعا کرتا ہے تو وہ ذاتی تو نہ ہوئی۔" میں نے دلیل دی۔

"ہاں' یہ تو ہے۔ بہت ذاتی بھی نہیں ہوتی اس کی دعا۔ رات وہ خدا سے معذرت کر رہا تھا کہ چیک بھیجنے میں دیر ہو گئی۔" جسٹن فیل نے انکشاف کیا۔

"اس کا کیا مطلب ہوا؟"

"مطلب مجھ سے مت پوچھو۔ لگتا ہے' وہ خدا کو باقاعدہ چیک بھیجتا ہے۔"

"یہ بتاؤ' مانگتا کیا ہے خدا سے؟"

"تم اخبار نویس بہت متجسس ہوتے ہو۔" فیل مسکرایا۔ "بہرحال اس سے پچھلی رات مجھے ہنسی روکنا مشکل ہو گیا۔ میسی کہہ رہا تھا۔ "اے خدا' بات تو احمقانہ ہے لیکن ڈربنگ کے سلسلے میں میری مدد کر دیجئے۔" پھر ذرا دیر بعد بولا۔ "اور اگر مجھے غصہ آنے لگے تو اس میں بھی آپ کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ بس تھوڑا سا غصہ........."

"بات تو معقول ہے۔ خدا کا اس میں کیا جاتا ہے۔" میں نے کہا۔

"یہ تو ٹھیک ہے۔" جسٹن فیل نے ہنستے ہوئے کہا۔ "لیکن وہ خدا سے توقع کیا رکھتا ہے؟ معجزوں کی!"

☆======☆======☆

ہم سیئٹل کے مشہور ہوٹل ریپ میں ٹھہرے۔ ہم لوگوں نے اسے ہوٹل ریپ آف کا نام دیا تھا کیونکہ ہوٹل اپنے ماضی کی ساکھ پر چل رہا تھا لیکن قیمتیں وہاں مستقبل بعید کی وصول کی جاتی تھیں۔ وہاں پہنچتے ہی کھلاڑی اپنے اپنے مشغلوں میں لگ گئے۔

سیئٹل میں مجمع بھی ایک مسئلہ تھا۔ دونوں ٹیمیں کورٹ میں اتری بھی نہیں تھیں کہ ہنگامہ شروع ہو گیا۔ سیٹیاں' قرنے' سائرن' پٹاخوں اور ایسی ہی دوسری کان پھاڑ دینے والی آوازوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ کچھ کلبوں میں ایسی چیزیں عام طور پر گیٹ پر

ہی رکھوالی جاتی ہیں۔ پرستار جانتے تھے کہ ولیپس' سونکس کے لئے لقمۂ تر ثابت ہوں گے۔ خاص طور پر اس صورت میں کہ سونکس اپنے ہوم ٹاؤن میں تھے۔

ولیپس وارم اپ کے لئے کورٹ میں اترے تو میسی پر ہوٹنگ شروع ہوگئی۔ دو تماشائیوں نے نعرے کسے۔ میسی نے ایک شارٹ تقریباً فٹ بھر کے فاصلے سے مس کیا۔ پھر ایک اور شاٹ کورٹ سے باہر جاگرا۔ دو لڑکے دو پلے کارڈ لئے کورٹ میں اترے آئے۔ ایک پر لکھا تھا............ عفریت پر پابندی لگاؤ۔ دوسرے پلے کارڈ پر تحریر تھا۔ باسکٹ بال انسانوں کے لئے ہے یا جانوروں کے لئے!

"یہ کیا بکواس ہے!" میں نے جیک کاربن سے پوچھا۔ "میسی پہلے بھی کھیل چکا ہے لیکن اتنا گھٹیا پن کبھی دیکھنے میں نہیں آیا۔"

"لوگ پاگل ہو رہے ہیں۔" ولیپس کے پریس ایجنٹ نے جواب دیا۔ پھر اس نے میری طرف مقامی اخبار بڑھایا۔ وہ ایک کالم تھا جس کی سرخی تھی۔ "سونکس لمبو سے شکست کھا گئے۔"

کالم سونکس کی اس شکست کے متعلق تھا جو انہیں ولیپس کے ہوم گراؤنڈ پر کھیل کے آخری لمحوں میں میسی کی وجہ سے ہوئی تھی۔

"یہ لوگ بہت برہم ہیں۔" جیک کاربن نے کہا۔ "ان کے خیال میں میسی کا اس طرح اسکور کرنا فیئر پلے نہیں تھا۔ اس سلسلے میں نیویارک کے لیگ آفس میں شکایات موصول ہوئی ہیں۔"

پیٹ ٹائلز نے بتایا کہ شام کے مقامی اخبار میں لیو کارنی نامی کالم نویس کی تجویز چھپی ہے کہ ہر وقفے کے آخری دو منٹ کے دوران سینٹرز کو بورڈز سے بیس فٹ دور رکھنے کا رول بنایا جائے۔

"بے ہودہ بات ہے۔" میں پھٹ پڑا۔ "صرف ایک شخص کو متاثر کرنے کے لئے ایک نیا رول! وہ سنجیدہ نہیں ہو سکتے؟"

"وہ سنجیدہ ہیں۔" پیٹ نے کہا۔ "میں ایک براڈ کاسٹر کے ساتھ لنچ کر رہا تھا۔ اس کا تو خیال ہے کہ میسی پر فوری پابندی لگنی چاہئے۔"

سونکس نے بہت تیز اسٹارٹ لیا۔ لگتا تھا کہ ہیلکس میں شکست کے زخم میں ٹیسیں اٹھ رہی ہیں ورنہ کسی پروگیم کے ابتدائی چند منٹ میں اتنے فاؤل نہیں کئے جاتے۔



عام طور پر اس سے ہماری ٹیم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ جسٹن فیل اور سٹرمانو مقررہ دس سیکنڈ میں گیند کو لائن کے پار لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ دونوں مل کر فارورڈز کے لئے کوئی نہ کوئی موو بنا ہی دیتے ہیں۔

اسکور سیٹل سونکس کے حق میں ۱۶-۲۹ تھا۔ ہمارا براڈ کاسٹر کین' مائیک میں کہہ رہا تھا۔ "سونکس اس وقت معقول لیڈ لیے ہوئے ہیں لیکن سامعین' آپ جانتے ہی ہیں کہ ولیپس میچ کا پانسہ پلٹ دینے کی صلاحیت سے مالا مال ہیں۔"

دوسرے ہاف میں اسکور سونکس کے حق میں ۴۰-۶۸ تھا۔ تماشائی بھی میری طرح بور ہو چکے تھے۔ اچانک پیچھے کوئی چلایا۔ "لمبو کو اندر بھیجو۔" میں نے میسی کی طرف دیکھا لیکن اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ تیسرے کوارٹر کے دوران وہی شخص مسلسل چیختا رہا "لوگو............ ایک نیا سرکس آیا ہے۔ اس میں ایک نیا جانور ہے۔ وہ چلتا بھی ہے' بولتا بھی ہے اور حشرات الارض کی طرح پیٹ کے بل رینگتا بھی ہے............"

میسی کا چہرہ اب بھی بے تاثر تھا۔ اس کام میں وہ ماہر تھا۔

لیکن بٹسی ریفرٹی کا چہرہ تمتما رہا تھا۔ لگتا تھا' وہ کسی بھی لمحے پھٹ پڑے گا۔ اسے غصہ ایسا ہی آتا تھا۔ اس حال میں وہ کپڑے پھاڑنے سے لے کر بے ہوش ہونے تک کچھ بھی کر سکتا تھا۔

"اے لمبو!" وہ شخص اب بھی چیخ رہا تھا۔ "سنا ہے' تمہاری اوپری منزل بالکل خالی ہے۔" وہ ہمارے سروں پر چیخ رہا تھا۔

"دفع ہو جاؤ پاگل" بٹسی نے چیخ کر کہا۔ "ہمیں میچ کھیلنا ہے۔"

"میں نے ٹکٹ لیا ہے۔" تماشائی چلایا اور بگل منہ سے لگالیا۔

لوگوں کو توقع تھی کہ ولیپس کا کوچ میچ جیتنے کی کوشش میں میسی کو کورٹ میں اتارے گا لیکن جب صرف آخری کوارٹر باقی ہو اور مخالف ٹیم کی لیڈ ۳۵ پوائنٹ کی ہو تو میچ جیتنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ بٹسی نے میسی کو باہر بٹھائے رکھا۔ میرے خیال میں اس نے بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہوگا۔

ہمارا اگلا پڑاؤ فونیکس تھا۔ فلائٹ کے دوران بٹسی' جیک کاربن کے ساتھ تاش کھیل رہا تھا۔ میں نے اس سے ایک مختصر انٹرویو کا موقع نکال لیا۔ "میسی کے متعلق کیا خیال ہے؟" میں نے اس سے پوچھا۔ "تم صرف آخری کوارٹر کے لئے تو اسے ٹیم میں

شامل نہیں رکھ سکتے۔"

بنسی مجھے خالی سیٹوں کی طرف لے گیا۔ "بات سنو' یہ بات تمہارے اور میرے درمیان ہے۔" اس نے رازدارانہ انداز میں کہا۔ "یہ لڑکا میسی ٹیم کا لازمی ممبر بنے گا لیکن یہ کام بہت احتیاط سے اور بتدریج کرنا ہے۔ میں اسے بہت غور سے دیکھتا رہا ہوں۔ ابتدا میں وہ بالکل ڈفر لگتا تھا۔ اب بھی وہ شوٹ نہیں کر سکتا' پاس بھی نہیں کر سکتا لیکن اسے کورٹ کی سمجھ ہے۔ اس کا دبا ہوا کھیل آہستہ آہستہ ابھر رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ پیدائشی کھلاڑی ہے لیکن اسے وقت چاہئے۔ اس وقت کا تصور کرو' جب سیزن آدھا ہو گا اور لڑکے تھکے ہوئے ہوں گے۔ اس وقت وہ تازہ دم ہو گا۔ ایک دم سے اس پر کھیل تھوپ دیا جائے تو وہ ختم ہو جائے گا۔ تماشائی اور ٹیمیں اسے ختم کر دیں گی۔ وہ تو اب بھی کمشنر کو شکایات بھجوا رہے تھے۔ حالانکہ اس نے محض چند پوائنٹ اسکور کئے ہیں۔ سیئٹل میں تم نے لوگوں کا ردِ عمل دیکھ ہی لیا۔ کیا لڑکا یہ سب کچھ جھیل سکتا ہے اس وقت؟"

"میرے خیال میں تو جھیل سکتا ہے۔ اس نے عمر بھر یہی سب کچھ جھیلا ہے۔" میں نے کہا۔

"ہاں لیکن ابھی وہ فوینکس کے خلاف نہیں کھیلا ہے۔"

"اس کا مطلب ہے' تم کل اسے کھلانے کا سوچ رہے ہو؟"

"کل کی کل دیکھی جائے گی۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

☆------☆------☆

فوینکس اب بھی غیر مہذب مغرب کا حصہ ہے۔ وہ کسی اعتبار سے نرم خو شہر نہیں۔ بعض تماشائی مسلح بھی ہوتے ہیں۔ مخالف ٹیم تھرو آپ کے لئے اکٹھا ہوتی ہے تو کبھی کبھی فائروں کی گونج بھی سنائی دیتی ہے لیکن عام طور پر خالی کارتوس استعمال کئے جاتے ہیں اور کھیل جاری رہتا ہے۔ مجھے فوینکس' بروس میسی کے لئے کوئی مناسب اور خوش گوار مقام محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

بنسی نے آخری چار پانچ منٹ میسی کو کھلایا۔ اس وقت تک مقامی ٹیم ۳۰ پوائنٹ کی لیڈ لے چکی تھی۔ ابتدائی دو منٹ میں تو میسی کو گیند کی ہوا بھی نہیں لگی۔ بالآخر اسے ایک پاس ملا۔ وہ گیند کو لے کر آگے بڑھا۔ تماشائی پاگل ہو گئے۔ میسی نے موقع



ضائع کر دیا۔

دوسری بار اسے گیند ملی تو اس نے کوچ کو ہدایات کے برعکس ڈربلنگ کی اور گیند گنوا دی مگر اس کے فوراً بعد اس نے فوینکس کا ایک شاٹ بلاک کیا اور ری باؤنڈ کے بعد عبدالکریم کو خوب صورت پاس دیا۔ بنسی کھڑا ہو کر چلانے لگا۔ "شاباش بیٹے۔ یہ ہوئی نا بات۔" جیسے وہ کسی کانٹے کے مقابلے میں آخری دس سیکنڈ ہوں۔

یہ آئیڈیا کہ میسی پروفیشنل باسکٹ بال کا پہلا آٹھ فٹا کھلاڑی بنے گا' ناقابلِ یقین اور ناقابلِ عمل معلوم ہوتا تھا۔

لیکن متحمل مزاج بنسی ثابت قدمی سے ڈٹا رہا۔ دو دن بعد لاس اینجلس میں اس نے میسی کو تقریباً آخری دو کوارٹر کھلایا۔ میسی نے چھ پوائنٹ اسکور کئے اور تقریباً اتنے ہی ضائع کئے۔ گولڈن اسٹیٹ میں نصف دور کنگ کراؤڈر کو فاؤل کے نتیجے میں باہر کر دیا گیا چنانچہ پورا آخری کوارٹر میسی کھیلا اور اگر سٹرمانو اور سویٹ بیسل کا اسٹمنا جواب نہ دے جاتا تو ہم وہ میچ یقیناً جیت جاتے۔

میچ کے بعد لاکر روم میں میں نے کوچ کو میسی سے کہتے سنا۔ "دیکھو بیٹے' انہیں اپنی توہین نہ کرنے دو۔ جب بھی گیند تمہارے پاس آتی ہے' لوگ ہوٹنگ شروع کر دیتے ہیں۔ بیٹے ہوٹنگ کا جواب ہے شوٹنگ۔ اچھا کھیل کر ان کے منہ بند کر سکتے ہو تم۔"

دو دن بعد کنگ کراؤڈر پھر فاؤل کے وبال میں آ گیا۔ اس بار میسی نے گیارہ پوائنٹ اسکور کئے لیکن وہ ڈیفنس میں مدد نہ دے سکا۔ نتیجہ ہم ہار گئے۔

میچ کے بعد پیٹ ٹائلر نے کہا۔ "وہ صرف ایک طرف ارتکاز کر سکتا ہے۔"

"وہ آدھے کورٹ کا کھلاڑی ہے۔" نک اسٹورن بولا۔ "اور بنسی کے علاوہ یہ بات سب کو معلوم ہے۔"

چند روز بعد ہم ہیلکس واپس پہنچے تو ایک پرستار کا خط موصول ہوا۔ اس نے لکھا تھا۔ "میسی کے قد کا فائدہ اٹھا کر ہیلکس اپنا ہر میچ جیت سکتے ہیں۔ سیئٹل کے خلاف میچ اس کا ثبوت ہے۔ آخری منٹ میں میسی نے دو پاس لے کر میچ جتوا دیا تھا۔ آخر ٹیم پورا میچ اس اسٹائل پر کیوں نہیں کھیل سکتی؟ اسے مسلسل اتنے ہی اونچے لاب پاس دینے میں قباحت کیا ہے آخر؟"

نک اسٹورن نے اپنے کالم میں اس کا جواب یوں دیا۔ "جو تجویز آپ نے پیش کی ہے' اگر اس پر عمل کیا جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ بروس میسی کو ٹیم میں مستقل جگہ دی جائے اور مستقل جگہ دینے کی صورت میں یہ ذہن میں رکھیں کہ بروس میسی اپنے اسکور کئے ہوئے ہر پوائنٹ کے بدلے مخالف ٹیم کو دو پوائنٹ دیتا ہے۔"

اس شام پریکٹس کے بعد میں اور جسٹن فیل مختصر وقفے میں بیئر پینے گئے۔ "تم نے نک کا آج کا کالم پڑھا؟" جسٹن فیل نے پوچھا۔

"میں اسپورٹس رائٹر ہوں۔ میرے لئے تو یہ ضروری ہے کہ دوسروں کے کالم پڑھوں۔"

"بروس نے بھی پڑھا تھا اور اس کا کہنا ہے کہ نک نے درست لکھا ہے۔"

"بات سنو جسٹن' ممکن ہے نک نے درست لکھا ہو اور ممکن ہے کہ نک نے غلط لکھا ہو لیکن تمہارے روم میٹ کو اپنے ساتھ ضرور فیئر ہونا چاہئے۔ بارہ سال کی عمر کے بعد اس نے باسکٹ بال نہیں کھیلی ہے اور وہ دنیا کے بہترین کھلاڑیوں کے مقابلے میں کھڑا ہے۔ ایسے میں خود سے کیا توقع رکھ سکتا ہے وہ؟"

"میں نے یہی سمجھایا تھا اسے۔ بتایا بھی تھا کہ وہ پیدائشی کھلاڑی ہے۔ اس نے کہا کہ اس کے پاس قد کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔"

"وہ ہے کہاں اس وقت؟"

"کہہ رہا تھا' نیو آرلینز واپس جا رہا ہوں"

ہم اس وقت بار کے دروازے تک پہنچ چکے تھے۔ میں رک گیا۔ "تو کیا وہ باسکٹ بال چھوڑ رہا ہے؟"

"مجھے تو یقین نہیں آیا لیکن اس نے کہا یہی تھا۔ کہہ رہا تھا.......... میں تم لوگوں کو شرمندہ نہیں کرانا چاہتا۔"

"آؤ میرے ساتھ۔" میں نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا۔ ہم ہیلکس ایکسیلیئر کی طرف لپکے۔ کلرک نے بتایا کہ مسٹر میسی ابھی واپس آئے ہیں۔ میں نے لفٹ کا انتظار بھی نہ کیا اور سیڑھیاں چڑھ کر چوتھی منزل پر اس کے کمرے کے سامنے ہی رکا اور دروازہ پیٹ ڈالا۔



"کون ہے؟" اس نے اندر سے پوچھا۔

"میں ہوں.......... سام فوریسٹر۔"

"اور میں بھی ہوں۔" جسٹن فیل نے کہا۔ دروازہ کھلا۔ اندر کی صفائی چونکا دینے والی تھی۔ وہ اپنا بستر باندھ چکا تھا۔ درازیں خالی کی جا چکی تھیں۔ ایک سوٹ کیس دروازے کے پاس ہی رکھا تھا۔ بروس میسی لوسیانا سے نہ زیادہ سامان لے کر آیا تھا' نہ زیادہ سامان لے کر جا رہا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" مجھے اپنی آواز خود بھی ہسٹریائی لگی۔ "یہ ہو کیا رہا ہے؟" میں نے سوچا' یہ میں اتنے سخت لہجے میں بات کیوں کر رہا ہوں؟' جواب موجود تھا۔ میں اپ سیٹ تھا اور یہ بات سخت لہجے میں چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پھر میں سوچ میں پڑ گیا۔ پریشانی کیوں؟ کھلاڑی تو آتے جاتے رہتے ہیں۔

میسی نے پلٹ کر ہم دونوں کو دیکھا۔ انداز پہلی پریس کانفرنس والا تھا۔ یا تو جواب ندارد یا دو لفظی جواب.......... میں نے پوچھا۔ "تم واپس جا رہے ہو؟"

"یس سر!" اس نے جواب دیا۔

"کیوں؟"

جواب ندارد۔

"کیا اس لئے کہ تمہیں بہت کم کھلایا جا رہا ہے؟"

"یہ بات نہیں۔"

"تو پھر بات کیا ہے؟"

جسٹن کو اندازہ ہو گیا کہ یوں بات نہیں بنے گی۔ وہ بیڈ پر میسی کے برابر بیٹھ گیا "کچھ بولو دوست۔ دیکھو' سام ہمارا دوست ہے۔"

لبو نے مجھے ٹٹولنے والی نگاہوں سے دیکھا۔ میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس کے دل کی بات کے لئے میں قابلِ اعتبار ہوں یا نہیں؟

اس نے بہت دھیمی آواز میں اسٹارٹ لیا۔ وہ کوئی پانچ منٹ تک بولتا رہا۔ "سو میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ سب بے سود ہیں۔ امکان یہی ہے کہ میں ٹیم کو ہی لے بیٹھوں گا اور اگر میرا کھیل نکھر گیا تو بھی میں لوگوں اور دوسری ٹیموں کو چڑانے اور نفرت کمانے کے سوا کچھ نہیں کر سکوں گا۔ مجھے دولت کمانی ہے' یہ درست ہے لیکن

اس کے لئے مجھے کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا۔"

"خدا کے لئے بروس' یہ تو ہرگز نہ سوچو کہ تم ٹیم کو لے بیٹھو گے۔ یہ ٹیم تو پہلے ہی پاتال میں بیٹھی ہوئی ہے۔" میں نے کہا۔

"میں اسے اس سے نیچے لے جاؤں گا جہاں یہ پچھلے سال تھی۔ نہیں مسٹر فوریسٹر' یہ اچھا نہیں ہوگا۔ یہ زیادتی ہوگی۔ اس ٹیم میں ہر شخص دس دس بارہ بارہ سال سے کھیل رہا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی ٹیم کی نذر کی ہے۔ بیسل دس سال کی عمر سے کھیل رہا ہے۔ سٹر کو بائیس سال ہوگئے کھیلتے ہوئے.........."

"کھیلتے تو تم بھی ہو۔" میں نے کہا۔ "اور تم کھلاڑی لگتے ہو۔"

میسی کے قہقہے نے کمرے کے درودیوار ہلا دیئے۔ "میں اسکول میں بچوں کے ساتھ کھیلتا رہا ہوں اور بارہ سال بعد اب کھیل رہا ہوں۔"

میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ باسکٹ بال کورٹ میں واپس کیوں آیا لیکن وقت مناسب نہیں تھا۔ وہ تو واپس جانے کے چکر میں تھا۔

"میں تو بس آخری لمحوں میں کھلائے جانے کے قابل ہوں' اس لئے کہ سب سے لمبا ہوں میں اور سب یہی کہہ رہے ہیں کہ میرا وجود کھیل کے ساتھ زیادتی ہے۔ مسٹر اسٹورن کا کہنا ہے کہ میں کبھی کھلاڑی نہیں بن سکوں گا۔ آپ متفق نہیں ان سے؟"

"نہیں۔" میں نے کرسی کے ہتھے پر گھونسا مارتے ہوئے کہا۔ "تم ایک اچھے کھلاڑی ثابت ہوگے۔ ہاں' نک کبھی اچھا رائٹر نہیں بن سکتا۔ تم تو اس وقت بھی کھلاڑی ہو لڑکے۔"

"یہ بالکل درست ہے۔" جسٹن نے زور دے کر کہا۔

"کوچ تم پر جان دیتا ہے۔ تم بغیر اطلاع دیئے جاؤ گے تو اس پر کیا گزرے گی۔ اس کا کہنا ہے کہ سیزن کے دوسرے حصے میں جوابی میچوں کے دوران تم ٹیم کی آخری امید ہو بروس! اس نے تمہاری خاطر اپنی ملازمت داؤ پر لگادی ہے۔" میں نے کہا۔

اس کے چہرے پر شرمندگی دیکھ کر میں نے دباؤ بڑھایا۔ "جانتے ہو' کوچ تمہیں اپنے بیٹے کی طرح سمجھتا ہے اسی لئے وہ تم سے آس لگائے بیٹھا ہے۔"

"جی ہاں.......... صرف میرے قد کی وجہ سے.........."

"تم غلط سمجھ رہے ہو اسے۔" میں نے تپ کر کہا۔ "اس کا کہنا ہے کہ تم آؤٹ



آف پریکٹس ہوگئے ہو اور یہ کوئی غیر متوقع بات نہیں۔ اور جانتے ہو' اس نے کیا کہا تھا.........." میں نے اگلا جملہ سوچنے کے لئے توقف کیا۔ "اس نے کہا تھا کہ اگر تمہارا قد کم ہوتا تب بھی وہ تمہیں ٹیم میں شامل کرنے پر زور دیتا۔"

اس بار میسی ہل کر رہ گیا۔ اس نے سوٹ کیس کھول کر رومال نکالا اور اس میں ناک صاف کی۔ "میں چلا جاؤں گا تو کوچ کا کیا بنے گا؟" اس نے پوچھا۔

"وہ شاید.........." جسٹن نے کہا۔

میں نے معاملات اپنے ہی ہاتھ میں رکھنے کا فیصلہ کیا اور جلدی سے کہا۔ "وہ نکال دیا جائے گا۔ اس عمر میں اسے دوسری ملازمت بھی ملنا مشکل ہے۔"

"آپ خالی خولی بات کر رہے ہیں مسٹر فوریسٹر۔" میسی نے سرد لہجے میں کہا۔ وہ پھر کھڑا ہو گیا۔

میں جانتا تھا کہ وہ کمرے سے نکل گیا تو معاملہ ختم ہے۔ میں دروازہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ "سنو بروس' ہمیں موقع دو۔" میں نے التجا کی۔

ایک لمحے کو وہ برہم نظر آیا پھر مسکرایا۔ "مسٹر فوریسٹر' آپ بہت اپ سیٹ ہیں' کاش ایسا نہ ہوتا۔"

"ہاں' میں اپ سیٹ ہوں۔ میں دس سال سے اس ٹیم کے ساتھ ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ تم جاؤ۔ میں چاہتا ہوں' تم کھیلو' خود کو ثابت کرو۔"

"دیکھا تم نے بروس! میں کہتا تھا نا۔" جسٹن نے مداخلت کی۔ "لوگوں کو تمہاری پرواہ ہے' تمہاری اہمیت ہے۔"

"میں شکر گزار ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ میرے دوست ہیں اور میرا بھلا چاہتے ہیں۔"

"بروس' میری ایک بات مانو۔ میں تمہارا احسان مند رہوں گا۔" میں نے کہا "وعدہ کرو کہ یہیں انتظار کرو گے میرا۔"

اس نے اقرار میں سر ہلایا۔ "ضرور جناب! جہاز کی روانگی میں ابھی تین گھنٹے ہیں۔"

☆======☆======☆

میں ہیلکس میں ولیپس کے دفتر میں داخل ہوا۔ میں نے آفس کلرک پیپر سے کہہ

کر پرستاروں کے خطوط نکلوائے۔ میسی کے نام صرف دو خط آئے تھے اور دونوں ہی کسی کام کے نہیں تھے۔ "تم کئی طرح کی ہینڈ رائٹنگ بنا سکتی ہو؟" میں نے پیپر سے پوچھا۔

پیپر کا جواب اثبات میں تھا۔ میں نے معاملہ اسے سمجھایا اور اس سے مختلف انداز میں میسی کے نام فرضی ناموں سے کئی خطوط لکھوائے۔ ایک خط ٹائپ بھی کروایا۔

خطوط لے کر میں ہیلکس ایکسیلیئر واپس پہنچا۔ میسی اور جسٹن بڑی سنجیدگی سے باتیں کر رہے تھے۔ میسی کا پیک کیا ہوا سوٹ کیس اب بھی دروازے کے پاس رکھا تھا اور پرواز میں ابھی ۹۰ منٹ باقی تھے۔

"بروس!" میں نے کہا۔ "میں جاکر تمہارے کچھ خطوط لایا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ تم فیصلہ کر چکے ہو لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ تم یہ خطوط پڑھ لو۔"

"پرستاوں کے خطوط؟" میسی نے کہا۔ "مجھے تو کبھی کوئی خط نہیں ملا۔"

"خط ٹیم کی فائل میں محفوظ رہتے ہیں۔ خود دیکھ لو۔" میں نے ایک خط اس کی طرف بڑھایا

"ڈیئر مسٹر میسی!

میں چھ سالہ لڑکی ہوں اور یتیم خانے میں رہتی ہوں۔ آپ برائے مہربانی مجھے اپنی ایک تصویر بھیج دیں۔ گذشتہ روز میں نے آپ کو ٹی وی پر دیکھا تھا۔ آپ بہت اچھے لگتے ہیں۔

آپ کی لیڈیا ہیری سن۔"

میسی نے دوسرا خط دیکھا۔

"ڈیئر برو'

میں جانتا ہوں کہ یہ زبردستی گلے پڑنے والی بات ہے لیکن میری ماں کا کہنا ہے کہ پوچھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس موسم گرما میں سیزن ختم ہونے کے بعد آپ اور جسٹن فیل کچھ دن کے لئے ہمارے ہاں آسکتے ہیں؟ میرے ڈیڈی کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ آپ کا بستر میں اپنے کمرے میں لگوالوں گا۔ ایک نئی باسکٹ بال اور اپنے جوتے ضرور ساتھ لائیے گا۔ اور ہاں' جواب جلدی دیں۔

آپ کا معذور پرستار مارک براؤن۔"



دوسرا خط پڑھنے کے بعد مجھے تھما کر میسی بیڈ پر بیٹھ گیا اور سر جھٹکنے لگا۔ "بچے کتنے عجیب ہوتے ہیں" وہ بڑبڑایا۔

"یہ خط دیکھو۔" میں نے کہا۔ "یہ آج صبح ہی آیا ہے۔"

"ڈیئر بروس میسی'

میری عمر ۹ سال ہے اور میں بری طرح آپ کی محبت میں گرفتار ہوں۔ مجھے آپ کی ایک تصویر چاہئے۔ وقت دینے کا شکریہ۔

گلوریا!"

میں نے چند اور خط اس کی طرف بڑھائے اور پھر خاموش بیٹھ گیا۔ میسی خط پڑھتا رہا۔ جسٹن فیل نے کہا۔ "یہ میرا پانچواں سیزن ہے مگر مجھے ایسے خط نہیں ملتے۔"

"بہت اچھے خط ہیں۔" میسی نے کہا اور کمرے میں مضطربانہ ٹہلنے لگا۔

"برو! کیا تم ان بچوں کے دل توڑ دو گے؟" میں نے پوچھا۔

"مسٹر فوریسٹر' م.......... میں.......... میں کچھ نہیں............"

"کم آن روم میٹ!" جسٹن نے بڑی محبت سے کہا۔ "سامان کھولو اور چپکے رہو۔"

میسی نے بڑھ کر سوٹ کیس اٹھایا اور بکسوئے کھولنے لگا۔

☆------☆------☆

میں نے ہیلکس کے پریس روم میں بٹسی کے گھر فون کیا۔ میں نے اسے صورتِ حال بتائی تو فون پر سناٹا چھا گیا۔ "بٹس! بٹس!" میں اسے پکار رہا تھا۔

"ایکسکیوزمی سام' ریسیور میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔"

"دیکھو کوچ' بے ہوش بعد میں ہوتے رہنا' فی الوقت میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ لڑکا کسی بھی وقت تمہارے ہاتھ سے نکل سکتا ہے۔"

"نہیں نکلے گا۔"

ریسیور سے عجیب سی آوازیں آنے لگیں۔ میری سمجھ میں کچھ دیر میں آیا کہ بٹسی رو رہا ہے۔ "خدا کے لئے چپ ہو جاؤ۔" میں گڑگڑایا۔ "ابھی تم نے اسے کھویا نہیں ہے۔"

"ہر طرف گڑبڑ ہے۔" بٹسی نے کہا۔ "اِدھر فرنٹ آفس والے' اُدھر یہ لڑکا۔

اور ایلی نور الگ مجھے چھوڑ رہی ہے۔"

"میرے خیال میں تو وہ گزشتہ منگل کو تمہیں چھوڑ گئی تھی۔"

"ہاں لیکن بدھ کو واپس آگئی تھی۔"

"اور یہ فرنٹ آفس کا کیا معاملہ ہے؟"

"گروس کہتا ہے' تماشائیوں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ میچ سے پہلے پریکٹس کو ہم سرکس کا ایکٹ بنا دیں۔"

"دفع کرو۔ یہ تو چلتا ہی رہے گا۔ تم لڑکے کو سنبھالو۔"

اگلی رات میسی نے سرکاری طور پر اپنا پہلا پروفیشنل اسٹارٹ لیا۔ ہیلکس میں اس وقت ۱۱۶۰۰ تماشائی موجود تھے۔ جانب دار مؤرخ تو یہی لکھے گا کہ جواں عمر' نووارد نے ۵۰ پوائنٹ اسکور کئے' ۲۷ ری باؤنڈ پکڑے' ۲۱ شاٹس میں مدد کی اور ۱۶ شاٹس بلاک کئے لیکن حقیقت کچھ اور تھی۔ میسی ابتدا ہی سے ناکام نظر آرہا تھا۔ اس نے اپنا پہلا پاس ہی اٹلانٹا ہاکس کے گارڈ کو دیا۔ شاید ہی ایسا ہوا ہو کہ وہ درست پوزیشن پر موجود رہا ہو۔ اس نے بہت مواقع ضائع کئے۔ باہر کنگ کراؤڈر پہلے تو پریشان بیٹھا تھا لیکن میسی کا کھیل جیسے جیسے خراب ہوتا گیا' اس کی مسکراہٹ میں جان پڑتی گئی۔

پہلا ہاف ختم ہوا تو اٹلانٹا ہاکس ۴۷-۵۸ سے جیت رہے تھے۔ میری توقع کے برعکس میسی پھر سینٹر کی حیثیت سے موجود تھا۔

تماشائی آوازیں کسنے لگے۔ گارڈ کی پوزیشن پر کھڑے جسٹن فیل نے انہیں گھونسے دکھائے تو ہوٹنگ کی رفتار اور بڑھ گئی۔ میسی نے گیند اپنے روم میٹ کی طرف اچھالی اور خود باسکٹ کی طرف لپکا۔ جسٹن نے اسے جوابی پاس دیا۔ دو پوائنٹ۔ اب میسی کورٹ پر بہت تیزی سے موو کر رہا تھا۔ اس نے ہاکس کے سات فٹے سینٹر جولیس جانسن کو آؤٹ کلاس کر دیا تھا۔ اس نے ایک ری باؤنڈ پکڑا اور فل لینتھ لاب پاس جونز جونز کو دیا جس نے باسکٹ کر دی۔

اٹلانٹا ہاکس نے ایک جمپ شاٹ مس کی۔ اس بار بھی میسی بہت تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس نے سویٹ بیسل کو بہت خوبصورت اور بروقت پاس دیا۔ یوں ولیپس کے مسلسل چھ پوائنٹ ہو گئے۔ میں میسی کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنے دس فٹے ڈگ بھرتا ڈیفنس کے لئے واپس آرہا تھا۔ اس کا سینہ پھول پچک رہا تھا۔ اس



کے باوجود وہ بروقت پہنچا۔ اس نے فل سورٹسکی کا شاٹ بلاک کیا۔ گیند سویٹ بیسل کو ملی۔ مزید دو پوائنٹ۔

ہاکس نے ٹائم آؤٹ لیا۔ میسی پسینے میں شرابور جھکا کھڑا تھا۔ تماشائی اچھل رہے......... تالیاں بجا رہے تھے۔ کنگ کراؤڈر اب فرش پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ اس نے رسماً بھی تالیاں نہیں بجائیں۔

میسی کا وہ پہلا باقاعدہ میچ تھا۔ میں جانتا تھا کہ اسٹمنا زیادہ دیر اس کا ساتھ نہیں دے گا۔ یہ بات بٹسی بھی جانتا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد اس نے میسی کو کنگ کراؤڈر سے تبدیل کر دیا۔ دونوں ٹیمیں برابر کا کھیل کھیلتی رہیں۔ میچ ختم ہونے سے ۴۰ سیکنڈ پہلے اسکور اٹلانٹا کے حق میں ۱۱۶-۱۱۸ تھا۔ میسی کو پھر اندر بھیج دیا گیا۔ جسٹن فیل نے اٹلانٹا کی باسکٹ کے قریب میسی کو بہت اونچا پاس دیا اور اسکور برابر ہو گیا۔

ہاکس بہت آہستگی سے حرکت کر رہے تھے۔ وہ برتری لینے کے لئے مناسب ترین موقعے کے منتظر تھے۔ کھیل ختم ہونے سے آٹھ سیکنڈ پہلے ہاکس کے ایک کھلاری نے اپنے سینٹر جولیس جانسن کو پاس دیا۔ جولیس نے گیند ہاتھوں میں لے کر اوپر کی طرف چھلانگ لگائی لیکن دوسری طرف میسی بھی فضا میں بلند ہو رہا تھا۔ گیند باسکٹ بال میں گرنے والی تھی کہ میسی نے ہاتھ مار کر اسے باہر پھینک دیا۔

گیند اب ولیپس کے پاس تھی' پانچ سیکنڈ کا کھیل باقی تھا۔ کوچ نے میسی کو اشارہ کیا۔ میسی باسکٹ کی طرف بڑھا لیکن ہاکس نے میسی کے دونوں جانب اپنے کھلاڑی لگا دیئے تھے۔ جیسے ہی جسٹن نے لاب کیا' ہاکس کے دونوں کھلاڑی اچھلے۔ میسی کے حلق سے اوغ کی آواز نکلی اور گیند اس کے ہاتھوں سے نکل گئی۔

گیند سٹرمانو کے ہاتھ میں آئی۔ اس نے جسٹن فیل کو پاس دیا۔ کھیل ختم ہونے میں صرف ایک سیکنڈ باقی تھا۔ جسٹن فیل پیچھے ہٹا اور اس نے ایک ہاتھ سے گیند باسکٹ کی طرف اچھال دی۔ بعد میں پیمائش کی گئی تو پتا چلا کہ جسٹن فیل نے وہ گیند ۴۵ فٹ کے فاصلے سے باسکٹ کی تھی۔

میچ کے بعد میں سب کچھ چھوڑ کر کوچ کی طرف لپکا جو لاکر روم جا رہا تھا "اے......... اے........." میں نے اسے پکارا۔ "تم نے ہاف کے بعد میسی سے کیا کہا تھا؟"

بٹسی کی آنکھوں میں نمی تھی۔ "میں نے.......... میں نے تو.......... میں نے تو بس.........." اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔

"بتاؤ نا بھائی.......... خدا کے لئے.........."

"میں نے اس سے کہا تھا.......... بیٹے' ایئرپورٹ جاؤ تو میرے لئے بھی ٹکٹ لے کر آنا۔"

☆======☆======☆

اگلی رات ویسپس کو ہیلکس میں نیویارک سے کھیلنا تھا۔ میسی نے پھر کھیل کا آغاز کیا لیکن اس بار تاریخ دہرائی نہیں جا سکی۔ نیویارک نکس نے اسے کھیلنے ہی نہیں دیا۔ انہوں نے کھیل کا مرکز میسی کو بنا لیا تاکہ وہ فاؤلز میں ملوث ہو۔ اس کے علاوہ انہوں نے اسے ہدف بنا رکھا تھا۔ دو فارورڈز اس کے ساتھ لگے ہوئے تھے۔ براڈ کا سر چیخ رہا تھا.......... یہ لوگ بروس میسی کو ختم کرنے کے در پے ہیں۔

کھیل ختم ہونے میں دس منٹ تھے اور پانچ فاؤل ہو چکے تھے کہ کوچ نے میسی کو باہر بلا لیا۔ اسکور اس وقت نیویارک کے حق میں ۷۶-۸۷ تھا۔ ویسپس میچ سے باہر نہیں ہوئے تھے.......... صرف میسی کی وجہ سے۔ نیویارک والوں نے اپنا وقت اور توانائی میسی کو کچلنے میں صرف کیا تھا۔ ان کی توجہ میسی پر رہنے کی وجہ سے جسٹن فیل اور ریڈ گرین نے مشترکہ طور پر ۴۲ پوائنٹ اسکور کئے تھے۔ سویٹ بیسل انہیں پاس دیتا رہا تھا۔

دو منٹ باقی رہ گئے تھے۔ اسکور ۹۶-۹۶ پر برابر تھا کہ میسی کو پھر اندر بھیجا گیا۔ اس کے جسم کا اوپری حصہ اب بھی سرخ ہو رہا تھا تاہم وہ فِٹ اور تر و تازہ لگ رہا تھا۔ گیند نکس کے قبضے میں تھی لیکن پھر سٹرمانو نے گیند چھینی اور میسی کو لانگ پا دیا۔ میسی نے تھوڑی سی ڈربلنگ کی اور پھر ڈنک کرنے کی غرض سے اچھلا۔ نیچے آتے ہوئے' نیویارک کے گارڈ بروک فالکز نے اس کی ٹانگوں پر وار کیا۔ میسی چاروں شانے چت گرا اور بے ہوش ہو گیا۔

ریفری نے انڈر کٹ اور دو شاٹس کا اشارہ دیا۔ میسی کورٹ میں بکھرا پڑا تھا۔ پیسٹی سیاہ بیگ لئے کورٹ کی طرف لپکا۔ بٹسی پوری یونیفارم میں اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ دونوں نے مل کر میسی کو سیدھا کیا۔ پیسٹی نے روئی کا ایک پھاہا اس کی ناک سے



لگایا۔ میسی کے پیروں میں لرزش پیدا ہوئی' اس کی پلکیں پھڑپھڑائیں اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ آہستگی سے کہنی کے بل اٹھا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

پیسٹی نے سختی سے اس کا چہرہ تھپتھپایا۔ میں سمجھ گیا کہ وہ میسی کے حواس چیک کرنے کے لئے اس کا نام پوچھ رہا ہے۔ میسی سر جھٹکتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ جیسے کہہ رہا ہو' میں بالکل ٹھیک ہوں۔ ہیلکس تماشائیوں کی تالیوں کی گونج میں لرز اٹھا۔

میسی نے پہلی فری تھرو ضائع کر دی۔ البتہ اس کی دوسری تھرو باسکٹ میں گئی۔ ویسپس ۹۷' نکس ۹۶۔ میچ ختم ہونے میں ایک منٹ باقی تھا۔

نیویارک والوں کو گیند ملی لیکن میسی مڈل کورٹ گھیرے کھڑا تھا۔ گیند باہر چلی گئی۔ ویسپس نے اسکور کرنے کی ایک ناکام کوشش کی۔ ۲۳ سیکنڈ باقی تھے اور نیویارک نکس اپنی آخری کوشش کر رہے تھے میسی' نیویارک کے سینٹر کو کھیلنے نہیں دے رہا تھا۔ دو سیکنڈ باقی تھے کہ نکس کے سینٹر نے مایوسی کے عالم میں ایک طویل شاٹ کھیلا۔ ایسا لگا کہ گیند باسکٹ سے پیچھے بھی ہے اور وائیڈ بھی ہے مگر اسی لمحے میسی دیوانہ وار فضا میں اچھلا اور اس نے فضا میں ہی ہاتھ مار کر گیند کو تماشائیوں کی طرف پھینک دیا۔

ریفری نے اشارہ کیا کہ یہ گول ٹینڈنگ ہے۔ اس کے ساتھ ہی وقت ختم ہو گیا۔ نکس ۹۸ ویسپس ۹۷ ہم ہارے بھی تو کیسے!

غلطی کا احساس ہوتے ہی میسی شرمندگی سے سرخ چہرہ لئے ڈریسنگ روم کی طرف لپکا۔ بٹسی میچ کے بعد کی پریس کانفرنس کر رہا تھا۔ نک اسٹورن اس سے چبھتے ہوئے سوال کر رہا تھا۔ پیٹ ٹائلز بھی موقع ملتے ہی سوال داغ دیتا تھا۔ اپنی خبر مکمل کرنے کے بعد میں ڈریسنگ روم میں گیا۔ مجھے توقع تھی کہ وہاں کوئی نہیں ہو گا لیکن وہاں ریفری اور میسی بیٹھے تھے۔ میں نے واپس نکلنا چاہا مگر بٹسی نے مجھے روک لیا۔ "آ جاؤ سام۔ ہم سب تو دوست ہیں۔"

"ہیلو برو!" میں نے کہا۔ اس نے اپنی انگلی کے مخصوص اشارے سے جواب دیا۔

"ہم ابھی میچ کے متعلق بات کر رہے تھے۔" بٹسی نے بتایا۔ "میں نے میسی کو گول ٹینڈنگ کال کے متعلق حقیقت بتائی ہے۔ کیوں میسی؟"

میسی نے سر کو اثباتی جنبش دی اور فرش کو گھورتا رہا۔

"میں نے اس سے کہا........ برو، مجھے ۹۰ فیصد یقین ہے کہ تم ایک عظیم کھلاڑی ثابت ہو گے لیکن اس سے پہلے تم کم از کم سو بار احمقانہ کھیل کھیلو گے اور اس کے بعد بھی شاید سو بار ایسا ہی ہو۔ میں نے کہا........ بیٹے، بس تمہیں تحمل سے کام لینا ہو گا۔ خود کو وقت دو........ مہلت دو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔" بٹسی نے کچھ توقف کیا پھر بولا۔ "ایک پُرعزم کھلاڑی کا ایک میچ گنوانا ایک سست کھلاڑی کے میچ جتوانے کے مقابلے میں مجھے قبول ہے۔ اس لئے کہ پُرعزم کھلاڑی بعد میں سینکڑوں میچ جتوا سکتا ہے۔"

"یہ بالکل درست ہے۔" میں نے کہا اور میسی کا جائزہ لیا کہ اس پر کچھ اثر ہو رہا ہے یا نہیں۔

"اور پھر آج میسی کا قصور بھی نہیں تھا۔" بٹسی نے کہا۔ "غلطی پیٹی کی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ میسی ٹھیک ٹھاک ہے حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ یہ کون ہے۔" اس نے سر گھمایا اور چلا کر کہا۔ "اے پیٹی، ذرا یہاں تو آنا۔"

پیٹی شرمندہ نظر آ رہا تھا۔ "سام کو بتاؤ کہ میسی نے اپنا نام کیا بتایا تھا دوا سونگھنے کے بعد؟"

"پڈن ٹین" پیٹی سے نظریں نہیں اٹھائی جا رہی تھیں۔

"اور بتاؤ۔ پھر اس نے کیا کہا تھا؟"

"اس نے کہا، تم دوبارہ پوچھو تب بھی میں یہی جواب دوں گا۔" پیٹی نے کہا اور مرے مرے قدموں سے چلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"بیٹے! تم جو چاہو، سوچتے رہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ ذہن متاثر ہوا ہو تو آدمی باسکٹ بال کھیلنے کی پوزیشن میں نہیں ہوتا۔ اب یہ بتاؤ کہ میں جو اتنی دیر سے تمہیں سمجھا رہا ہوں تو کیا سمجھا رہا ہوں؟ زور کس بات پر ہے؟"

"مجھے تحمل سے کام لینا چاہئے۔"

"رائٹ۔ اپنے پیچھے مت پڑ جایا کرو۔ اتنے طویل عرصے سے باسکٹ بال نہیں کھیلی ہے تو اس کا ہرجانہ بھی تو دینا ہو گا۔ اور بیٹے، تمہیں نئے سرے سے کھیل سیکھنا



ہو گا۔"

"بہتر جناب!" میسی نے عجیب سی آواز میں کہا۔

میں نے میسی کے نہا کر کپڑے بدلنے کا انتظار کیا پھر ہم دونوں باہر نکل آئے۔ ہیلتھ اسٹور کے کاؤنٹر پر ہمیں رکسونا بیٹھی نظر آئی۔ میسی نے اس کی مزاج پُرسی کی۔ "ہیلو مس رکسونا، آج دھندا کیسا رہا؟"

"دھندا! صرف تین ڈالر ملے اور ہر لمحے مجھے ایسا لگتا تھا کہ وہ بھی کوئی جھپٹ کر لے جائے گا۔ تم لوگوں نے آج کیا کیا آخر؟"

میسی خاموش بیٹھا تھا۔ میں نے جواب دیا۔ "کوئی خاص بات نہیں، ہم ہار گئے بس۔" میرا انداز ایسا تھا جیسے ٹیم کی شکست کا میں ذمے دار ہوں۔

"یہ کوئی نئی بات نہیں۔ میں پوچھ رہی ہوں، کیسے ہارے تم لوگ؟ کیا جیتا ہوا میچ ہار گئے؟"

میں نے اسے دیکھا اور آنکھوں سے میسی کی طرف اشارہ کیا۔

"تو اس کی وجہ سے ہارے تم لوگ؟" بانسری نواز نے کہا۔

"میں نے باسکٹ میں جاتی ہوئی گیند کو روکنے کی حماقت کی تھی۔" میسی بولا۔

"گول ٹینڈنگ۔ تو اس میں تمہارا کیا قصور؟ تم نہ روکتے تو تب بھی مخالف ٹیم کو پوائنٹ مل جاتے۔" رکسونا نے کہا۔

میں حیران رہ گیا۔ ہر روز چھ گھنٹے بانسری کا ریاض اور باسکٹ بال کے متعلق اتنی معلومات! پھر مجھے خیال آیا کہ اس کے بھائی بھی تو ہوں گے آخر اور شاید باسکٹ بال بھی کھیلتے ہوں گے۔

"یہ تو میرا خیال تھا مگر درحقیقت میں نے ایسی گیند کو روکا تھا جس کے باسکٹ میں جانے کا کوئی امکان نہیں تھا"۔ میسی نے حقیقت پسندانہ انداز میں کہا۔

"اوہ........ یہ تو واقعی حماقت کی تم نے۔" رکسونا نے کہا۔ وہ مصلحت اندیش تھی ہی نہیں کہ چُوکتی۔

"لیکن یہ اُس وقت بروس میسی نہیں تھا۔ یہ تو پڈن ٹین تھا۔" میں نے جلدی سے وضاحت کی۔

میرے وضاحت کرنے کے دوران میسی دو گلاس گاجر کا جوس حلق میں انڈیل چکا

تھا۔ میں اور رکسونا یوکلپٹس کی چائے پی چکے تھے۔ میں نے گھڑی دیکھی' ایک بج رہا تھا یعنی ڈلسی اسٹینڈرڈ ٹائم۔ میں گھر جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہاری بانسری کہاں ہے؟" میسی نے رکسونا سے پوچھا۔

"میں تو بانسری کے بغیر نکلتی ہی نہیں" رکسونا نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میرے لئے بڑا مسئلہ تھا یہ۔ میں پیانو بجاتا تھا۔" میسی نے شرمیلے لہجے میں کہا۔ "مگر پھر میں ریٹائر ہوگیا۔"

"تم.......... اور ریٹائر ہوگئے؟ اکیس سال کی عمر میں!" رکسونا کو ہنسی آگئی۔ میسی بھی ہنس دیا۔

میں نے رخصت ہونے کا ارادہ ظاہر کرنے کے لئے کوٹ کے بٹن بند کرنے شروع کردیئے لیکن وہ دونوں موسیقی اور موسیقاروں کے بارے میں گفتگو میں مصروف ہوگئے تھے۔ "میری بات سنو.......... میں چلتا.........." میں نے کہا۔

"گڈ نائٹ مسٹر فوریسٹر۔" میسی نے کہا۔ گویا اس کا ابھی اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

"پھر ملاقات ہوگی سام" رکسونا نے کہا۔

میں باہر نکل آیا۔

☆------☆------☆

جنوری کے وسط میں سیزن آدھا ہوچکا تھا اور ولیپس کی پوزیشن یہ تھی کہ انہوں نے ۱۵ میچ جیتے اور ۲۶ ہارے تھے۔ جبکہ گزشتہ سال اس موقع پر ان کی ہار جیت کا تناسب ۷-۱۴ تھا۔ گزشتہ سال تمام میچوں میں کنگ کراؤڈر سینٹر کی حیثیت سے کھیلا تھا لہٰذا میسی پر کوئی الزام نہیں آتا تھا۔

اٹلانٹک ڈویژن کی پوزیشن یہ تھی۔ نکس نے ۳۲ میچ جیتے اور ۹ ہارے تھے۔ سیلٹس نے ۲۹ جیتے اور ۱۲ ہارے تھے۔ بریوز کا میچ اسکور ۶۱-۲۰ تھا۔ سیورز ۲۳-۱۸ کے ساتھ ولیپس سے اوپر تھے۔ یعنی بظاہر ولیپس کے دوسری پوزیشن پر آنے کا کوئی امکان نہیں تھا لیکن باسکٹ بال منطق سے بالاتر کھیل ہے۔ کوچ نے اچانک دن میں دو بار پریکٹس کا سلسلہ شروع کردیا۔ "میں انہیں جھنجھوڑنا چاہتا ہوں" کوچ نے مجھے بتایا "ورنہ وہ ڈھیلے پڑنے میں ذرا دیر نہیں لگاتے۔"



عبدالرحمان بزرز نے کھلاڑیوں کی طرف سے فرنٹ آفس کے روبرو باضابطہ شکایت پیش کی جسے ایک گھنٹے کے مذاکرات کے بعد مسترد کردیا گیا۔ جنرل منیجر گانٹلز نے کہا۔ "میں ایک ایسے فارورڈ کے مطالبے کو کوئی اہمیت نہیں دے سکتا جس کے اسکور کا اوسط ۹ پوائنٹ فی گیم ہو۔"

جمنازیم میں کوچ نے تمام کھلاڑیوں کو لائن حاضر کردیا تھا۔ پریکٹس دو گھنٹے جاری رہی۔

☆------☆------☆

کبھی کبھی کسی ٹیم کے اجتماعی رویے میں انقلابی تبدیلی آتی ہے اور وہ اچانک ہی جان لڑا کر کھیلنا شروع کردیتی ہے۔ اجتماعی انسانی رویوں پر تحقیق کرنے والے اس موضوع پر ایک دو نہیں' درجنوں کتابیں لکھ سکتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ اس کے باوجود وہ اس تبدیلی کی اصل وجہ کی نشان دہی کرپائیں۔ فلاڈلفیا کی ٹیم نے ایک بار ۱۳ گیم کی لیڈ صرف چھ ہفتوں میں برابر کرڈالی تھی۔

ولیپس کو بھی کچھ ہوگیا تھا!

ہم نے فلاڈلفیا سیورز کو ۱۱۱-۱۱۹ سے شکست دی۔ وہ پوری ٹیم کی کامیابی تھی۔ جونز جونز کی جیسے پرانی فارم لوٹ آئی تھی۔ جسٹن فیل اور سویٹ بیسل دونوں نے اپنے اپنے طور پر تیس سے زیادہ پوائنٹ اسکور کئے۔

اس کے بعد ہم کلیولینڈ گئے۔ کلیولینڈ کی ٹیم سینٹرل ڈویژن کی چیمپئن ٹیم تھی۔ ہم نے ۱۹۰۰۰ تماشائیوں کے ساتھ چیمپئن ٹیم کو بھی حیران کردیا۔ اس بار میسی نے ۱۶ پوائنٹ اسکور کئے۔ میسی آدھے سے زیادہ گیم کھیلا تھا مگر پھر کلیولینڈ کیولیرز کے سینٹر روفس ہینز بری نے فاؤل کے ذریعے اسے زخمی کرکے میچ سے باہر کردیا۔ ہینز بری بوقتِ ضرورت کسی بھی قسم کا فاؤل کرسکتا تھا۔ اپنی اس خصوصیت کی بنا پر وہ پوری لیگ میں پہچانا جاتا تھا۔ اسٹار ہونے کے بڑے فائدے ہیں۔

میچ کے بعد سویٹ بیسل ڈریسنگ روم میں فاتحانہ لہجے میں نعرے لگا رہا تھا۔ "ٹیم ورک ہے' ٹیم ورک۔"

اس کے بعد ولیپس نے ٹیم ورک ہی کی بنیاد پر بوسٹن میں اور پھر واشنگٹن میں فتح حاصل کی۔ پھر ہم ہیلکس واپس آئے جہاں ہفتے کی رات ہمیں بفیلو سے کھیلنا تھا۔ ایئر

پورٹ پر ہمارا استقبال کرنے کے لئے پرستار خاصی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ جیتنے والوں کو سب پسند کرتے ہیں۔

میسی کی ٹانگ کی چوٹ ٹھیک ہوگئی تھی۔ اس بار اس کا سامنا لیگ کے سب سے خطرناک سینٹر سے تھا جو پورے جسم سے کھیلنے کا قائل تھا۔ اس کا نام ولی ڈینٹل تھا مگر اسے پہاڑ کہا جاتا تھا۔ کوہ گراں' میسی کو کچلنے کے درپے تھا جبکہ ٹیم کے دوسرے کھلاڑی باسکٹ بال کھیل رہے تھے۔

ریفریوں کا رویہ معمول کے مطابق تھا۔ پرانا رول تھا.......... جب تک کسی کو تکلیف نہ پہنچے' فاؤل نہیں ہوتا۔ ولی ڈینٹل کے لئے یہ رُول تھا کہ جب تک خون نہ نکلے' کوئی فاؤل نہیں۔ ریفری کا یہ حال تھا کہ کوہ گراں' میسی کے خلاف فاؤل کرتا تھا تو وہ بفیلو بریوز کو دو شاٹس عنایت فرمادیتا تھا۔ بٹسی آگ بگولا ہو رہا تھا۔ اس کا بس چلتا تو ریفری کو اٹھا کر ہیلکس کے باہر پھینک آتا۔ وہ چیختے جارہا تھا۔ "اس لیگ میں دفاعی کھیل کوئی کھیل نہیں سکتا اور یہ ڈینٹل کیا ہے.......... کوئی مقدس جانور؟ اگر وہ میرے لڑکوں کو اسی طرح دھکیلتا رہا تو وہ دفاعی کھیل کیا خاک کھیلیں گے۔ اے ریفری.........." ریفری کو برا بھلا کہنے پر ریفری نے ٹیکنیکل فاؤل دیا۔ اسکور بریوز کے حق میں ۶۔۱۳ ہوگیا۔

ذرا دیر بعد ڈینٹل نے پھر میسی کے خلاف فاؤل کیا۔ ریفری نے ٹائم آؤٹ لیا۔ اس بار بٹسی کی آواز پورے ہیلکس میں گونجی۔ "لعنت بھیجو بیٹے۔ کیا تمہیں غصہ نہیں آتا؟ تم پاگل نہیں ہوسکتے کچھ دیر کے لئے؟ اپنی عزتِ نفس کو تو بچاؤ۔ وہ الّو کا پٹھا تمہیں کچلے دے رہا ہے۔"

ریفری کھلم کھلا جانب داری کا مظاہرہ کررہا تھا۔ جسٹن کو گرایا گیا تو ریفری نے اس طرف دیکھا بھی نہیں۔ بٹسی چیخ چیخ کر اسے برا بھلا کہہ رہا تھا۔ اسکور بریوز کے حق میں ۱۱۔۲۴ تھا اور بٹسی کو بینچ سے ہٹا دیا گیا تھا۔

اچانک عقب سے ایک نسوانی آواز نے کہا۔ "اوکے برو.......... بہت ہوچکی۔ اب اس ماں کے لال کو سبق ملنا چاہئے۔"

میں نے پلٹ کر دیکھا' وہ رکسونا گارفیلن تھی۔

ہاف ٹائم پر سکور بریوز کے حق میں ۴۲۔۵۰ تھا۔ میسی کا حال برا ہوچکا تھا۔ وہ



کورٹ میں لڑکھڑاتا پھر رہا تھا۔

کھلاڑی دوسرے ہاف کے لئے کورٹ میں اترے تو رکسونا پھر چلائی۔ "گو' برو گو۔"

میسی نے پلٹ کر اسٹینڈ کی طرف دیکھا مگر فوراً ہی منہ پھیرلیا۔ وہ جھک کر اپنے جوتوں سے ہاتھوں کا پسینہ خشک کرنے لگا۔ سویٹ بیسل نے آکر اس کی کمر تھپتھپائی اور اس سے کچھ کہا۔ بٹسی کی غیرموجودگی میں کوچ بھی وہی تھا۔

دوسرے ہاف کا کھیل شروع ہوا۔ میسی نے جسٹن فیل کو گیند دی اور خود ہائی پوسٹ کی طرف لپکا ڈینٹل اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ وہ کندھوں اور کہنیوں سے اسے دھکیلتا جارہا تھا لیکن میسی نے کام دکھاہی دیا۔

چند سیکنڈ بعد بریوز کو گیند ملی۔ ڈینٹل نے اپنے مخصوص پاور پلے کا مظاہر شروع کردیا۔ وہ کولہوں کی مدد سے میدان صاف کرتے ہوئے چل رہا تھا۔ بالآخر اس نے چھ فٹ دور ایک جمپ شاٹ لیا لیکن بروس نے خوب صورت ٹائمنگ کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھلانگ لگائی اور نیچے آتی ہوئی گیند کو پوری قوت سے ہاتھ مارا۔ یوں گیند کی قوت کم از کم چار گنا بڑھ گئی ہوگی۔ گیند کوہ گراں کے سر کی سائیڈ میں لگی۔ وہ پلکیں جھپکا کر رہ گیا۔ میسی گیند لے کر بڑھ گیا۔ لو پوسٹ سے اس نے جونز جونز کی طرف گیند دی۔ بفیلو بریوز کی لیڈ گھٹ کر ۴۶۔۵۰ کی رہ گئی۔ چند سیکنڈ بعد میسی نے پھر ایک شاٹ بلاک کیا اور سویٹ بیسل کو پاس دیا۔

کوہ گراں ڈینٹل کو سالانہ ۱۴۰۰۰۰ ڈالر پیچھے ہٹنے کے لئے نہیں ملتے تھے۔ وہ میسی کی طرف بڑھا۔ ہیلکس میں موجود ہر شخص سمجھ گیا کہ کڑا وقت آگیا ہے۔ اس بار میسی بھی اس کی طرف بڑھا۔ میں نے ڈینٹل کی کہنی میسی کے حلق پر لگتے دیکھی لیکن ریفری کو کچھ نظر نہیں آیا۔

گیند ڈینٹل کو ملی۔ وہ بہت تیز ڈربلنگ کرتا ہوا آگے بڑھا۔ وہ میسی سے ٹکرایا۔ دونوں نیچے گرے لیکن میسی فوراً ہی اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ بریوز کا ٹریز ہوش میں لانے والی خوشبو لے کر کوہ گراں کی طرف بڑھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ ڈینٹل نے اپنا کیا نام بتایا۔ البتہ میں نے دیکھا کہ وہ دو ساتھیوں کے سہارے کے بغیر اٹھ بھی نہیں سکا۔ اس کی ٹانگیں لرز رہی تھیں۔ اس کی آنکھیں بھی دھندلائی ہوئی تھیں۔

کوہ گراں نامی جہاز کے لنگر انداز ہوتے ہی بریوز تیزی سے ڈوبتے گئے۔ میسی کھیل پر چھا گیا۔ اس نے دوسرے ہاف میں دس پوائنٹ سکور کئے اور مخالف ٹیم کو بلاک کے ذریعے دس سے پندرہ پوائنٹ سے محروم رکھا۔ ولیپس نے ۹۴۔۱۰۰ سے میچ جیت لیا۔ وہ ولیپس کی لگاتار پانچویں فتح تھی۔ میں نے ٹیم کا ریکارڈ چھان مارا۔ ثابت ہوا کہ مسلسل پانچ فتوحات کا یہ پہلا موقع تھا۔

میں نے خبر بناتے ہوئے سرخی لگائی۔ "بھڑوں کا ڈنک مارنے کا نیا ریکارڈ۔" میں نے خبر میں واضح کیا کہ دس سال پہلے ایک بار ایسا ہوا تھا کہ ولیپس نے لگاتار چار میچ جیتے تھے اور وہ بٹسی ریفرٹی کے لئے واحد لمحۂ افتخار تھا۔

لیکن ٹیکس پیکوز کی عظیم ایڈیٹنگ کے نتیجے میں خبر کچھ یوں بنی۔ "یہ سنسنی میرے لئے ناقابلِ برداشت ہے۔" کوچ ریفرٹی نے لاکر روم میں ڈھیر ہونے سے پہلے کہا۔ "مجھے امید ہے کہ کامیابیوں کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔"

اپنا کالم پڑھ کر میں خود ہی ڈھیر ہو جانے کے سوا کیا کر سکتا تھا!

☆------☆------☆

بدھ کی رات ہم سخت مقابلے کے بعد سیورز سے ہار گئے۔ اس کے بعد ہم ہیلکس واپس آئے اور ہم نے گولڈن اسٹیٹ اور راکٹس کو شکست دی۔ میسی دونوں میچوں میں پورے کورٹ پر حاوی رہا۔ اس نے دونوں میچوں میں مجموعی طور پر ۳۶ پوائنٹ اسکور کئے۔ اس میں کریم عبدالجبار اسٹائل کا اسکائی ہک بھی شامل تھا اور دائرے سے باہر سے پلٹ کر دیکھے بغیر ایک لانگ شاٹ کے ذریعے باسکٹ بھی تھی۔ پروفیشنل کیریئر میں وہ دونوں اس کے پہلے شاٹ تھے۔ وہ ایک ایسی کلی کی طرح تھا جس نے بتدریج کھلنا شروع کیا ہو۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اگلی بار وہ کون سی نئی کوشش کرے گا۔ ہیوسٹن کے خلاف دوسرے ہاف میں اس نے کارنر میں پاس وصول کیا اور بٹسی کا صرف ایک ڈربل کا اصول بالائے طاق رکھ کر باسکٹ تک گیا اور تین پوائنٹ اسکور کئے۔

"اے......... یہ لالا تم نے کہاں سے سیکھا؟" سویٹ بیسل نے اس سے پوچھا۔

"آٹھویں کلاس میں سیکھا تھا۔" میسی نے جواب دیا۔



اس بار وہ ٹی وی انٹرویو کے لئے بھی تیار ہو گیا۔ انٹرویو میں مکالمے کچھ یوں رہے۔"

ٹی وی انٹرویور: برو' ہمیں اپنی نجی زندگی کے بارے میں کچھ بتاؤ۔

میسی: جی ہاں مادام' ضرور۔ میں ہیلتھ فوڈز میں اور موسیقی میں دلچسپی لیتا ہوں۔ مجھے مطالعہ پسند ہے (توقف) اور میں طویل چہل قدمی پسند کرتا ہوں۔

انٹرویور: یہ تو ہے (ہنسی) اچھا' تمہاری کامیابی میں بڑا دخل۔"

میسی: جی ابھی مجھے مکمل طور پر کامیابی نہیں ہوئی ہے لیکن مجھے جو کچھ بھی ملا ہے' اس میں میرے قد کا بڑا دخل ہے اور پھر مجھے دنیا کا عظیم کوچ میسر ہے۔ اس کے علاوہ ٹیم کے ساتھی بھی بہت اچھے ہیں۔

انٹرویور: میں نے تو سنا ہے کہ کھلاڑیوں کے درمیان اختلافات ہیں..........

میسی: جی نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔

انٹرویور: خاص طور پر آپ کے اور پرانے سینٹر کنگ کراؤڈر کے درمیان۔ آپ اس سلسلے میں کیا احساسات رکھتے ہیں؟

میسی: کنگ کراؤڈر کے متعلق؟"

انٹرویور: جی ہاں۔

میسی: میرا خیال ہے' وہ لیگ کے بہترین سینٹرز میں سے ہے۔ میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے اس کے پیچھے کھیلنے کا موقع ملا۔

کوئی صحیح الدماغ شخص کنگ کراؤڈر کو بہترین سینٹر قرار نہیں دے سکتا تھا بلکہ وہ بدترین سینٹرز میں سے ایک تھا لیکن میسی سے پہلے وہ ولیپس کی مجبوری تھا۔ دوسری بات یہ کہ اب کنگ' میسی کے پیچھے کھیل رہا تھا۔ میسی نے کنگ کی مجروح انا کا علاج کرنے کی کوشش کی تھی۔ پچھلے کچھ عرصے سے کنگ مسلسل ایک احمقانہ مطالبہ کر رہا تھا کہ اسے کسی اور ٹیم میں ٹرانسفر کر دیا جائے.......... پلیئر کے بدلے پلیئر والا ٹرانسفر! مسئلہ یہ تھا کہ اسے قبول کون کرتا لیکن یہ بات اسے کوئی سمجھا نہیں سکتا تھا۔ اس کا تو بس اصرار تھا.......... مجھے کھلاؤ یا ٹرانسفر کر دو.......... جیسے یہی دو راستے رہ گئے ہوں! حالانکہ تیسرا راستہ لیگ سے ریٹائر ہو کر عسرت کی زندگی بسر کرنے کا بھی تھا۔ یہ سب کچھ بے حد اداس کن تھا لیکن کراؤڈر کے لئے میسی کو باہر بٹھائے رکھنا تو نہایت

افسوس ناک ہوتا۔

میسی کا پہلا نیٹ ورک انٹرویو اتنا اچھا رہا کہ اسے مشہور پروگرام "لیکونک ونڈر" میں مدعو کیا گیا۔ لیکونک ونڈر نے میسی کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ایک کروڑ ناظرین کو مطلع کیا۔ "خواتین و حضرات! یہ ہے میرا بہت اچھا دوست' ولیپس کا بروس میسی۔ تو برد' اب مجھے بتاؤ..........."

"قطع کلامی کی معافی چاہتا ہوں۔" بروس نے نرم لہجے میں اس کی بات کاٹ دی۔ "لیکن جناب' میں آپ سے ابھی چند منٹ پہلے ہی تو ملا ہوں۔"

اس کے بعد انٹرویو ربجھ کر رہ گیا مگر وہ پہلا موقع تھا کہ ناظرین نے لیکونک ونڈر کو گنگ ہوتے دیکھا۔

☆------☆------☆



میسی اب زیادہ اور بہتر کھیل رہا تھا۔ اس کے پرستاروں کی ڈاک بہت بڑھ گئی تھی۔ پپر اور میں خط لکھنے کے بوجھ سے آزاد ہو گئے تھے۔ میں البتہ ان خطوط کے جواب کے سلسلے میں میسی کی مدد کرتا۔ اس کی دستخط شدہ تصاویر اور میچوں کے شیڈول لفافوں میں رکھتا۔

شیڈول اب کمر توڑ دینے والا تھا۔ بعض اوقات چھ راتوں میں چار میچ کھیلتے ہوئے' ہزاروں میل کی پروازیں ہوتیں' برف سے ڈھکے ہوئے رن وے ہوتے اور بعض اوقات کہر میں لینڈنگ ہوتی۔ اب جبکہ ٹیم متحرک ہو گئی تھی (بقول نک کے تاخیر سے ہوئی تھی۔ وہ اپنے کالم میں یہی لکھتا رہتا تھا) تو ایئرپورٹ پر پرستاروں کی خاصی تعداد موجود رہتی تھی۔ چند کھلاڑیوں کی بیویاں بھی موجود رہتیں۔ ایولین مانو' جو آن جونز جونز' عبدل کی بیوی عائشہ اور ان کا بیٹا فیض اکثر ہمیں رخصت کرنے آتے۔ کبھی ریڈ گرین کی بیوی ایمرالڈ بھی آجاتی تھی۔ مجھے اس کی آواز عجیب لگتی تھی۔

ٹیموں کے دورے کے دوران اکثر ایسی راتیں دیکھنی پڑتی ہیں جیسی مل واکی کے ہیڈ رچ پلازا میں ہم لوگوں نے گزاری۔ وہاں ایک کنونشن ہو رہا تھا' اس کی وجہ سے بہت رش تھا۔ ہم میں سے ہر شخص کو ٹاپ فلور پر ایک کوٹھری دے دی گئی۔ آدھی رات کے قریب میں نے سونے کی کوشش کی لیکن حبس بہت تھا۔ ہوا جیسے بالکل ٹھہری ہوئی تھی۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں استعمال شدہ ہوا میں سانس لے رہا ہوں۔ بیڈ بہت چھوٹا تھا۔ اوپر روف گارڈن میں سازندے راک بینڈ کی ریہرسل کر رہے تھے۔ وہ ایک ہی دھن ۷ ابار بجانے کے بعد صبح چار بجے کہیں خاموش ہوئے۔

صبح ہوتے ہوتے نیند آئی مگر تھوڑی ہی دیر بعد گھبراہٹ کی وجہ سے آنکھ کھل گئی۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے زندہ دفن کر دیا گیا ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ کمرے کی ہوا میں ۹۸ فیصد کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے۔ دروازے میں جوتا پھنسا کر اسے کھول کر میں

دوبارہ سو گیا۔ اس بار آنکھ گھنٹی کی وجہ سے کھلی۔ میں نے ریسیور اٹھایا ہوٹل کی استقبالیہ کلرک موسم کے متعلق تقریر کر رہی تھی۔

ناشتے کی میز پر مجھے اندازہ ہوا کہ صرف میں نے ہی سخت رات نہیں گزاری' ریڈ گرین بھی بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ پیٹ ٹاملز نے اپنی کافی میں جوس انڈیل لیا تھا۔ بٹسی ریفرٹی کا چہرہ جیسے پتھر کا ہو رہا تھا۔ حد یہ ہے کہ جونز جونز بھی خاموش تھا اور میسی............

"میسی کہاں ہے؟" میں نے بلند آواز میں پوچھا۔

"میسی؟" بٹسی نے دہرایا۔

"وہ تو نیچے آیا ہی نہیں۔" پیٹی نے کہا۔ ایسا کم ہی ہوتا تھا کہ میچ سے پہلے کا ناشتا کرنے کے لئے کوئی کھلاڑی نیچے نہ آئے۔ یہ ٹیم کی پالیسی تھی۔ کوئی نہ آتا تو اپنے ناشتے کا بل اسے خود ادا کرنا پڑتا۔

میں ناشتا چھوڑ کر اٹھا۔ میں نے ڈیسک کلرک سے میسی کے کمرے کا نمبر لیا اور اوپر چل دیا۔ پہلی دستک کا جواب نہ ملا تو میں نے زور سے دستک دی۔ میں نے سوچا' ممکن ہے' میسی کہیں گیا ہوا ہو مگر اسی وقت اندر سے آواز آئی۔ "کون ہے؟"

"میں سام ہوں۔"

"سام فوریسٹر؟"

"ہاں۔ بلیڈ مرر کا رپورٹر سام فوریسٹر۔ دروازہ کھولو۔ بات کیا ہے آخر؟"

"اپنا پریس کارڈ دروازے کے نیچے سے اندر دھکیلو۔"

"کم آن برو' مذاق مت کرو۔ دروازہ کھولو۔" میں جھنجلا گیا۔

مجھے ناب گھومتی نظر آئی پھر ہلکی سی چرچراہٹ سنائی دی' دروازہ ذرا سا کھلا اور مجھے لڑکے کے چہرے کی ایک جھلک نظر آئی۔ "کیا ہو رہا ہے بھئی؟" میں نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ آپ سنائیں' کیا ہو رہا ہے؟" اس کی آواز معمول سے کچھ بلند تھی۔

"تم ناشتے پر نہیں آئے؟"

"بس پیٹ میں کچھ گڑبڑ تھی۔" وہ جھجکتے سے بول رہا تھا۔ کوئی نہ کوئی گڑبڑ تھی ضرور۔



"کچھ کھایا یا نہیں؟"

"نہیں۔ بعد میں کھالوں گا۔"

"مجھے کھڑکی کے چھجے پر دودھ کی آدھی گیلن والی خالی بوتل اور سینڈوچ کی خالی تھیلی نظر آئی۔ "پیٹ میں گڑبڑ تھی اور اتنا کچھ کھا گئے؟" میں نے حیرت سے کہا۔

"یہ تو رات کی بات ہے۔ سونے سے پہلے............"

"میسی............ سچ سچ بتاؤ' کیا بات ہے؟"

اس نے مجھے گھور کر دیکھا۔ اس کا اپنا حال بہت برا تھا۔ لگتا تھا' سو نہیں سکا ہے۔ آنکھیں متورم تھیں۔ نہ جانے کیسے............ مگر میری سمجھ میں بات آ گئی۔ لڑکا اب کامیاب جا رہا تھا اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے نصیب میں کامیابی ہوتی ہی نہیں۔ قسمت کہہ لو یا اعمال' وہ خوش حالی برداشت نہیں کر پاتے یا خوش حالی انہیں برداشت نہیں کر پاتی۔ میسی کے پاس ضرور کوئی آیا تھا۔

"رات کوئی آیا تھا تم سے ملنے؟" میں نے نرم لہجے میں پوچھا۔

وہ کچھ منمنا کر رہ گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو؟"

اس نے مجھے یوں دیکھا جیسے پہلی بار میری موجودگی کا احساس ہوا ہو۔ "آئی ایم سوری مسٹر فوریسٹر۔"

"بات سنو۔ کچھ تو بتاؤ' ہم تمہاری مدد کریں گے۔ کلب تمہیں تحفظ فراہم کرے گا۔ ان کے پاس ایسے لوگ ہیں جو صرف یہی کام کرتے ہیں۔"

"کلب مجھے تحفظ فراہم نہیں کر سکتا۔" میسی نے ہیجانی لہجے میں کہا۔ وہ اٹھا اور اس نے میرا بازو تھام لیا۔ "پلیز............ مجھے تنہا چھوڑ دیں۔ پلیز!"

میں اپنے کمرے میں واپس آیا۔ میرے ذہن میں بہت سے امکانات چکرا رہے تھے لیکن ان میں سے کوئی سمجھ میں آنے والا نہیں تھا۔ کوئی میسی پر دباؤ ڈال رہا تھا لیکن کیوں؟ اور ٹریننگ کیمپ والے واقعے کے بعد سے وہ کہاں تھے اب تک؟ ممکن ہے' جب تک میسی الجھ الجھ کر گرتا رہا ہو تو انہوں نے اس کی پروا نہ کی ہو لیکن اب وہ ایک اچھے کھلاڑی کی حیثیت سے ابھر رہا تھا تو تیزاب والا واپس آ گیا ہو۔

میں نے اس کے کمرے کا نمبر ڈائل کیا لیکن جیسے ہی میں نے............ ہیلو برو'

میں سام بول رہا ہوں.......... کہا' اس نے ریسیور رکھ دیا۔

اگر میں نیویارک' لیگ آفس کو فون کرلیتا تو باقی سیزن میسی کو ایک سادہ لباس والے محافظ کی معیت مستقل برداشت کرنا پڑتی لیکن کوئی انجانی حس مجھے بتا رہی تھی کہ یہ مناسب نہیں ہوگا۔ میسی مجھے ہی وہمی اور پاگل قرار دے دیتا اور میری پوزیشن بہت خراب ہوجاتی۔ میرے مسائل ویسے ہی کچھ کم نہیں تھے۔

میں اپنے بستر پر بیٹھا ایک گھنٹا یہی سوچتا رہا کہ کوئی شخص جو خطرے میں ہو' خطرے میں گھرا رہنا کیونکر پسند کرسکتا ہے۔

پھر مجھے پانچ لاکھ ڈالر کی بیمہ پالیسی یاد آئی۔

انشورنس کمپنی خودکشی کی صورت میں رقم ادا نہیں کرتی لیکن قتل کی صورت میں تو بعض اوقات دگنی رقم ادا کی جاتی ہے۔

مگر مجھے یقین نہیں آرہا تھا۔ میں نے اپنے ذہن میں حقائق دہرائے۔ میرے الجھے ہوئے ذہن میں ایک خیال بار بار سر ابھار رہا تھا۔ میسی بیمے کی رقم کے لئے خود کو قتل کرانا چاہتا ہے۔ قتل بالارادہ مقتول!

☆------☆------☆

میچ دو بجے شروع ہوا۔ ولیپس بہت برا کھیلے۔ لگتا تھا' سب کا نیند سے برا حال ہے۔ باہر بینچ پر بیٹھا سٹرمانو اونگھتے اونگھتے دوبار نیچے گرا۔ سویٹ بیسل نے ایک پاس مخالف ٹیم کے فارورڈ کو اتنی کلیئر پوزیشن میں دیا کہ اپنے کسی کھلاڑی کو دیا ہوتا تو سیزن کا خوب صورت ترین پاس کہلاتا۔ جونز جونز یوں حرکت کررہا تھا جیسے زیر آب چہل قدمی کی کوشش کررہا ہو۔ میسی اپنی پرانی فارم میں واپس آگیا تھا۔ وہ بار بار پھسل کر گر رہا تھا۔ ولیپس کی طرف سے اچھا کھیلنے والا واحد کھلاڑی ریڈ گرین تھا۔

"بات بس اتنی سی ہے کہ ہمارے ہاتھ سے ایک میچ نکل گیا۔" ائرپورٹ پر کوچ نے جمائی لیتے ہوئے کہا۔ "لیکن بگڑا کچھ نہیں ہے۔"

اس کی بات درست تھی۔ ہم ہیوسٹن گئے اور راکٹس کو ۹۸-۶۶ سے شکست دی۔ میسی نے ۱۴ شاٹس بلاک کرکے ولیپس کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ سب سے بڑی بات یہ کہ وہ ڈل کورٹ پر قابض ہوکر ولیپس کے لیے بے - زیادہ تقویت کا باعث بنا تھا۔ میں نے اسے اتنی محنت ۔تے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ شاید اس طرح وہ کسی تک کوئی



پیغام پہنچانے کی کوشش کررہا تھا۔

یہ انداز جاری رہا۔ مغرب میں ہمیں تین فتوحات حاصل ہوئیں۔ میسی اپنے لمبے بازوؤں کی مدد سے شاٹس بلاک کرتا رہا۔ اس کے خلاف فاؤل بھی کیئے جاتے رہے لیکن اب جیسے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ وارلیرز کا واشنگٹن روبل ۴۰ منٹ تک اس کے کہنیاں مارتا رہا۔ میرا خیال ہے' میسی کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کے پیٹ میں سوراخ ہوگیا ہوتا۔ کھیل کے بعد میں نے میسی سے پوچھا۔ "روبل کے اسٹائل کے بارے میں کیا کہتے ہو؟"

"لیس سر۔ وہ بہت جان دار کھلاڑی ہے۔" میسی نے بے پروائی سے کہا۔

دو رات بعد لیکرز اس کے پیچھے پڑ گئے۔ ان کے تین کھلاڑی مسلسل اس کے خلاف فاؤل کرتے رہے لیکن میسی ٹس سے مس نہ ہوا۔ ہیلکس واپسی کی طویل فلائٹ کے دوران میں جسٹن فیل کے ساتھ بیٹھا۔ "کہو بھئی' تمہارے روم میٹ کا کیا حال ہے؟" میں نے فیل سے پوچھا۔

"ٹھیک ٹھاک ہے۔ بس کچھ بجھا بجھا رہتا ہے۔ کمرے میں رہتا ہے اور کیسٹ سنتا رہتا ہے۔" فیل نے بتایا۔

"میرا خیال تھا' تمہیں موسیقی بہت اچھی لگتی ہے۔"

"ایک ہی چیز بار بار سنی جائے تو لگتا ہے کہ وہ ہمارے دماغ سے نشر ہورہی ہے اور مسلسل چھ سات گھنٹے ایک چیز سننا۔ خدا کی پناہ!"

"کیا مطلب ہے تمہارا ایک ہی چیز سے؟"

"بانسری بھائی.......... صرف بانسری۔ شام کو بانسری' صبح بانسری' نہاتے وقت بانسری' پڑھتے وقت بانسری اور سوتے وقت بانسری۔ کبھی کبھی تو مجھے لگتا ہے کہ میں خود ایک بانسری بن کر رہ گیا ہوں۔"

"تم اسے ایئرفون لگانے پر آمادہ کیوں نہیں کرتے؟"

"میں نے کوشش کی تھی لیکن ائرفون فٹ نہیں آئے اس کے۔ اس کا سر بہت بڑا ہے۔ سو ہم نے سمجھوتا کرلیا۔ وہ باتھ روم میں دروازہ بند کرکے اور نل چلا کر بیٹھتا ہے اور دھیمی آواز میں کیسٹ بجاتا ہے۔ اس کے باوجود میری سماعت بانسری سے محفوظ نہیں رہتی۔ بات سمجھ میں نہیں آئی سام' وہ بانسری کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے؟"

میں وجہ جانتا تھا لیکن خاموش رہا۔ یہ لبو کا راز تھا۔ وہ اسے راز رکھنا چاہتا تھا تو یہی سہی اور اس کے پاس رازوں کی کمی نہیں تھی۔

☆------☆------☆

ہیلکس واپس پہنچ کر میں بلیڈ مرر کے دفتر گیا۔ ٹیکس پکیوز میرا ہاتھ تھام کر مجھے اپنے دفتر میں لے گیا۔ "فوریسٹر' اس وقت وہ لڑکا میسی ہاٹ کیک بنا ہوا ہے۔" اس نے کہا "ہمیں اس کی زندگی پر فیچر چاہئے۔"

"یہ قبل از وقت ہے ٹی پی۔" میں نے تیزی سے سوچنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "وہ ایک آتش فشاں کی طرح ہے جو............ فی الوقت خاموش ہے۔ البتہ ذرا سی تحریک سے وہ پھٹ بھی سکتا ہے۔ ایسا رسک کیوں لیتے ہو؟"

"اس لئے کہ ہم باسکٹ بال کی ٹیم نہیں' اخبار چلا رہے ہیں۔" ٹیکس نے تنبیہی انداز میں انگلی لہراتے ہوئے کہا۔ "تم پیدائش سے لے کر اب تک اس کے متعلق جو کچھ بھی معلوم کر سکتے ہو' کرو۔ سب کچھ!"

میں خاموش رہا۔

"تمہیں احساس ہے کہ ہمارے قارئین اس کے بارے میں کتنا کم جانتے ہیں۔"

"وہ جانتے ہیں کہ اس کا کھیل بہتر ہو رہا ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ ویسپس کو فائنل تک پہنچا سکتا ہے۔ اور وہ کیا جاننا چاہتے ہیں؟" میں اگنس رچرڈسن' میسی کے نروس بریک ڈاؤن' اس کے باپ اور تیزاب والے بدمعاش کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میں نے سوچا' چین کو سونے ہی دو۔

"فوریسٹر' مجھے یہ فیچر چاہئے' خواہ کتنا ہی مہنگا ہو۔"

"مسٹر پکیوز............ اگر............"

"تم یہ فیچر لاؤ۔ اب یہ تمہاری اولین ذمے داری ہے۔ سمجھے؟"

"تو اب میں میچوں کی کوریج چھوڑ دوں؟"

"اس کی ضرورت نہیں۔ فارغ اوقات میں میسی پر کام کرو۔ ہم تمہیں بارہ ہزار ڈالر سالانہ یونہی تو نہیں دے رہے ہیں۔"

گھر واپس آتے ہوئے میں ان معلومات کے متعلق سوچتا رہا جو میرے پاس تھیں اور میں نے انہیں قارئین تک نہیں پہنچایا تھا۔ میرے اندر کے جرنلسٹ اور شخصیت



پرست کے درمیان کب سے جنگ ہو رہی تھی۔ شخصیت پرست حاوی تھا اور اس چکر میں' میں یہ بھول گیا تھا کہ مجھ پر میرے اخبار کے بھی کچھ حقوق ہیں اور قارئین کے لئے بھی میرے کچھ فرائض ہیں۔

مگر کیسے حقوق؟ انہیں علم ہونا چاہئے تھا کہ میسی بحیثیت کھلاڑی نکھر رہا ہے۔ اس نے ہیوسٹن کے خلاف ۱۴ شاٹس بلاک کئے ہیں اور یہ کہ وہ ویسپس کو فائنل تک پہنچا سکتا ہے لیکن انہیں یہ جاننے کا حق تو نہیں تھا کہ میسی کو اس کے باپ نے تقریباً توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ انہیں اس کے نروس بریک ڈاؤن کے متعلق جاننے کا تو حق نہیں تھا۔ انہیں یہ جاننے کا حق بھی نہیں تھا کہ میسی کی زندگی کو کوئی خطرہ لاحق ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ میں نے وہ معلومات بھی چھپالی تھیں جن کے حصول کے لئے بلیڈ مرر نے مجھے نیو آرلینز بھیجا تھا مگر اس وقت میں بظاہر خالی آیا تھا تو کسی کو پروا بھی نہیں ہوئی تھی۔ ان دنوں میسی محض ایک عجوبہ تھا مگر اب وہ ایک اسٹار کا روپ دھار رہا تھا۔ صورتِ حال بدل چکی تھی۔

خوب سوچنے کے بعد مجھے تسلیم کرنا پڑا کہ مجھے فیچر بہرحال لکھنا ہوگا۔ میں نہیں لکھوں گا تو ٹنک اسٹورن لکھے گا' پیٹ ٹائلز لکھ دے گا اور مجھے میرے اپنے میدان میں شکست ہو جائے گی اور پھر ٹنک لکھے گا تو بے رحمی سے لکھے گا۔

میں نے جو میسی کی فائل بنائی تھی' اس کا جائزہ لیا۔ پھر میں نے عنوان تجویز کیا............ لبو کی بلندی! بروس میسی لڑکا ہی تھا کہ اس کے باپ............ میں نے فیچر کا آغاز کیا مگر ٹھٹک گیا۔ میں جانتا ہی کیا تھا؟ جو کچھ لوگوں کے ذریعے مجھے معلوم ہوا تھا۔ میں فیچر لکھنا چاہتا تھا لیکن یہ ضروری تھا کہ کام ٹھیک طرح سے کیا جائے اور ایک طریقہ میری سمجھ میں آ گیا تھا۔ میں نے رکسونا گارفیل کا نمبر ڈائیل کیا۔ "رکسونا' تم ایک فیچر کے سلسلے میں میری مدد کر سکتی ہو؟" میں نے بلا تمہید پوچھا۔

"میں حاضر ہوں۔ کام بتائیں۔" رکسونا نے کہا۔

"میں میسی پر فیچر لکھ رہا ہوں۔"

"اوہ برو۔" اس نے کہا۔ چند لمحے خاموشی رہی۔ پھر وہ بولی۔ "ٹھیک ہے' کیوں نہیں لیکن آپ کو اس سے ہمدردی ہے نا؟ آپ اسے پسند کرتے ہیں نا؟ آپ اسے بہت اچھا انسان سمجھتے ہیں نا؟"

"ظاہر ہے۔ نہ سمجھتا ہوتا تو اس پر فیچر کیوں کرتا لیکن تم تو جانتی ہی ہو' وہ اپنے بارے میں بات کرنا پسند نہیں کرتا۔"

میں نے رازداری کی قسم کھائی اور میچ کے بعد اس سے ملاقات طے کر لی۔ میں نے ڈلسی کو یہ بات بتائی تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگی۔ "تم وہی ہو نا جو ڈامن ریتان کا قول دہراتے تھے.......... ایک نشے میں بدمست سرجن اپنے نشتر سے جتنا نقصان پہنچا سکتا ہے' اس سے کہیں زیادہ نقصان ایک غیرذمے دار رپورٹر اپنی تحریر سے پہنچا سکتا ہے۔ تمہیں اب بھی اس پر یقین ہے سام؟"

"بالکل ہے لیکن ایک رپورٹر کے لئے اسٹوری کا حصول بھی ضروری ہوتا ہے۔"

وہ پاؤں پٹختی ہوئی باتھ روم میں گئی اور دروازہ بند کرلیا۔ "سنو ہنی!" میں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ "میں اسے نقصان تو نہیں پہنچا رہا ہوں۔ میں تو بے ضرر سے سوالوں کے جواب چاہتا ہوں۔ مثلاً اس نے پیانو کیوں چھوڑا؟ اس کا باپ کہاں ہے؟ وغیرہ وغیرہ"

"اور وہ دھمکی دینے والا شخص؟"

"اس موضوع کو تو میں چھیڑوں گا بھی نہیں۔ سچ کہہ رہا ہوں۔"

ڈلسی نے دروازہ تھوڑا سا کھولا۔ "تو تم اس کے احساسات کو ٹھیس نہیں پہنچاؤ گے؟"

"جان' میں تو اس کا احترام کرتا ہوں۔ میں نے اب تک اس کی نجی زندگی کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا ہے۔"

"ہاں' یہ کسی حد تک درست ہے۔"

"اور یہ بھی سن لو کہ ہوگا کیا۔ جیسے ہی لوگوں کو احساس ہوگا کہ میسی اسپورٹس کی دنیا کا ہاٹ کیک بن گیا ہے' کوئی بھی شخص اچانک سامنے آئے گا اور میسی کی داستان پوری جزئیات سمیت اگل دے گا۔ ممکن ہے' وہ اس کا باپ ہو' چچا ہو یا کوئی تھرڈ کزن' اور میں رہ جاؤں گا۔"

"تو کیا؟ ہم مطمئن اور آسودہ تو ہوں گے۔"

"ہاں۔ بے روزگاری میں بڑی آسودگی ہوتی ہے۔" میں نے بھنا کر کہا۔



☆------☆------☆

میں جانتا تھا کہ بروس سے اپنی گفتگو ریکارڈ کرنے کی فرمائش قبول کرنا رکسونا کے لئے آسان نہیں ہوگا لیکن یہ بھی تھا کہ موسیقی میں اعلیٰ مقام حاصل کرنا رکسونا کا خواب تھا اور اس کے لئے اسے رقم کی ضرورت تھی اور رقم کی ہمارے اخبار کے پاس کمی نہیں تھی۔

"اخلاقاً یہ کوئی اچھی بات تو نہیں۔" میں نے اسے کافی پلانے کے بعد کہا۔ "لیکن یہ بات تم بھی سمجھتی ہو کہ میسی بہت اہم ہے۔ وہ باسکٹ بال کو بدل سکتا ہے۔"

اور رکسونا یہ بات خوب سمجھتی تھی۔ اس کا تعلق ایک ایسے گھرانے سے تھا جو کھیلوں کے دیوانے تھے۔

"وہ اب بھی تم سے بانسری سنتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں۔ تقریباً ہر میچ کے بعد سنتا ہے اور جب میں حالتِ ارتکاز میں ہوتی ہوں تو میرے بکس میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتا ہے۔ پھر وہ مجھے گھر چھوڑنے کے لئے چلنے کی پیش کش کرتا ہے اور میں کسی نہ کسی بہانے اسے منع کردیتی ہوں۔"

"کیوں؟"

"کاش مجھے معلوم ہوتا۔ میں اسے پسند کرتی ہوں' اس سے بات کرنا اچھا لگتا ہے لیکن اس کے ساتھ چلنا.........." وہ کہتے کہتے رک گئی۔

"کبھی کبھی مجھے بھی یہی احساس ہوتا ہے۔" میں نے کہا۔

"اس کی وجہ بروس نہیں' لوگوں کا لفنگا پن ہے۔ وہ اسے یوں دیکھتے ہیں جیسے وہ انسان نہ ہو۔ ان کے رویے پر مجھے خود سے شرم آنے لگتی ہے۔"

بہرحال' میں نے رکسونا کو گفتگو ٹیپ کرنے پر قائل کیا اور اسے ایک کیسٹ ریکارڈر اور دو کیسٹ بھی دے دیئے۔ اس کے علاوہ اس کی باکس میں بیس ڈالر بھی ڈال دیئے۔

تین دن بعد ہم وعدے کے مطابق اخبار بلیڈ مرر کی لابی میں ملے۔ رکسونا نروس تھی۔ اس نے تمام چیزیں مجھے تھمائیں اور فوراً ہی رخصت ہوگئی۔ رخصت ہوتے وقت اس نے گڈبائی کہنے کے بجائے ویسا ہی اشارہ کیا تھا جیسا میسی کرتا تھا۔ میں نے اوپر جا کر پہلا باکس کھولا تو اس میں سے بیس ڈالر کا نوٹ گرا۔ میں نے کیسٹ لگا کر کیسٹ

پلیئر آن کردیا۔

کیسٹ سے رکسونا کی آواز ابھری۔ صاف اور واضح۔ "سام! آئی ایم سوری۔ میں نے وعدہ کیا تھا اور نبھانے کی غرض سے کیا تھا لیکن میں ایسا نہیں کر سکتی۔ دیکھو' چند روز پہلے میسی میرے لئے ایک عام آدمی تھا' میں اسے کیا اہمیت دیتی جبکہ میں اسے جانتی ہی نہیں تھی۔ اب ہمارے درمیان گفتگو ہو چکی ہے اور اب معاملہ مختلف ہے۔ میں جانتی ہوں کہ لکھنا تمہارا کام ہے مگر مجھے امید ہے کہ تم میسی کے متعلق نہیں لکھو گے۔ پلیز سام' پلیز! اسے اس کے حال پر چھوڑ دو..........."

میں احمقوں کی طرح بیٹھا دیر تک خالی کیسٹ کی سرسراہٹ سنتا رہا۔ پھر میں بڑبڑایا۔ "کیوں نہیں۔ میں میسی کو اس کے حال پر چھوڑوں گا۔ میں کم سے کم لکھوں گا لیکن کسی روز مجھے میری اپنی کہانی پر دوسروں کے ہاتھوں شکست ہو گی اور میں نوکری تلاش کرتا پھروں گا۔"

☆======☆======☆

تیس میچ باقی رہ گئے تھے اور ولیپس تیسری پوزیشن پر آ گئے تھے لیکن اب بھی ان کا سلیٹس کی جگہ دوسری پوزیشن پر پہنچنا اور فائنل کھیلنا بہت دور کی بات معلوم ہوتی تھی۔ پوزیشن یہ تھی۔ نکس نے ۴۰ میچ جیتے اور ۱۲ ہارے تھے۔ سلیٹس نے ۳۲ میچ جیتے اور ۲۰ ہارے تھے ولیپس نے ۲۴ میچ جیتے اور ۲۸ میچ ہارے تھے۔

میں جنرل منیجر ڈریس گاٹلز سے ملنے اس کے دفتر گیا۔ وہ پریشان بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے مزاج پرسی کی۔ "یہ لوگ تو مجھے پاگل کر دیں گے" اس نے کہا۔ پھر میری طرف ایک ٹیلی گرام بڑھا دیا۔ میں نے ٹیلی گرام پر نظر ڈالی۔

"ولیپس کی انتظامیہ ایک ایسے کھلاڑی کو لیگ میچوں میں کھلا رہی ہے جس کی شمولیت کو غیر قانونی طور پر دوسری ٹیموں سے چھپایا گیا تھا کھیل کو مسخ کرنے کی اس کوشش پر بوسٹن سلیٹس احتجاج کرتے ہیں۔"

"یہ کیا ہے؟" میں نے گاٹلز سے پوچھا۔ "کوئی احمقانہ مذاق؟"

"سلیٹس کے جنرل منیجر سے اس قسم کے مذاق کی توقع کی جا سکتی ہے؟" گاٹلز نے سنجیدگی سے کہا۔ "یہ پیٹ میک گریڈی نے بھیجا ہے.......... کمشنر کے نام۔"

"اور کمشنر نے اس سلسلے میں کیا کیا؟"



"آف دی ریکارڈ رکھنے کا وعدہ کرو تو بتاؤں۔"

میں نے ہچکچاتے ہوئے وعدہ کر لیا۔ نہ کرتا تو گاٹلز مجھے کچھ بھی نہ بتاتا۔

"یہ احتجاج ایک ٹیم کی طرف سے نہیں' گیارہ ٹیموں کی طرف سے کیا گیا ہے۔ کمشنر نے ان گیارہ ٹیموں کی خفیہ میٹنگ بلالی۔"

"خدا کی پناہ!" مجھے درحقیقت شاک لگا۔ "میٹنگ کب ہو رہی ہے؟"

"گزشتہ رات ہو چکی۔ وہ نہیں جانتے کہ ہمیں معلوم ہے لیکن میرے اپنے ذرائع ہیں۔ بعد غور و خوض کے بعد جب انہیں اندازہ ہوا کہ وہ میسی کو باہر نہیں بٹھا سکتے تو انہوں نے باسکٹ کو اونچا کرنے اور کورٹ کو بڑا کرنے کی باتیں شروع کر دیں۔ سوچو تو.......... میچ سیزن میں کیسی باتیں کر رہے ہیں خبیث۔"

"اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کتنے خوف زدہ ہیں۔"

"یہ تو ہے۔ میرے آدمی نے بتایا ہے کہ گیارہ جنرل منیجر' کمشنر اور این جی اے آفس کے سات آٹھ عہدے دار رات بھر کی میٹنگ کے بعد صرف ایک بات پر متفق ہوئے یعنی اس پر کہ میسی اس کھیل کو تباہ کر رہا ہے۔" گاٹلز نے ایک لمحے توقف کیا پھر بولا۔ "سونکس کے جو کو کوریل نے کہا کہ میسی سے جان چھڑانے کے لئے تو کسی اجرتی قاتل سے مدد لینی چاہئے۔"

"مذاق کر رہا ہو گا وہ۔" میرے تصور میں فوراً تیزاب والے بدمعاش کا ہیولا لہرا گیا۔

ظاہر ہے لیکن کسی دانشور نے کہا ہے کہ مذاق میں کہی گئی باتیں آدمی کے عزائم کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔

"لیکن ان ٹیموں کے پاس ہمارے خلاف کوئی مضبوط کیس تو نہیں ہے؟"

"نہیں ہے لیکن ان کے پاس طاقت تو ہے۔" گاٹلز نے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ "طاقت تو بغیر کسی کیس کے کسی پر بھی چھری چلا سکتی ہے۔"

"مجھے آج تک یہ پتہ نہیں چلا کہ تم نے میسی کو سائن کیسے کیا؟ یہاں تو درجنوں ٹیمیں اسٹار سینٹرز کی تلاش میں سرگرداں رہتی ہیں۔"

"یہی تو بات ہے۔" گاٹلز نے پھر میز پر غصہ اتارا۔ "جب وہ نمودار ہوا تو وہ اسٹار سینٹر نہیں تھا۔ اس میں کسی نے بھی دلچسپی نہیں لی۔ خود ہماری دلچسپی واجبی سی

تھی۔ پھر بٹسی نے اس میں کچھ دیکھا اور ہمیں قائل کیا۔"

"تمہارا مطلب ہے' اسے لینے کی کسی نے خواہش نہیں کی۔ یا یوں ہے کہ تم نے اسے چھپا کر رکھا؟"

گانٹز عیاری سے مسکرایا۔ "یہ بات بس میرے اور تمہارے درمیان رہنی چاہئے۔ ہم نے لیگ میں سب کو یہی بتایا کہ ہمارے درمیان ایک آٹھ فٹا ہے جو گیند سے کسی گودام کی دیوار کو بھی نشانہ نہیں بنا سکتا۔ سب نے یقین کرلیا ہماری بات پر۔ کچھ لوگ تمسخر کے مارے آئے۔ انہوں نے میسی کو کھیلتے دیکھا اور ہنستے ہنستے پاگل ہو گئے۔"

میں باہر نکلا' تب بھی کمشنر کے نام سلیٹس کے ٹیلی گرام کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میں خالی کورٹ کی طرف جانکلا جہاں کین ہولر بینر لگا رہا تھا۔ دراصل آج رات کا میچ ٹی وی پر دکھایا جانے والا تھا۔

"ہیلو سام!" کین نے کہا۔ "تم نے نکس کے متعلق سنا کچھ؟"

"ہاں۔ سنا ہے کہ وہ میسی کے کھیلنے پر معترض ہیں۔"

"یہ بات نہیں۔ صبح ان کے ایک آدمی سے میری بات ہوئی تھی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ نکس' میسی کے تنازعے سے بور ہو چکے ہیں۔ وہ خود اسے دیکھ لیں گے۔"

"دیکھ لیں گے' کیا مطلب ہوا؟" میں نے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم۔"

"یہ تو دھمکی معلوم ہوتی ہے۔"

وہاں سے میں ٹہلتا ہوا پریس روم کی طرف چلا گیا۔ کین ہولر کی بات کو میں اہمیت نہیں دے سکتا تھا۔ وہ باتوں کا مفہوم سمجھے بغیر انہیں نشر کر دینے کا عادی تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ نیویارک کی ٹیم ولیپس جیسی تیسرے درجے کی ٹیم کے اس طرح ابھرنے پر تپ رہی ہو گی۔

ٹیمیں ہی کیا' بہت سے لوگ بھی اپ سیٹ تھے۔ اب میسی محض ایک غیر معمولی قد کا انسان نہیں رہا تھا' اب وہ پروفیشنل کھلاڑیوں کی طرح کھیل رہا تھا۔ بوسٹن میں ایک تماشائی نے اس کے قدموں میں سانپوں کی ایک پٹاری چھوڑ دی تھی۔ فلاڈلفیا میں ایک بوڑھی عورت نے اس سے کہا تھا۔ "جانور........... اب اپنے پنجرے میں



واپس جاؤ" بفیلو میں لوگ تصوراتی فاؤل نہ دینے پر ریفری کو گالیاں دیتے رہے تھے۔ واشنگٹن میں اس پر بیئر کی خالی بوتلیں پھینکی گئی تھیں۔ شکاگو میں ایک رات کھیل کے دوران ایک چاقو اسے چھوتا ہوا گزر گیا تھا۔ میسی کا کہنا تھا کہ اسے پتا ہی نہیں چلا۔

"ارے........... یہ تماشائی لوگ کبھی کبھی جذباتی بھی ہو جاتے ہیں" اس نے بے پروائی سے کہا تھا۔ مجھے اس کے تحمل پر حیرت ہوتی تھی۔ اسے اس کھیل میں صرف پانچ ماہ ہوئے تھے اور وہ جان گیا تھا کہ پرستاروں کی جذباتیت کتنی تند ہو سکتی ہے۔ جذباتیت کے ان گنت واقعات ریکارڈ پر ہیں۔ ایک ٹیم کے پرستار نے ٹیم کی مسلسل خراب کارکردگی پر جذباتی ہو کر خودکشی کرلی تھی۔ بیس بال کے ایک دیوانے نے ایک شخص کا بھیجہ اڑا دیا تھا اور چار افراد کو زخمی کر دیا تھا۔ پولیس کے استفسار پر اس نے کہا تھا' انہیں میری پسندیدہ ٹیم کا یوں مذاق اڑانے کی جرأت کیسے ہوئی آخر؟ ولیپس کا ایک پرستار پانچ سال تک اس سے امیدیں باندھے رہا اور جب تھک گیا تو ڈی ڈی ٹی پی کر جان سے گزر گیا۔ لوگ ایسے ہی دیوانے ہوتے ہیں۔

اور جب ولیپس جیسی گئی گزری ٹیم اچانک ہی جیتنا شروع کر دے تو اجتماعی' ہسٹیریا کی سی کیفیت ہوتی ہے۔ ہر انسان خود کو شکست خوردہ تصور کرتا ہے اور اس دن کی آس میں جیتا ہے جب وہ ابھرے گا' جیتے گا اور جب ایسا نہیں ہوتا تو وہ یہ خواب کسی ٹیم کے سپرد کر دیتا ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے۔

ہیلکس میں اب لوگ میسی کو دیکھ کر تالیاں بجاتے تھے۔ وہ ان کا ہیرو تھا۔ ان کے خواب کا امین! وہ چہل قدمی کے لئے نکلتا تو لوگ اسے دیکھ کر رک جاتے۔ میسی کسی سے ہاتھ نہیں ملاتا تھا۔ وہ انگلی کا مخصوص اشارہ کرتا۔ بچوں کو البتہ وہ آٹوگراف دیتا لیکن پلٹ کر دیکھتا رہتا' جیسے دھڑکا ہو کہ کوئی اس کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہے۔

☆======☆======☆

اس رات ہم اپنا سیزن کا ۵۳ واں میچ کھیل رہے تھے۔ نکس کے خلاف۔ تماشائی میچ سے دو گھنٹے پہلے اس گیٹ کے باہر جمع ہو گئے تھے جہاں سے کھلاڑی داخل ہوتے ہیں۔ ان میں بیشتر صرف میسی کو دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ میسی آیا تو رکسونا اس کے ساتھ تھی۔

ڈریسنگ روم میں پیٹی' بیسل کی پنڈلیوں پر ٹیپ لپیٹتے ہوئے مسلسل دہرا رہا تھا

"میں ایک جیتنے والے کی ٹیپنگ کر رہا ہوں۔ اس میں شک و شبے کی کوئی گنجائش نہیں۔ میں ایک ونر کو ٹیپ میں لپیٹ رہا ہوں۔ اے......... اپنا تختہ سیدھا رکھو۔"

"تمہارا خیال ہے' ہم جیت سکتے ہیں؟" بیسل نے اس سے پوچھا

"بیسٹی......... مجھے یقین نہیں آتا۔ پھر کہو۔" وہ بے چارہ بے یقینی اور یقین کے درمیان جھول رہا تھا۔ "پلیز......... ایک بار پھر کہو' پلیز!" وہ گڑگڑایا۔

"میں ایک ونر کی ٹیپنگ کر رہا ہوں۔ اس ٹیبل پر صرف جیتنے والے ہی لیٹتے ہیں۔ اگر تم ونر نہیں ہو تو اٹھ جاؤ یہاں سے۔" بیسٹی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ سننا بہت اچھا لگا ہے مجھے۔" بیسل نے ممنونیت سے کہا۔ "کاش......... کاش مجھے یقین آ جائے اس پر۔"

باہر نک' پریس ٹیبل پر بیٹھا اپنے ٹائپ رائٹر کو سیٹ کر رہا تھا۔ جانسن اور پنسلوانیا مورگن' پریس ایجنٹ جیک کاربن سے گفتگو کر رہے تھے۔ اسٹینڈز تین چوتھائی بھر چکے تھے۔

"تمہارا کیا خیال ہے' ہم فائنل کھیل سکیں گے یا نہیں؟" میں نے نک سے پوچھا حالانکہ مجھے اس کا جواب معلوم تھا۔ جواب وہ صبح کے اپنے کالم میں دے چکا تھا لیکن مجھے دشمن کے چٹکی لینا اچھا لگتا ہے۔

"میں تمہیں اشارے سے جواب دوں گا۔" نک نے میرے چہرے پر سگریٹ کا دھواں چھوڑتے ہوئے کہا۔ "میں نے تو اس کھیل کی خبر کی شہ سرخی بھی پہلے ہی لکھوا دی ہے۔ تم بھی سن لو......... شہ سرخی......... بلبلہ پھوٹ گیا' کہو' ہے نا زوردار؟"

"کچھ زیادہ ہی زوردار ہے۔ یہ بتاؤ' ولیپس جیت گئے تو کیا کرو گے؟ شہ سرخی تبدیل کرو گے؟"

"ایسا ہوگا ہی نہیں۔"

نک کا مسئلہ یہ تھا کہ اس نے اپنی تحریروں کے جال میں خود کو بری طرح الجھا لیا تھا۔ سیزن کے پہلے ہاف کے دوران اس نے رنگروٹ سینٹر میسی کے حوالے سے ولیپس کا بہت مذاق اڑایا تھا۔ اب وہ یہ تسلیم بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ غلطی پر تھا۔ ٹیم فائنل میں پہنچ جائے تو اس کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہوتا۔



دوسری طرف میں نے ابھی تک میسی پر مطلوبہ فیچر کے سلسلے میں کام شروع نہیں کیا تھا۔ نیکس پیکوز اس سلسلے میں شور مچا رہا تھا۔ اس نے مجھے جو مہلت دی تھی' اس میں صرف دو دن باقی تھے۔

ہیلکس میں تماشائی زبردست موڈ میں تھے۔ وہ ریفریوں پر ہوٹنگ کر رہے تھے۔ ابراہام گروس اپنے ۱۶ سیٹوں والے باکس میں بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ شہر کے چند متمول افراد' میئر اور کونسل کے تین ممبر بیٹھے تھے۔

کھیل شروع ہونے کے دو سیکنڈ کے اندر کین ہولر کی بات میری سمجھ میں آ گئی۔ جمپ کے موقعے پر نکس کا اورین ہالیڈے نیم دلی سے گیند کی طرف بڑھا۔ اس دوران اس نے پوری طبیعت سے اپنی کہنی میسی کے ماری جو ناف سے ذرا نیچے لگی۔ میسی کے چہرے پر اذیت کا سایہ سا لہرایا مگر اس نے بہت تیزی سے خود کو سنبھال لیا۔ دسویں سیکنڈ میں اس نے جسٹن فیل سے اونچا لابنگ پاس وصول کیا اور بڑی صفائی سے ڈنک کر دیا۔ ڈنک کرنے کے بعد وہ ڈیفنس کی طرف جا رہا تھا کہ نکس کے گارڈ فالکز نے اس کی ٹانگوں کے بیچ میں اپنی ٹانگ پھنسا دی۔ میں فاؤل کی وسل کا انتظار کرتا رہا لیکن دونوں ریفری پوزیشن پر نہیں تھے۔

جیسے جیسے میچ آگے بڑھا' صورتِ حال واضح ہوتی گئی۔ دونوں ریفری فیصلہ کر کے آئے تھے کہ میسی کو کچل دیا جائے۔ فاؤل میسی کے خلاف ہوتا اور وہ میسی کا فاؤل دیتے اور میسی کے خلاف سنگین فاؤل کئے جا رہے تھے......... مہلک فاؤل! بٹسی چیخ چیخ کر احتجاج کر رہا تھا۔

ہاف ٹائم کے قریب نکس تین پوائنٹ کے فرق سے آگے تھے۔ اورین ہالیڈے کھلم کھلا میسی کو تباہ کرنے کے درپے تھا۔ رکاوٹوں کے باوجود میسی بہت اچھا کھیل رہا تھا۔ پہلے ہاف کے آخری لمحوں میں اس نے اسکور ۴۴۔۴۴ کر دیا۔

تیسرے کوارٹر کے آغاز میں ریڈ گرین کو ریفری نے باہر کر دیا۔

ابراہام گروس کے باکس میں کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ گروس مضطربانہ ٹہل ٹہل کر ریفریوں کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ پھر اس نے اشارے سے ڈریس گائلز کو بلایا۔ چند لمحے بعد ہیلکس کے پبلک ایڈریس سسٹم پر اناؤنسمنٹ کیا جا رہا تھا۔

"اٹینشن پلیز' ہم آپ کی توجہ وی آئی پی باکس کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں

جہاں کلب کے اونر مسٹر ابراہام گروس ٹیلی فون پر کمشنر سے احتجاج کر رہے ہیں۔"

تماشائیوں نے تائیدی نعرے لگائے اور باکس کی طرف دیکھا جہاں گروس ماؤتھ پیس میں بلبلا بلبلا کر کچھ کہہ رہا تھا۔ اس وقت ریفری' میسی کے خلاف چار اور ہالینڈ اور فالکنر کے خلاف ایک ایک فاؤل دے چکے تھے۔ ٹیم کے اعتبار سے ویلیپس نے ۱۴ اور نکس نے ۸ فاؤل کئے تھے' یہ جانب داری کی انتہا تھی۔

تیسرا کوارٹر شروع ہوتے ہی میسی نے سٹر کو پاس دیا اور سٹر نے دو پوائنٹ اسکور کر کے ویلیپس کو لیڈ دلادی۔ نکس نے جوابی حملہ کیا لیکن ہالیڈے کے مِس کرنے کے بعد میسی نے جونز جونز کو پاس دیا۔ ہماری لیڈ چار تک پہنچ گئی۔

اگلے چند سیکنڈ میں میسی نے دو شاٹس بلاک کئے۔ تماشائیوں کے نعروں اور تالیوں کی گونج میں بیسل اور جونز بہت ہوشیاری سے ایک دوسرے کو پاس دیتے اور نکس کے کھلاڑیوں کو ڈاج دیتے آگے بڑھے پھر انہوں نے میسی کو پاس دیا جس نے ڈنک کر دیا۔ اسکور ویلیپس کے حق میں ۵۶-۶۲ ہو گیا۔

گیند نکس کے پاس تھی۔ میسی' ہالیڈے کو کور کر رہا تھا۔ وہ ایک پاس روکنے کے لئے اچھلا تو ہالیڈے نے اس کی ٹانگیں سمیٹ دیں۔ میسی دھڑ سے نیچے گرا۔ ریفری ماربلے نے وسل بجائی۔ اسی وقت فالکنر نے گرے ہوئے میسی کو گھٹنوں پر پوری قوت سے ٹھوکر رسید کی۔ میسی دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے پلٹ کر سیدھا ہو گیا۔

پیٹی سیاہ بیگ لئے گرے ہوئے میسی کی طرف لپکا۔ میسی اٹھ کر بیٹھا مگر اس کے دونوں ہاتھ اب بھی اپنے چہرے پر تھے۔ پیٹی نے اس کے ہاتھ ہٹائے تو اس کا لہولہان چہرہ دیکھ کر میں تھرا گیا۔ ان کے دونوں نتھنوں سے سرخ' جیتا جاگتا' گاڑھا خون ابل رہا تھا۔ پیٹی نے اس کے چہرے پر تولیا ڈالا اور اسے ڈریسنگ روم کی طرف لے چلا۔

میرے لئے کھیل پر توجہ مرکوز رکھنا بہت دشوار تھا۔ میسی کا لہولہان چہرہ بار بار میری نگاہوں میں گھوم رہا تھا۔ ریفری نے ایک احسان کیا تھا۔ ویلیپس کے کلیدی کھلاڑیوں کے زخمی ہو کر باہر ہوتے ہی اس نے ہالیڈے کو بھی باہر کر دیا تھا لیکن اس نے پہلے ہی سخت قدم اٹھالیا ہوتا تو میسی کے زخمی ہونے کی نوبت ہی نہ آتی۔

نکس بہت گندے شاٹس کھیل رہے تھے لیکن میرے ذہن میں صرف ایک خیال تھا......... کیا بلبلہ واقعی پھوٹ جائے گا۔ میں کھیل پر توجہ نہیں رکھ پا رہا تھا لیکن



ویلیپس نے میسی کے بغیر بھی میچ جیت لیا۔ اسکور ۱۱۹-۱۲۱ تھا۔ سویٹ بیسل نے ۳۱ پوائنٹ اسکور کیے تھے۔ ہر اسٹار ٹرڈبل فگر میں تھا۔

میں خبر مکمل کرتے ہی میسی کی مزاج پرسی کو لپکا۔ "دونوں طرف سے ٹوٹی ہے" پیٹی کوچ کو بتا رہا تھا۔

بٹسی نے میسی کے چہرے سے تولیہ ہٹایا۔ میسی کی آنکھیں دھندلائی ہوئی تھیں۔ اس کی ناک کو دیکھ کر لگتا تھا کہ اس پر سے ٹرک کا پہیہ گزر گیا ہے۔ پیٹی نے خون صاف کر دیا تھا۔ میسی کی ناک کا پچکا ہوا بانسہ الگ نظر آ رہا تھا۔ بسٹن فیل اپنے روم میٹ کا استخوانی کندھا تھپتھپا رہا تھا۔ عبدالرحمان بزر زاداس کھڑا تھا۔ سویٹ بیسل نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ کوچ کا حال عجیب تھا۔ "اومائی گاڈ!" وہ کہہ رہا تھا۔ "ہم جیت گئے۔ بے چارہ میسی! خدایا......... اتنا ظلم تو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ ہم جیت گئے۔ اوہ......... بے چارہ کتنی تکلیف میں ہے' کیا زبردست میچ ہوا ہے!" اس نے تولیہ اٹھایا اور خود اپنے چہرے پر لپیٹ لیا۔ اس کے کندھے لرز رہے تھے۔

"تم نے دیکھا تھا؟" میں نے جسٹن فیل سے پوچھا۔ "یہ کیسے ہوا؟"

"یہ تو ہونا ہی تھا" جسٹن کی آواز غصے سے لرز رہی تھی۔ "ریفری کورٹ میں اترنے سے پہلے ہی فیصلہ کر چکے تھے۔ ریفری مالبرے بار بار میسی کو چیلنج کرتا رہا تھا۔ ایک بار اس نے فاؤل دیا تو میسی کو حیرت ہوئی۔ اس پر مالبرے نے کہا۔ تمہارے منہ سے ایک لفظ نکلا تو میچ سے باہر کر دوں گا۔" بروس نے کچھ بھی نہیں کہا۔

"مالبرے تو بہت اچھا ریفری ہے!" میں نے حیرت سے کہا۔

این بی اے کا کوئی ریفری ایسا نہیں ہے' میں تو خود حیران ہوں۔ آج تو بات ہی کچھ اور ہے۔ جیسے سبھی کچھ بدل گیا تھا۔ جانتے ہو' ریفریوں نے ہمارے ۴۱ فاؤل قرار دیئے نکس کے ۲۴ کے مقابلے میں۔ اور میچ تو تم نے دیکھا تھا۔ یہ انصاف ہے؟"

ٹیم کا ڈاکٹر ٹارچ کی روشنی میں میسی کی آنکھوں کا معائنہ کر رہا تھا۔ ناک کے بانسے اور آنکھوں کا تعلق میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر غور سے دیکھا تو دہل گیا۔ میسی کے بالائی چہرے کی جلد کہیں سے نیلی' کہیں سے زرد' کہیں سے سرخ اور کہیں سے براؤن ہو رہی تھی۔ اسپتال جانے تک اس کا چہرہ سیاہ فاموں کے چہروں سے کسی اعتبار سے بھی مختلف نہیں رہا تھا۔

☆------☆------☆

ڈلسی بھی میسی کو دیکھنے اسپتال جانا چاہتی تھی مگر میں نے اسے سمجھا بجھا کر باز رکھا۔ میسی کو سینٹ فلورنس اسپتال میں تیسری منزل کے ایک کمرے میں رکھا گیا تھا۔ اس کے بائیں چہرے کا بیشتر حصہ پٹیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ نچلا حصہ پکے ہوئے زیتون کی رنگت کا ہو رہا تھا۔ جسٹن اور میں کمرے میں داخل ہوئے تو وہ شیشے کی نلکی کے ذریعے ملک شیک پی رہا تھا۔

"انہیں باتیں کرنے پر مجبور نہ کیجئے گا۔" ایک نرس نے ہمیں ہدایت دی۔

میں نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔ "میسی اور باتیں! ناک کا کیا حال ہے؟" میں نے احمقانہ انداز میں میسی سے پوچھا۔

"بری طرح ٹوٹی ہے۔" نرس نے کہا۔ "بانسہ اپنی جگہ بٹھانے میں تین گھنٹے لگے۔ اس کے علاوہ رخسار کی ہڈی میں بھی فریکچر ہے۔ میرا خیال ہے' یہ اب پورے سیزن باسکٹ بال نہیں کھیل سکیں گے۔"

"ارے روم میٹ!" جسٹن فیل نے چہک کر کہا۔ "جانتے ہو' ہم میچ جیت گئے تھے۔"

میسی کا منہ ذرا سا کھلا' شاید وہ مسکراہٹ تھی۔

نرسوں کے رخصت ہوتے ہی جونز جونز اور سویٹ بیسل آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں گلدستے تھے۔ پھر ریڈ گرین.......... ہیلو ڈاؤلنگ کہتا ہوا آیا۔ پھر بزرز اور سٹرمانو آ گئے۔ ایک گھنٹے بعد اسپتال کے اس کمرے کا ماحول لاکر روم جیسا ہو گیا۔ سب بیک وقت بول رہے تھے۔ جونز جونز میچ کے دوسرے ہاف کی رننگ کمنٹری کر رہا تھا۔

"اے.......... ذرا خاموش ہو جاؤ۔ میرا خیال ہے' میسی کچھ کہنا چاہتا ہے۔" میں نے میسی کے ہونٹ ہلتے دیکھے تو چیخ کر کہا۔ پھر میں نے میسی کے ہونٹوں سے کان لگا دیے۔ ذرا دیر بعد میں نے اعلان کرنے والے انداز میں کہا۔ "یہ کہہ رہا ہے.......... شاید آپ لوگوں کو معلوم نہیں کہ میں نے آپ کو یہاں کیوں طلب کیا ہے۔"

میسی کے اس مذاق پر سب یوں ہنسے جیسے بھونچال آ گیا ہو۔ "ہے بے بی' یو آل رائٹ۔" سویٹ بیسل نے میسی کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔



"ڈاؤلنگ" ریڈ گرین اپنے مخصوص انداز میں بولا۔

"ہے بے بی.......... یہاں کب تک رہنے کا ارادہ ہے؟" عبدالرحمان بزرز نے پوچھا۔

میسی کا چہرہ کامیابی کے احساس سے چمک اٹھا۔ اس نے سوگواری کے ماحول کو بدل دیا تھا۔ بزرز کے سوال کے جواب میں اس نے کندھے جھٹک دیئے۔

"یار.......... تم کچھ پی تو سکتے ہو.......... کوئی ہلکا سا مشروب؟" سویٹ بیسل نے پوچھا۔

"کیوں نہیں ڈاؤلنگ" ریڈ گرین نے میسی کی طرف سے جواب دیا "وہسکی مناسب رہے گی۔ مشروب کا مشروب' دوا کی دوا۔"

میسی ہنسا پھر اس نے سر ہلایا' جیسے ہنسنے سے تکلیف پیدا ہوتی ہو۔

"اے' اسے ہنساؤ نہیں۔ تکلیف ہوتی ہو گی۔" جسٹن فیل نے کہا۔

میسی نے جسٹن کو اشارے سے منع کیا پھر زیر لب کچھ کہا۔ "کیا کہا ہے اس نے؟" سویٹ بیسل نے پوچھا۔

"اس نے کہا ہے' تکلیف تو سانس لینے سے بھی ہوتی ہے۔" میں نے بتایا۔

"بس تو سانس روک لو۔" جونز جونز نے مشورہ دیا۔ "ڈاکٹر جسٹن فیل کی ہدایت پر عمل کرتے رہو۔"

کچھ دیر بعد میسی سو گیا۔

اسپتال سے نکل کر میں سیدھا اپنے آفس گیا۔ وہاں میں نے میسی پر اپنا طویل فیچر مکمل کیا۔ اس میں' میں نے اس کی محنت اور لگن کو سراہا تھا۔ میں نے کھلاڑی کی حیثیت سے اس کی شخصیت کا احاطہ کیا تھا۔ اس کے بچپن کے بس دو ایک حوالے دیئے تھے' وہ بھی بے ضرر سے۔ میں نے اس کے باپ کے متعلق نہیں لکھا جس نے اسے نروس بریک ڈاؤن تک پہنچا دیا تھا۔ فیچر میں پیانو سے اس کے عشق کا بھی کوئی تذکرہ نہیں تھا۔ میں نے اس کی زندگی کو لاحق خطرے کا بھی ذکر نہیں کیا تھا اور فیچر کا اختتام میں نے اس طرح کیا تھا۔ "اور اب بروس میسی سینٹ فلورنس ہاسپٹل میں پڑا ہے۔ اس کا چہرہ زخم زخم ہے اور اس کے مستقبل کے سامنے آٹھ فٹ اونچا ایک سوالیہ نشان کھڑا ہے' کیا وہ کورٹ میں واپس آ سکے گا؟"

میں نے دروازے کی نچلی درز سے فیچر کے صفحے ٹیکس پیکوز کے دفتر میں دھکیلے اور اپنی میز پر واپس آگیا۔ پانچ منٹ بعد ٹیکس پیکوز نازل ہوگیا۔ "بس......... یہی کچھ ہے کیا؟" اس نے اپنی ناک مروڑتے ہوئے پوچھا۔

"لڑکے سے کچھ اگلوانا آسان کام نہیں۔ جو کچھ میں جانتا ہوں' وہ فیچر میں موجود ہے۔"

"مجھے افسوس ہوا یہ سن کر۔" ٹیکس نے تلخ لہجے میں کہا۔ میں اٹھ کر چل دیا

"خیر......... کام چلالیں گے۔" اس نے عقب سے کہا۔ "اب وہ اس سال تو کھیل نہیں سکے گا۔"

☆======☆======☆

شام کو میں ڈلسی کو اس شرط پر میسی سے ملانے لے گیا کہ اگر اس دوران کوئی ویسپ آیا تو وہ رخصت ہو جائے گی۔ میسی کی حالت پہلے سے بہتر تھی۔ اب وہ بات بھی کرسکتا تھا۔ البتہ اس کی آواز نارمل نہیں تھی۔ ڈلسی نے اس کی پیشانی چومی تو وہ بہت خوش ہوا۔ اس نے بتایا کہ ابھی کچھ دیر پہلے رکسونا واپس گئی ہے۔ وہ ایک گھنٹا رکی تھی اور اسے بانسری سناتی رہی تھی۔ اس کے علاوہ ابراہام گروس اور ڈریس گالز بھی اس سے ملنے آئے تھے۔

"وہ کیوں؟" میں نے تفتیش کی۔

"وہ بہت اچھی طرح ملے۔ کہہ رہے تھے کہ وہ کوئی صورت نکالیں گے۔"

"کیسی صورت؟" ڈلسی نے پوچھا۔

"میرے دوبارہ کھیلنے کی مادام۔"

"واہ......... بہت خوب!" ڈلسی تالیاں پیٹنے لگی۔ "کیسے مہربان لوگ ہیں۔ ساری کسر پوری کرانا چاہتے ہیں۔"

پتا یہ چلا......... کہ وہ اس کے لئے ہلکا ہیلمٹ بنوانے کے چکر میں ہیں۔

"انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا کہ میں کھیلنا چاہتا ہوں؟" میسی نے بتایا۔ "ظاہر ہے' میرا جواب اثبات میں تھا۔ بشرطیکہ میری ناک مزید مجروح نہ ہو۔ مسٹر گروس نے وعدہ کیا کہ اب مجھے کچھ نہیں ہونے دیں گے۔"

"اور ڈاکٹر کیا کہتا ہے؟" میں نے پوچھا۔



"ڈاکٹر اجازت دینے کو تیار نہیں۔"

"اور تمہارے خیال میں اس معاملے میں تمہارے فرنٹ آفس والے' ڈاکٹر سے زیادہ واقف ہیں......... ڈاکٹر سے بہتر سمجھتے ہیں تمہیں؟" ڈلسی نے طنز کیا۔

"دیکھئے مادام! مجھے کھیلنا ہوگا' چاہے ناک کے بل کھیلوں۔" میسی نے کہا۔ ناک کے بل' پر مجھے ہنسی آگئی "دیکھیں نا......... اس ٹیم کے بہت احسان ہیں مجھ پر۔"

"اور دوسری طرف ٹیم پر تمہارے بہت احسانات ہیں۔" میں نے کہا۔

ڈلسی کچھ کہنا چاہتی تھی مگر میں نے آنکھیں نکالیں تو چپ ہوگئی۔ ویسے بھی ابراہام گروس جیسے لوگوں کے معاملات میں ہم بولنے والے کون ہوتے تھے۔

اگلی رات پریکٹس ہو رہی تھی۔ میں ہیلکس سے نکلا اور اسپتال کا رخ کیا۔ میں دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوا۔ وہ ہیڈ فون لگائے' آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اس نے پوچھا۔ "مسٹر فوریسٹر' کیا آپ انٹرویو کے لئے آئے ہیں؟"

"دیکھو بیٹے۔" میں نے نرم لہجے میں کہا۔ "میں کسی غرض سے نہیں آیا ہوں۔ میں نے سوچا تھا' شاید تمہیں کسی کی رفاقت کی ضرورت ہو۔"

"بہت شکریہ سر!"

"اخبار نویس ہونے کا یہ بڑا نقصان ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں ان کے اہم ترین رازوں کے چکر میں ہوں۔ ہاں......... کبھی ایسا تھا ضرور" اتنا کہنے کے بعد میں نے اسے اپنی تفتیش کا حال سنانا شروع کیا۔ میں نے اسے اس کی پرانی ٹیم کے ساتھی سے ملاقات کا حال سنایا پھر پیانو ٹیچر مس اگنس کا تذکرہ آیا۔ یہ سن کر کہ اس نے اس کے باپ کے بارے میں کیا کہا تھا' میسی کے چہرے پر کھچاؤ نظر آیا۔ "لیکن میں نے بلیڈ مرر میں اس سلسلے میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا" میں نے کہا۔ "اور میرا لکھنے کا کوئی ارادہ ہے بھی نہیں۔ تمہاری نجی زندگی......... اس پر صرف تمہارا حق ہے۔ تم کسی کو دے دو تو اور بات ہے" مگر اتنا کہنے کے بعد میرا پیشہ ورانہ تجسس جاگ اٹھا' میں نے کہا "بروس......... مس اگنس نے مجھے تمہارے ڈیڈی کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ تم نے باسکٹ بال کیسے چھوڑی اور جب میں نے تمہیں کیمپ میں پہلی بار دیکھا تو میں جان گیا کہ سینکڑوں کام ایسے ہیں جو تم بہ آسانی کرسکتے ہو۔ پھر کیوں......... سنو' میں تم سے ایک ذاتی سا سوال کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔"

میں جاننا چاہتا تھا کہ اس نے دوبارہ باسکٹ بال کا رخ کیوں کیا؟

"میں آپ کو یہ اجازت نہیں دے سکتا' سوری سر۔"

☆======☆======☆

بیس دن بعد میسی المونیم کا نقاب چہرے پر لگائے ٹیم میں شامل ہوا تو ٹیم تیسرے نمبر پر تھی اور اس رات نیو آرلینز کے خلاف میچ کھیل رہی تھی۔ اس وقت اٹلانٹک ڈویژن کی تین ٹاپ ٹیموں کی پوزیشن یہ تھی نکس ۶۲ میں سے ۴۸ میچ جیتے تھے اور ویلیپس نے ۳۱ میچ جیتے اور ۳۰ ہارے تھے۔ ہمارے ۲۱ میچ باقی تھے اور ہمیں دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے لئے بوسٹن کے مقابلے میں ۷ میچوں کا فرق پورا کرنا تھا۔ اس لئے گروس اور گالنز' میسی کی............ جلد از جلد واپسی چاہتے تھے۔ میسی کے بغیر تو ہمارا تیسری پوزیشن برقرار رکھنا بھی ممکن نہیں تھا۔ میسی فٹ ہو اور اچھا کھیلے تو دوسری پوزیشن لے کر فائنل کھیلنے کا موقع ہمیں مل سکتا تھا۔

اس رات میسی کا دھیان نہ جانے کہاں تھا پھر بھی اس نے سولہ پوائنٹ اسکور کئے اور آٹھ شاٹس بلاک کئے۔ تیسرے کوارٹر میں بٹسی نے اسے باہر بلایا تو نیو آرلینز جاز کی ٹیم کو ہم پر سات پوائنٹ کی سبقت حاصل تھی۔

جونز جونز نے اندر جاتے ہی آٹھ پوائنٹ اسکور کر کے ویلیپس کو ۱۱۶ـ ۱۱۷ سے فتح دلا دی لیکن اس میچ کا بیان اتنا سادہ بھی نہیں۔ جسٹن فیل نے مخالف ٹیم پر اتنا دباؤ ڈالا کہ ان کے دو بہترین فارورڈز فاؤل کی وجہ سے باہر ہو گئے اور اس وقت تقریباً آخری کوارٹر کا پورا کھیل باقی تھا اور ریڈ گرین پورے کورٹ میں جس رفتار کا مظاہرہ کر رہا تھا' وہ ناقابلِ یقین تھا۔ جونز کے کورٹ میں اترنے سے پہلے ہی نیو آرلینز جاز کا کام تمام ہو چکا تھا۔

میچ کی خبر مکمل کرنے کے بعد میں ہوٹل کے بار میں چلا گیا۔ وہاں بٹسی اور پیٹی بیٹھے تھے۔ وہ پریشان نظر آ رہے تھے۔ میری خوش مزاجی ان کے سروں پر سے گزر گئی

"کیا بات ہے' کیوں منہ لٹکائے بیٹھے ہو جیتنے کے باوجود؟"

"گالنز نے فون کیا تھا' کہہ رہا تھا.......... لیگ کی ہر ٹیم احتجاج کر رہی ہے۔"

"تو پھر؟"

"ہمیں شاید میسی کو باہر بٹھانا پڑے گا۔"



"کس لئے؟"

"تاکہ لاتوں کا بھونکنا موقوف ہو جائے۔"

میرے اپنے اعصاب بھی کشیدہ ہونے لگے۔ "بس تو پھر سب کچھ ختم۔ بوریا بستر لپیٹو اور گھر چلو۔" میں نے کہا۔ "میسی کے بغیر ہم کیا کریں گے۔ وہ نہ صرف خود کھیلتا ہے بلکہ ٹیم میں نئی روح بھی پھونک دیتا ہے۔ جسٹن فیل نے آج کی سی پرفارمنس پہلے کبھی دکھائی تھی؟"

"بہت بار۔" پیٹی نے کہا لیکن اس کا لہجہ اعتماد سے محروم تھا۔

اسی وقت نک اسٹورن میرے برابر والے اسٹول پر آ بیٹھا۔ "یہ جینئس لوگ کس سازش میں مصروف ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"یہ بات آف دی ریکارڈ ہے۔" کوچ نے جواب دیا۔ "شاید ہمیں میسی کو باہر بٹھانا پڑے گا۔"

"اوہ!" نک بھی پریشان نظر آنے لگا۔ میں نے سوچا' میسی نے اسے بھی تو نہیں تسخیر کر لیا کہیں!

پھر پیٹ ٹائلز بھی آ گیا۔ وہ خبر لایا تھا کہ میسی پر پابندی لگنے کا امکان ہے۔

"کس بنیاد پر؟" میں نے پوچھا۔

"یہ ایک بڑا سوال ہے۔ شاید جس انداز میں گالنز نے اسے سائن کیا ہے' اس کی بنیاد پر۔"

"یا شاید اس بنیاد پر کہ وہ کھیل کو تباہ و برباد کیے دے رہا ہے۔" نک نے خیال آرائی کی۔

"میں میسی کو پسند کرتا ہوں۔" پیٹ نے کہا۔ "لیکن وہ باسکٹ بال پر جو اثرات ڈال رہا ہے' اس سے انکار ممکن نہیں۔ اور بھئی ابھی اس کی نصف صلاحیتیں بیدار ہوئی ہیں تو اس نے ایک ٹیم کو پاتال سے اٹھا کر مقابلے کی حدود میں پہنچا دیا ہے۔ سوچو تو.......... اگلے سال کیا ہوگا' ایک تجربہ کار آٹھ فٹے کے سامنے کون ٹھہر سکے گا۔"

"نکس.......... اور سلیٹس اور شاید.........." میں نے کہا۔

"بکواس!" پیٹ بولا۔ "میسی کی پوری صلاحیتیں اجاگر ہو گئیں تو وہ نکس اور سلیٹس کو اس صورت میں بھی تباہ کر دے گا کہ اس کی ٹیم صرف بونوں پر مشتمل ہو۔"

"کیوں سام' میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟"
میں نے سر کو تفہیمی انداز میں جنبش دی۔
"ایسا کبھی نہیں ہوگا"۔ نک نے کہا۔
"آف دی ریکارڈز ایک بات بتاؤں۔" بٹسی بولا۔ "ٹیموں کی خفیہ میٹنگ میں تجویز پیش کی گئی تھی کہ ہر ٹیم میسی کو دو ہزار ڈالر دے' اس شرط پر کہ وہ اس کھیل کا پیچھا چھوڑ دے۔"
"شاندار۔" نک نے تبصرہ کیا۔
"اور جیسے ہی وہ اس کھیل کا پیچھا چھوڑے گا' ہم پھر پاتال میں پہنچ جائیں گے۔" میں نے کہا۔
"باسکٹ بال کا کھیل لوسیانا سے آئے ہوئے ایک عجیب الخلقت لڑکے کے مقابلے میں بہت اہم ہے۔" نک کی آواز بلند ہوگئی۔ "لیکن تم کیسے سمجھ سکتے ہو یہ بات؟"
"یہ تمہارے اور میسی کے درمیان ہے کیا قصہ؟" میں نے پوچھا۔ "تم ابتدا ہی سے اس کی پیچھے پڑ گئے تھے۔" مجھے غصہ آ رہا تھا۔ یہ بچپن ہی سے ایک چیز تھی مجھ میں۔ ایک تند خواہش ابھرتی تھی.......... لڑو یا بھاگ لو۔ اس وقت بھی میں بھاگ نکلنے کا موقع تلاش کرنے لگا۔
"کوئی خاص بات نہیں۔ میں بس یہ کہتا ہوں کہ پنجرے کی مخلوق کو پنجرے ہی میں رہنا چاہئے۔"
"میرے ذہن میں ایک تجویز ہے۔" صلح جو بٹسی نے کہا۔ "ہمیں میسی کے مسئلے پر غور کرنے کے لئے لیگ کی میٹنگ بلانی چاہئے۔"
"کب؟" پیٹ ٹائلز نے جیب سے پنسل نکالتے ہوئے پوچھا۔
"فائنل کے بعد۔" بٹسی نے پُر مزاح لہجے میں کہا
میں اور نک اسٹورن چند منٹ تک الجھے رہے پھر نک نے اسٹول سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "یہ ثابت کرنا کہ تم بے وقوف ہو' کچھ پُر لطف نہیں ہے۔ ویسے بھی آدھی رات ہو چکی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ میں کچھ کام کروں۔"
"ضرور۔" پیٹ بولا۔ "یہ بتادو کہ کام سنہرے بالوں والی پر کرو گے یا سرخ بالوں والی پر؟"



"بے بال و پر چڑیا پر۔"
"ہیوسٹن والی گرل فرینڈ جیسی۔" میں نے آوازہ کسا۔
"نہیں۔ ہڈیوں سے بھری مسلح حسینہ.........." نک نے بہت بلند آواز میں کہا تاکہ سب سن لیں۔ "جیسے.......... جیسے تمہاری بیوی۔"
ایک لمحے کو تو مجھے ایسا لگا جیسے وہ کوئی وہم ہے سماعت کا۔ نک بدتمیز تھا لیکن ایک حد کا خیال رکھتا تھا اور یہ بھی نہیں کہ وہ نشے میں ہو.......... "ایکسکیوزمی۔" میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "کیا کہا تم نے؟"
نک پیچھے ہٹنے کا قائل ہی نہیں تھا۔ "تم نے ہیوسٹن کا حوالہ دیا۔ میں نے تمہارے گھر کا دے دیا۔ اب بات ختم کرو۔"
وہ دروازے سے نکلنے کے لئے پلٹا۔ میں نے اس کی جیکٹ کا نچلا حصہ تھام لیا۔ اس نے پلٹ کر ہاتھ گھمایا' میں بال بال بچا۔ اسی وقت بٹسی بیچ بچاؤ کرانے کے لئے ہماری طرف لپکا مگر اس سے پہلے ہی میں نک کے ہاتھ جڑ چکا تھا۔ نک منہ کے بل گرا۔ پیٹی نے جھک کر نک کو ہلایا جلایا۔ "پہلا راؤنڈ' دوسرا سیکنڈ" اس نے اعلان کیا پھر وہ نک کے رخسار تھپتھپانے لگا۔
"کیا ہوا؟" نک نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔
"تم ہار گئے" بٹسی نے اسے بتایا۔
نک نے اپنے سر کے گومڑ پر ہاتھ پھیرا۔ پیٹی نے برانڈی کا جام اس کے ہونٹوں سے لگایا۔
"سام سے مت الجھا کرو۔ اس نے خود کو فٹ رکھا ہے۔" بٹسی نے نک کو نصیحت کی۔
"ارے نہیں۔ بس یہ تو لکی پنچ تھا۔"
میں نے انکسار سے کہا۔

☆------☆------☆

ہمیں کنساس کی پرواز اگلی رات کرنی تھی۔ یعنی نیو آرلینز میں ایک دن ہمارا اپنا تھا۔ میں نے صبح گیارہ بجے کا الارم لگایا اور سو گیا لیکن ان دنوں نیند میری قسمت میں نہیں تھی۔ صبح چار بجے فون کی گھنٹی نے مجھے جگا دیا۔ "مسٹر فوریسٹر.......... مسٹر

فورسٹر سر! مجھے آپ کی ضرورت ہے۔" وہ میسی کی آواز تھی۔ "پلیز! لابی میں آجائیں۔"

"لابی میں! کب؟" میں اب بھی نیند میں تھا۔

"ابھی............اسی وقت۔" وہ آواز سے بہت پریشان لگ رہا تھا۔

نیچے میسی لابی میں ٹہل رہا تھا اور بیل بوائے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

"جلدی کریں۔" میسی نے مجھے دیکھتے ہی کہا۔ "ہمیں تین بلاک دور جانا ہے۔"

ہم باہر نکل آئے۔ اس کے ساتھ قدم ملانے کے لئے مجھے دوڑنا پڑ رہا تھا۔ "تین بلاک دور کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ایک شوروم ہے جہاں کاریں کرائے پر دی جاتی ہیں۔"

"لیکن بروس، تم تو ڈرائیو نہیں کرتے؟"

"جی ہاں مسٹر فورسٹر لیکن آپ تو کرتے ہیں۔"

"جانا کہاں ہے؟"

"آپ میرے ڈیڈی کے بارے میں پوچھ رہے تھے نا؟"

"ہاں۔"

"وہ مر رہے ہیں۔"

شوروم میں صرف ایک ہی گاڑی تھی۔ کار بہت اچھی تھی۔ کرایہ پچاس ڈالر فی گھنٹا تھا۔ "آپ اس میں کیسے بیٹھیں گے؟" کلرک نے میسی سے کہا۔

"آجائیں گے، بس آپ یہ کار ہمیں دے دیں۔"

"سو میل سے کم رفتار سے چلائیں تو یہ ناراض ہو جاتی ہے۔"

میسی جیسے تیسے اس میں سما گیا۔ میں نے گاڑی اٹھائی ہی تھی کہ ۵۰ گز فاصلہ طے ہوگیا۔ "آہستہ جناب!" میسی نے کہا۔

"یہ بات گاڑی کو سمجھاؤ۔" میں نے کہا۔ ذرا دیر بعد میں نے میسی سے پوچھا "تمہارے ڈیڈی کو کیا ہوا؟"

"خود دیکھ لیجئے گا ہم وہیں جا رہے ہیں۔" میسی نے جواب دیا۔

"تم نے مجھی کو کیوں ساتھ لیا، کسی اور کو کیوں نہیں لیا؟"

"آپ ملوث ہیں اس معاملے میں۔" میسی نے کہا۔ "مجھے یہ بات سمجھنے میں کچھ



دیر لگی۔ آپ بہت کچھ جانتے ہیں اور آپ نے ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔"

میں نے سوچا، اسے بتادوں کہ اس وقت میں بے روزگاری کے کتنا قریب ہوں لیکن یہ کم ظرفی ہوتی اور پھر میں اس کے باپ سے ملنا چاہتا تھا۔ کاش وہ زندہ رہے!

دو گھنٹے کے سفر میں ہم چھوٹے قصبوں سے گزرتے رہے پھر میں نے گاڑی روٹ ۷۰ پر ڈال دی۔

آدھے گھنٹے بعد ہم مارسیلی میں تھے............ ڈاکٹر اے لابس کے کلینک میں۔ ہمیں دیکھ کر پستہ قامت، گنجا ڈاکٹر صوفے سے اٹھا۔ اس نے میسی سے اس کی ناک کے متعلق پوچھا اور فوراً ہی اسے تاریک ہال وے کی طرف لے گیا۔ چند منٹ بعد وہ واپس آیا۔ "وہ ہوش میں آرہا ہے۔ کیسی عجیب صورتِ حال ہے۔ لڑکے پر بہت بوجھ ہے۔ جیسے وہ باپ ہو اور باپ اس کا بیٹا۔"

"ڈاکٹر!" میں نے کہا۔ "میں سام فورسٹر ہوں............ بروس میسی کا دوست۔"

اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں نے تفصیل جاننا چاہی۔

"میرا خیال ہے، اس نے تمہیں مائیکل کے بارے میں بتایا ہوگا۔"

مائیکل! کون مائیکل؟ اوہ، اس کا باپ!"

ڈاکٹر نے مجھے مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔ "تم کہتے ہو کہ تم برو کے دوست ہو؟"

"یہ درست ہے ڈاکٹر لیکن بروس اپنی فیملی کے متعلق گفتگو نہیں کرتا۔"

"ہاں............ یہ تو ہے۔ یہ اچھے لیکن مزاجاً عجیب لوگ ہیں۔"

"ہم یہاں اس لئے بھاگے آئے ہیں ڈاکٹر کہ بروس نے کہا تھا، اس کا باپ مر رہا ہے۔"

"مر رہا تھا لیکن اب سنبھل گیا ہے۔ وہ پھر جی اٹھا ہے۔"

"تو کیا ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے؟"

ڈاکٹر اٹھا اور اس نے مجھے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ہم دبے قدموں شیشے کے ایک دروازے تک پہنچے۔ پہلے تو میری نظر اس نیم تاریکی میں کچھ نہ دیکھ سکی پھر منظر

واضح ہوگیا۔ میسی بستر کے پاس گھٹنے ٹکائے کسی کو اپنی بانہوں میں سمیٹے بیٹھا تھا۔ پھر وہ ہٹا' اس نے باپ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں بھرا۔ وہ بڑی مشکل سے خود کو رونے سے روکے ہوئے تھا۔

میں نے پہلی بار مائیکل میسی کے استخوانی وجود کو غور سے دیکھا۔ اس کی عمر ۵۰ اور ۸۰ کے درمیان کچھ بھی ہو سکتی تھی۔ اس کا جسم مختلف تاروں اور ٹیوبوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ تار ایک مشین سے منسلک تھے۔ مشین کے پینل پر دو چھوٹی چھوٹی سبز روشنیاں جل رہی تھیں۔ بروس وقتاً فوقتاً کچھ کہتا لیکن اسے جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔

ڈاکٹر لابس مجھے ویٹنگ روم میں واپس لے آیا۔ اس نے مجھے تھرماس میں سے کافی نکال کر دی پھر اس نے کہانی سنانا شروع کی جو ہرگز پیچیدہ نہیں تھی۔

برسوں کی بے اعتدالیوں کے نتیجے میں مائیکل میسی کے گُردے آٹھ ماہ پہلے بالکل ہی جواب دے گئے۔ اس کے لئے ایک مشین ضروری ہوگئی تھی جسے مصنوعی گُردہ کہا جا سکتا ہے۔ اس علاج کے لئے ماہانہ دو ہزار ڈالر کی ضرورت تھی۔ آوارہ گرد اور آزاد منش مائیکل میسی کبھی بچت کا قائل ہی نہیں رہا تھا۔

"مائیکل میسی موت کی امانت بن کر یہاں آگیا۔" ڈاکٹر کہہ رہا تھا۔ "میں نے اس کے تمام رشتے داروں کو مطلع کیا۔ اگلے روز بروس میسی آگیا۔ اس نے مشین خرید کر دی اور اس بات کی ضمانت دی کہ ماہانہ اخراجات باقاعدگی سے ادا کئے جاتے رہیں گے۔ تب سے یہ سلسلہ جاری ہے۔"

"لیکن اس سے بھی مدد نہیں ملتی؟" میں نے پوچھا۔

"مدد! وہ بچا ہوا اسی کی وجہ سے ہے۔ وہ اب بھی گھونٹ دو گھونٹ پی لیتا ہے۔ اور یہ خودکشی ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے میں یا تم تارپین پی لیں۔"

"گزشتہ رات اس نے پی تھی؟"

"وہ اپنے بھائی لیون کے ساتھ بروس کا میچ دیکھنے نیو آرلینز گیا تھا۔ بعد میں لیون اسے یہاں لایا اور بتایا کہ مائیک نے وہاں ایک اخبار نویس کے ساتھ خوب پی۔ خوب ہی پی۔ مجھے یقین ہوگیا کہ یہ مر رہا ہے۔ میں نے مشین لگائی۔ ساڑھے تین بجے مائیک نے مجھ سے کہا کہ بروس کو بلالوں۔"



عقبی کمرے سے کسی کے کھنکارنے کی آواز سن کر ڈاکٹر نے ایکس کیوزمی کہا اور اٹھ گیا۔ چند منٹ بعد وہ بروس کے ساتھ واپس آیا۔ وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔

"آیئے مسٹر فوریسٹر۔" بروس نے کہا "آپ میرے پاپا سے ملنا چاہتے ہیں نا۔"

میں اس کے ساتھ مریض کے کمرے میں چلا گیا۔ "ہیلو مسٹر میسی!" میں نے کہا۔

اس نے انگلی کے اشارے سے جواب دیا۔ "انہیں بات نہیں کرنی چاہئے۔" بروس نے کہا۔ "لیکن یہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ ہے نا ڈاکٹر؟"

"یقینی طور پر۔" ڈاکٹر نے کہا اور مائیکل میسی مسکرا دیا۔ بستر پر پڑا وہ بہت غیر اہم لگ رہا تھا لیکن اس کا قد چھ فٹ چار انچ سے کسی طرح کم نہیں تھا۔ اس کی آنکھیں بیٹے جیسی تھیں۔ بال اُڑ چکے تھے۔ جو بچے تھے' وہ سفید تھے۔ جلد بہت کھردری تھی اور چہرہ ایک پُر اذیت زندگی کا نقشہ معلوم ہو رہا تھا۔

"میرا خیال ہے' انہیں آرام کرنے دیا جائے۔" میں نے بروس سے کہا۔

باہر آ کر بروس نے کہا۔ "مسٹر فوریسٹر' آپ زبردست رپورٹر ہیں۔"

"شکریہ" میں نے کہا۔ میں یہ تاثر دے رہا تھا جیسے میں نے اس کے جملے کو بطور تعریف لیا ہے۔

ڈاکٹر نے ہمارے لئے ناشتے کا بندوبست کیا۔ "میرے ڈیڈی مجھے وٹامن کے انجکشن لگوانے یہاں لایا کرتے تھے۔ ان دنوں ہم نیو آرلینز میں رہتے تھے۔" بروس نے بتایا۔

"وٹامن کے انجکشن! وہ کس لئے؟ قد بڑھنے میں جو تکلیف تھی' اس سے بچنے کے لئے؟"

میسی ہنس دیا۔ "اگر وہ انجکشن تکلیف کے لئے تھے تو تکلیف میں تو کبھی کمی نہیں ہوئی ان سے' اور یقین کریں' تکلیف بہت ہوتی تھی۔ بلکہ انجکشن تو تکلیف اور بڑھا دیتے تھے۔ انجکشن لگنے کے دو دن بعد مجھے ایسا لگتا تھا کہ کوئی میری ٹانگیں پکڑ کر کھینچ رہا ہے پھر خود ہی آرام آجاتا تھا اور اگلے انجکشن کے بعد پھر وہی تکلیف۔ مجھے نفرت تھی ان انجکشنوں سے۔"

"عجیب وٹامن ہوں گے وہ۔"

"کیا مطلب؟"

"نہیں۔ کچھ نہیں۔"

کچھ دیر بعد ہم پھر مائیکل میسی کے کمرے میں گئے۔ بروس نے باپ سے میرا تعارف کرایا۔ "پاپا! یہ مسٹر فوریسٹر ہیں۔"

"کیا حال ہے مسٹر فوریسٹر؟"

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی مسٹر میسی۔"

"ہم کتنی دیر بات کرسکتے ہیں؟" بروس نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"بس اس کا خیال رکھنا کہ یہ ایکسائٹ نہ ہوں۔"

مجھے احساس ہوگیا کہ باپ بیٹے کو بہت سی ضروری باتیں کرنی ہیں۔ سو میں معذرت کرکے باہر نکل آیا۔ مارسیلی کی سڑکوں پر ایک گھنٹا مٹرگشت کرنے کے بعد میں واپس آیا تو ڈاکٹر لابس ایک پرانی سیڈان میں بیٹھ رہا تھا۔ "میں بروس کو اس کے رشتے داروں سے ملانے لے جارہا ہوں۔" اس نے مجھ سے کہا۔ "اتنی دیر میں تم مائیک کے پاس بیٹھو۔"

بروس باہر آیا تو میں اندر چلا گیا۔ اس کا باپ سوگیا تھا۔ تمام ٹیوبس نکالی جاچکی تھیں میں آرام کرسی پر دراز ہوگیا اور ایک میڈیکل میگزین کی ورق گردانی کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد مریض نے فرانسیسی اور انگریزی میں بڑبڑانا شروع کردیا۔ ابتدا میں آواز دھیمی تھی مگر پھر بلند ہوتی گئی۔ میں نے بہتر سمجھا کہ اسے جگادوں۔

"اے.......... تم کون ہو؟"

"گھبرائیے نہیں مسٹر میسی۔ یہ میں ہوں' بروس کا دوست۔"

"اوہ.......... میں خواب دیکھ رہا تھا۔"

"کیا دیکھ رہے تھے آپ؟"

"میرا تو ایک ہی خواب ہے۔ تم نے بھی دیکھا تو ہے وہ خواب۔"

"بروس؟"

"ہاں۔"

میں نے سوچا' اس وقت کلینک میں کوئی بھی نہیں۔ اگر مائیک نے خود کو تھکا لیا اور اس کی حالت بگڑ گئی تو میں کیا کروں گا۔ چنانچہ میں نے اسے آرام سے لیٹنے کا مشورہ دیا۔ دو تین منٹ بعد وہ پھر بڑبڑانے لگا۔ اس بار وہ صرف انگریزی بول رہا تھا۔ "تم



میرے بیٹے کے دوست ہو۔ تمہیں معلوم ہے' اس کے ساتھ کیا ہوا؟"

"جی ہاں.......... شاید۔"

"جب وہ ساتویں میں تھا تو جانتے ہو' کتنے اسکول اس میں دلچسپی لے رہے تھے۔ دو سو سے زائد۔ اور اس کو حاصل کرنے کے لئے لوگ میری خوشامدیں کرتے تھے.......... میرے آگے پیچھے گھومتے تھے۔ پانچویں کلاس میں پہنچتے پہنچتے بروس کا قد چھ فٹ ہوچکا تھا۔ اس کے ساتھی لڑکے طنز کرتے تھے کہ وہ اپنی عمر چھپاتا ہے۔ وہ اسے اس کی عمر سے کم از کم پانچ سال بڑا! سمجھتے تھے۔ تب میں اسے ڈاکٹر لابس کے پاس لے آیا۔ اس نے اسے وٹامن کے انجکشن دیئے۔"

"کس قسم کے وٹامن؟"

"سب سے اچھے' یورپ سے منگوائے جاتے تھے۔"

"نام یاد نہیں رہے آپ کو؟" میں متجسس تھا کہ وہ کون سے وٹامن ہیں جو اتنی تکلیف پہنچاتے ہیں۔

"میں بس اتنا جانتا ہوں کہ ان سے تکلیف بہت ہوتی تھی۔ میرا برو بہت چیخ پکار کرتا تھا لیکن اس سے قد بڑھتا تھا۔"

میں جانتا تھا' بہت سی ٹیمیں اپنے کھلاڑیوں کو وٹامنز دیتی ہیں تاکہ ان کی کارکردگی بہتر ہو مگر میں نے ایسے بھاری ڈوز کے انجکشنوں کے بارے میں نہیں سنا تھا جو ابنارمل حد تک لمبے کسی آدمی کو اور لمبا بنادیں۔ "آپ کو باسکٹ بال کے کھلاڑی کی بہت شدید ضرورت تھی؟"

مائیکل میسی نے سر اٹھا کر بہت غور سے مجھے دیکھا۔ اسے میرے لہجے میں ناگواری محسوس ہوگئی تھی۔ "میں نے برا کیا؟ اسے قدرتی طور پر بڑھنے دینا چاہئے تھا؟"

"جی ہاں۔" میں نے کہا پھر میں اس کے بیڈ کی طرف جھکا۔ "مسٹر میسی' کوئی شخص آپ کے بیٹے کے پیچھے پڑا ہے۔ ممکن ہے' اسے قتل کرنا چاہتا ہو۔ یہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون ہے اور بروس کو کیوں نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ آپ شاید جانتے ہوں۔"

مائیکل میسی نے تکیے پر سر ٹکایا اور آنکھیں موندلیں۔ مجھے اندازہ ہوگیا کہ میں اس کے لئے ایذا رساں ثابت ہوا ہوں۔ "آئی ایم سوری مسٹر میسی!" مجھے یقین ہوگیا کہ وہ جواب نہیں دے گا تو میں نے کہا۔ "مجھے افسوس ہے کہ میں نے یہ بات کہی۔

شاید وہ محض میرا تخیل تھا۔ مجھے وہم ہوا ہو گا۔"

اس نے آنکھیں کھول کر مجھے دیکھا اور آہستہ سے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں۔ وہ وہم نہیں تھا۔"

اسی وقت باہر کسی کار کا دروازہ بند ہوا پھر کلینک کا دروازہ کھلا۔ مائیک میسی کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ ٹپکا اور اس کی بڑھی ہوئی شیو میں گم ہو گیا۔ "پلیز فوریسٹر! اب اور کچھ نہ کہنا۔" اس نے لرزیدہ آواز میں کہا اور آنکھیں بند کر لیں۔ بروس کے اندر آتے ہی میں کمرے سے نکل آیا۔

☆======☆======☆



واپسی کے سفر میں میسی بہت خاموش تھا۔ میں نے سوچا، کہیں اس کے باپ نے اسے میری اور اپنی گفتگو کے بارے میں تو نہیں بتا دیا۔ "میرے کمرے سے نکلنے کے بعد تمہارے پاپا نے کچھ کہا تھا تم سے؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"کیا مطلب؟"

"کوئی خاص بات؟"

"پاپا عجیب آدمی ہیں۔ آخری بات انہوں نے کی تو بولے۔ "بیٹے، احتیاط سے قدم اٹھانا۔ بہت محتاط رہنا............' جیسے میں کوئی چھوٹا سا بچہ ہوں۔"

"مشورہ برا نہیں۔" میں نے سکون کی سانس لیتے ہوئے کہا۔

میں سوچ رہا تھا، جو شخص اپنے بیٹے کو کھلاڑی بنانے کے لئے تکلیف دہ انجکشن لگوائے، وہ اخلاقی طور پر کتنا پست آدمی کہلائے گا لیکن تیزاب کی دھمکی والے آدمی کو کس خانے میں فٹ کیا جائے؟ نہیں، وہ کسی خانے میں فٹ ہو ہی نہیں رہا تھا۔ پھر بڑھا میسی بھی خطرے میں تھا۔ تیزاب والے نے بروس کے علاوہ مائیک اور لیون کو بھی تباہ کن انجام کی دھمکی دی تھی۔

اب میں مزید صبر نہیں کر سکتا تھا۔ "بروس............ میری بات سنو۔ تمہارے پاپا بھی جانتے ہیں کہ تمہیں خطرہ لاحق ہے۔ اب بتاؤ، یہ کیا ہو رہا ہے؟"

"آپ کو اس سلسلے میں پاپا سے بات نہیں کرنی چاہئے تھے۔" بروس نے زخمی لہجے میں کہا۔ "میں نے آپ کو منع بھی کیا تھا مسٹر فوریسٹر۔"

اس کے بعد وہ ہونٹ بھینچے بیٹھا رہا۔ غلطی میری ہی تھی۔

ائرپورٹ پر میسی، جسٹن فیل کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے جیک کاربن کو تلاش کیا "کنساس سٹی میں میرے لئے کمرا لے لینا۔ میں ذرا تاخیر سے آؤں گا" میں نے کہا۔

"کوئی خاص بات؟" اس نے پوچھا۔

"نجی معاملہ ہے۔" میں نے میسی کے اسٹائل میں جواب دیا۔

میں کرائے کی کار میں بیٹھا اور مارسیلی کی طرف چل دیا۔ اس بار میں اندر داخل ہوا۔ اندر سناٹا تھا۔ میں نے ڈاکٹر کو پکارا۔ کوئی جواب نہیں ملا۔ مائیکل میسی کا کمرا خالی پڑا تھا۔ میں دفتر میں گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ فائلوں کا جائزہ لوں گا لیکن کیبنٹ میں مائیکل اور بروس میسی کی فائل نہیں تھی پھر مجھے بروس میسی کی فائل ڈاکٹر لابس کی میز پر رکھی نظر آئی۔

اس فائل نے ایک عقدہ حل کر دیا۔

فائل میں مختلف نوعیت کی مکمل خط وکتابت موجود تھی۔ ایک ڈاکٹر کا خط تھا' جس نے قد بڑھانے کے سلسلے میں بکرے کے ہارمون استعمال کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس فائل سے ثابت ہوگیا کہ بروس اور اس کے باپ کو بے وقوف بنانے کے لئے وٹامنز کے انجکشنوں کی بات کی گئی تھی۔ درحقیقت ڈاکٹر لابس' میسی پر تجربہ کر رہا تھا اور یہ تجربہ چار مختلف مقامات پر چار مختلف لڑکوں پر کیا جا رہا تھا۔ فائل میں لگے خطوط بتا رہے تھے کہ چار میں سے ایک لڑکا چھ فٹ گیارہ انچ کے قد تک پہنچ کر پاگل ہوگیا۔ دوسرا سات فٹ چار انچ تک پہنچ کر اچانک مرگیا۔ تیسرے لڑکے کے صرف بازو لمبے ہوئے تھے............ چار فٹ تک لیکن وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا تھا۔

یہ ایک تحقیقاتی پروجیکٹ تھا۔ خط وکتابت سے اس کی غرض وغایت بھی واضح ہوگئی تھی۔ یہ ریسرچ کمپنی اسپورٹس پر سیاہ فاموں کے غلبے کے خلاف جدوجہد کرنے اور سفید فاموں کو ٹاپ پر پہنچانے کے سلسلے میں کام کر رہی تھی۔ اسی لئے سفید فاموں پر قد اور طاقت بڑھانے کے تجربے کیے جا رہے تھے۔ ایک خط میں لکھا تھا۔ "ہم اسپورٹس کی دنیا میں سفید فاموں کو ان کا مقام دلا کر دم لیں گے۔"

بڑے بڑے سرمایہ دار اور صنعت کار کمیٹی کو فنانس کر رہے تھے۔ پانچ سال پہلے کمیٹی نے پروجیکٹ پر کام کرنا ترک کر دیا تھا کیونکہ تجربے ناکام ہوچکے تھے۔ فائل میں وصول ہونے والے چندوں کا ریکارڈ بھی تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی میں نے کاغذات کو ترتیب سے رکھنا شروع کر دیا۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو میں بدستور فائل میں الجھا ہوا تھا۔ وہ ڈاکٹر کی ہاؤس کیپر تھی' جس نے ہمیں ناشتا کرایا تھا۔



"ارے مسٹر.........؟"

"فوریسٹر" میں نے معصومیت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کب آئے؟ آپ تو بروس کو نیو آرلینز لے کر گئے تھے نا؟"

"جی ہاں مادام لیکن میرا بریف کیس گم ہوگیا ہے۔ میں نے سوچا' شاید یہیں کہیں رہ گیا ہوگا۔"

"بڑے افسوس کی بات ہے۔" وہ کبھی مجھے دیکھ رہی تھی اور کبھی کھلی ہوئی فائل کو۔ "مجھے یہاں کی صفائی کرنی ہوگی۔"

جیسے ہی وہ ہال کی طرف گئی' میں نے دروازے کی طرف دوڑ لگادی۔ باہر نکلتے ہی میں گاڑی میں بیٹھا اور اپنے پیچھے گرد چھوڑتا رخصت ہوگیا۔ کھلی شاہراہ پر ۹۰ کی رفتار سے گاڑی چلا رہا تھا۔ اچانک مجھے عقب نما آئینے میں سرخ روشنی نظر آئی۔ میں نے بہت آہستگی سے گاڑی کی رفتار کم کرنا شروع کی۔

ڈپٹی شیرف نے گاڑی رکوائی۔ "مسٹر! آپ کم از کم ۸۵ کی رفتار سے جا رہے تھے۔"

میں لائسنس نکال رہا تھا کہ اس کی کار میں سگنل موصول ہونے لگے۔ اس نے اپنی کار کے پاس جا کر کال ریسیو کی۔ ساتھ ہی وہ نوٹ بک پر کچھ لکھتا بھی جا رہا تھا پھر دو تین لمبے ڈگ بھر کر میرے پاس واپس آیا۔ "تم سام فوریسٹر ہو؟" اس نے پوچھا۔

"کیوں؟" میرے پیٹ میں اینٹھن سی ہونے لگی۔

"اس کی فکر نہ کریں۔" اس کے لہجے میں اب رکھائی تھی۔ "میری کار کے پیچھے پیچھے آؤ۔ ہمیں واپس چلنا ہے۔"

"دیکھو آفیسر' مجھے فلائٹ پکڑنی ہے۔ میں بروس میسی کا دوست ہوں۔ مارسیلی میں ڈاکٹر لابس بھی مجھ سے واقف ہیں۔ میں ولیپس باسکٹ بال ٹیم سے............"

"یہ سب وہاں چل کر بتایئے گا۔"

میں جان گیا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ یہاں............ اس طرح کے علاقوں میں جانے کتنے مسافروں کو اس طرح روکا گیا تھا۔ ان میں بہت سوں کو تو اس کے بعد قبر ہی نصیب ہوئی تھی۔ یہاں تو معاملہ ہی اور تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ وہ اس بدبودار راز کو راز رکھنے کے لئے کس حد تک جا سکتے تھے۔

دو سو ہارس پاور کا انجن ایک جھٹکے سے اسٹارٹ ہوا۔ گاڑی فرسٹ گیئر میں ڈالتے ہی میں عملاً ایکسیلیٹر پر پاؤں رکھ کر کھڑا ہوگیا۔ ڈپٹی شیرف کی گاڑی اسٹارٹ کرتے کرتے میں ایک میل آگے نکل چکا تھا۔ گاڑی کی رفتار کی حد ۱۲۶ میل تھی۔ میں نے دوبار تین منٹ گاڑی اسی رفتار سے دوڑائی۔ یہاں تک کہ ایک موڑ مڑنے کے بعد ڈپٹی شیرف کی گاڑی میری نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ میں نے ایک جگہ موقع پاکر گاڑی ہائی وے سے سائیڈ روڈ پر اتارلی۔ چند منٹ کی پاور فل ڈرائیونگ کے بعد میں ایک دو طرفہ سڑک پر پہنچا اور میں نے گاڑی کی رفتار نارمل کردی۔

سنگِ میل کے مطابق میں تھیبوڈوکس سے تین میل دور تھا کہ اچانک مجھے وہ روڈ بلاک نظر آیا۔ وہاں مجھے پولیس کی کم از کم تین گاڑیاں کھڑی نظر آرہی تھیں۔ تصویر واضح ہونے سے پہلے ہی میں نے گاڑی کچے میں اتارلی۔ کچھ فاصلے پر کاٹن ووڈ کے درختوں کا ایک جھنڈ تھا میں نے گاڑی وہاں لے جاکر روک دی۔

میں گاڑی سے اتر آیا۔ معاملہ خاصا سنگین تھا۔ اگر مقامی پولیس مجھے پکڑنے کے سلسلے میں اتنی سنجیدہ تھی تو میری گاڑی تک پہنچنے میں زیادہ دیر لگنے کا امکان نہیں تھا۔ گاڑی چھوڑ کر پیدل چلنے میں بھی عافیت نہیں تھی۔ کتے ذرا دیر میں تلاش کر کے میری تکا بوٹی کردیتے۔

میں نے سڑک کے کنارے جھاڑیوں کی اوٹ سے روڈ بلاک کی طرف دیکھا۔ وہاں صورتِ حال پہلے ہی کی سی تھی۔ کوئی تحرک نظر نہیں آرہا تھا۔ گویا انہوں نے مجھے نہیں دیکھا تھا۔ میں اطمینان سے سڑک پر آیا اور گزرتی ہوئی اکا دکا گاڑیوں کو رکوانے کی کوشش کی۔ میں نے اپنی جیکٹ اتار دی تھی۔ تین کاریں بغیر رکے گزر گئیں پھر مخالف سمت سے ایک پولیس کار آتی دکھائی دی' اوپر سرخ بتی جل رہی تھی اور سائرن بھی بج رہا تھا۔ میں تیزی سے جھاڑیوں میں اتر گیا۔

پولیس کار کے جانے کے بعد میں پھر سڑک پر آیا۔ اس بار میرے اشارے پر ایک کھٹارا واکس ویگن رک گئی۔ میں عقبی حصے میں بیٹھ گیا' جہاں چار پانچ کتے موجود تھے۔ کھڑکیوں پر پردے پڑے ہوئے تھے۔ میں نے انہیں خبردار کرنا مناسب سمجھا۔

"آگے روڈ بلاک ہے۔ وہاں سے جلد از جلد نکلنے کی کوشش کرنا۔"

"اطلاع کا شکریہ!" ڈرائیور نے کہا۔



عقب سے ایک نسوانی آواز نے پوچھا۔ "ہم تمہاری کیا خدمت کرسکتے ہیں؟"

"مجھے روڈ بلاک کے پار پہنچا دیجئے۔"

"تم نے کیا کیا ہے؟"

میں سوچ میں پڑ گیا۔ کیا تو میں نے بہت کچھ تھا............ اور وہ تھا بھی غیر قانونی

"کوئی خاص بات نہیں۔ بغیر اجازت کسی کے گھر میں گھس گیا تھا لیکن خالی ہاتھ نکلا تھا۔" میں نے بتایا۔

"کوئی پروا نہیں۔" ڈرائیور نے کہا۔ "بس تم نیچے لیٹ جاؤ اور آواز نہ نکالنا۔"

گاڑی کی رفتار کم ہو رہی تھی۔ سرخ روشنیاں نزدیک آرہی تھیں۔ میں فرش پر لیٹ گیا۔ تین کتے میرے اوپر چڑھ بیٹھے۔ ایک نے میرا چہرہ چاٹنا شروع کردیا۔ مجھے خوف آنے لگا لیکن کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ میں سانس روکے لیٹا رہا۔

گاڑی کی رفتار کم ہوئی اور وہ بالآخر رک گئی۔ کسی نے تیز آواز میں پوچھا "کہاں جارہے ہو تم لوگ؟"

"تھیبوڈوکس!" ڈرائیور نے جواب دیا۔

"راستے میں کوئی تیز رفتار اسپورٹس کار ملی؟"

"نہیں جناب۔"

"یہ عجیب سی بُو کیسی ہے؟"

"پچھلے حصے میں ہمارے کتے ہیں۔"

"اچھا........... جاؤ۔"

گاڑی جھٹکے سے کوئی چھ فٹ آگے بڑھی ہوگی کہ انجن بند ہوگیا۔ ڈرائیور اسٹارٹر پر دباؤ ڈالتا رہا لیکن گاڑی اسٹارٹ نہیں ہوئی۔

"کیا ہوا؟" اسی پولیس مین کی آواز ابھری جس نے پہلے پوچھ گچھ کی تھی۔

"بیٹری ڈاؤن ہوگئی ہے۔" ڈرائیور نے کہا۔

"تو دھکے کی ضرورت ہے؟"

"ہم بہت شکر گزار ہوں گے جناب۔"

میرا دم گھٹا جارہا تھا۔ چند لمحے بعد انجن کھانسا اور گاڑی آگے بڑھ گئی۔ میں کتنی

کے بل اٹھا اور اپنا بٹوا نکال کر دیکھا۔ اس میں کچھ ڈالر تھے۔ میں نے ڈرائیور سے پوچھا "مجھے نیو آرلینز ایئر پورٹ کتنے میں پہنچادو گے؟"

"تم بتاؤ کیا دو گے؟" عورت نے پوچھا۔

"۵۰ ڈالر کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"نہایت مناسب ہے۔"

یہ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لوگ درحقیقت نیو آرلینز ہی جا رہے تھے۔

☆------☆------☆

میں کنساس سٹی میں موٹیل باغ ہوٹل کے اپنے کمرے میں پہنچا تو تھکن اور نیند سے نڈھال ہو رہا تھا لیکن ٹیلی فون آپریٹر نے بتایا کہ مسٹر نیکس پیکوز اب تک چھ بار فون کر چکے ہیں اور ان کی ہدایت ہے کہ میں فوراً انہیں فون کروں۔

لائن بہت خراب تھی۔ نیکس کی آواز صاف نہیں تھی' بس اتنا سمجھ میں آرہا تھا کہ وہ آئٹم' نک اسٹورن' بروس میسی اور مائیکل میسی کے حوالے سے کچھ کہہ رہا تھا۔ میں نے کہا۔ "مسٹر پیکوز' ذرا آہستہ آہستہ۔ لائن بہت خراب ہے۔ پھر سے بتائیں' کیا کہہ رہے ہیں آپ؟"

"تم نااہل بھی ہو اور احمق بھی۔" نیکس نے دھاڑ کر کہا۔ "تمہیں ملازمت سے برطرف کردیا گیا ہے۔ سمجھے کچھ؟" اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔

میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ بالآخر بے روزگاری کا خدشہ پورا ہو کر رہا۔ چند منٹ بعد میں نے ڈلسی کو فون کیا۔ اسے پہلے ہی معلوم ہو چکا تھا۔

"ڈلسی'......... صرف ایک بات بتا دو۔ مجھے کیوں نکالا گیا ہے؟"

"شاید اس لئے کہ آج کے آئٹم میں نک اسٹورن کا فیچر چھپا ہے۔ اوپر لکھا ہے......... خصوصی فیچر......... جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ شہ سرخی ہے۔ "بروس میسی کا باپ حقائق پر سے پردہ اٹھاتا ہے......... چار کالمی فیچر ہے۔ میسی کے باپ نے میسی کے بچپن کے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے۔"

میں تصور کر سکتا تھا کہ یہ گفتگو نیو آرلینز کے کسی نیم تاریک بار میں ہوئی ہو گی۔ نک اصرار کر کے مائیکل میسی کو مسلسل پلاتا رہا ہو گا۔ یہ نک کا خاص اسٹائل تھا۔ اسے اس سے غرض نہیں ہوتی تھی کہ کوئی بیمار ہے یا مر رہا ہے۔ اسے اپنے فیچر سے مطلب



ہوتا تھا۔ کاش......... کاش میں نے اس رات اسے اور زور سے مارا ہوتا۔

"میسی کے لئے تو فیچر بہت تباہ کن ثابت ہو گا۔" میں نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"پہلے میں یہی سمجھی تھی لیکن اب مجھے اتنا یقین نہیں ہے کہ اس پر۔ بعض اوقات معاملات کا کھل جانا ایک اچھا علاج بھی ثابت ہوتا ہے۔"

"کاش ایسا ہی ہو۔ اچھا ڈیئر میں پھر فون کروں گا تمہیں۔"

اس کے بعد میں نے ولیپس کے پریس ایجنٹ جیک کاربن کو فون کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ نک کے فیچر کی اشاعت کے باوجود میسی حیرت انگیز طور پر پُرسکون ہے۔

"مجھے کوئی پروا نہیں۔" میں نے کہا۔ "کیونکہ مجھے ملازمت سے نکال دیا گیا ہے؟"

"کیا!" وہ دہاڑا۔

میں نے اسے پوری تفصیل بتائی۔

"پیکوز کو یہ بھی احساس نہیں کہ ہماری ٹیم کامیاب جا رہی ہے۔ کیا اب وہ میچوں کی کوریج کے لئے کسی اور کو بھیجے گا؟ نہیں......... سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ٹیم کے کھلاڑی تمہارے دوست ہیں۔ وہ تمہارے علاوہ کسی اور سے بات بھی نہیں کریں گے۔ میں ابھی گائلز اور گروس سے بات کر کے اس کی کھنچائی کراتا ہوں۔"

پندرہ منٹ بعد فون کی گھنٹی بجی۔ دوسری طرف نیکس پیکوز تھا۔ "اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟"

"وہی جو ایک بے روزگار آدمی محسوس کرتا ہے۔" میں نے بے حد انکساری سے کہا۔

"دیکھو فورسٹر' ابھی گروس سے میری بات ہوئی ہے۔ اس کی التجا پر میں تمہیں ایک اور موقع دے رہا ہوں۔ ٹھیک ہے؟"

"بہت ٹھیک ہے۔"

"اور اس سلسلے میں تمہاری پرفامنس ایک اناڑی رپورٹر کی سی تھی؟"

"یہ درست ہے۔"

"یہ وہ فیچر ہے جو تمہیں مِس نہیں کرنا چاہئے تھا۔"

"یہ بھی ٹھیک ہے۔"

"تو اب طے یہ ہوا کہ اس سیزن تک تم ٹیم کے ساتھ رہو گے پھر ہم تمہارے بارے میں سوچیں گے۔ کبھی تبادلہ بہت ضروری بھی ہو جاتا ہے۔ رپورٹر کبھی کسی ٹیم سے اتنے قریب ہو جاتے ہیں کہ اپنے دفتر والوں سے اتنے قریب نہیں ہوتے۔ ایسے میں انہیں ایک جگہ ٹکنے نہیں دینا چاہئے۔"

"ٹھیک ہے مسٹر پکوز۔"

☆------☆------☆

ویلیپس نے کنساس سٹی کی ٹیم کو ہرا دیا لیکن کنساس والوں نے میسی کے خلاف ہر حربہ استعمال کیا۔ کھیل ختم ہونے سے دو منٹ پہلے کوچ نے میسی کو باہر بلایا۔ میچ کے بعد میں نے میسی کو لاکر روم میں گھیر لیا۔ "انہوں نے تمہیں ذرا نہیں بخشا۔ کوئی رعایت نہیں کی تمہارے ساتھ۔"

"اسی لئے تو میں ایک تھپڑ کے بعد دوسرا رخسار پیش کر دینے کا قائل ہوں۔"

"کب تک ایسا کرتے رہو گے؟"

"جب تک پاپا کی ضرورت ہوگی۔" اس نے کہا۔ "آپ نے جو کچھ نہیں لکھا' میں اس پر آپ کا شکر گزار ہوں۔" وہ شاور کی طرف چلا گیا۔

جو کچھ میں نے نہیں لکھا تھا' اس پر مجھے پلٹزر زایوارڈ مل سکتا تھا۔

میں کوچنگ روم میں گیا۔ وہاں بٹسی کے ساتھ نک اسٹورن موجود تھا۔ وہ دونوں پلاسٹک کے ایک ٹکڑے کو بہت غور سے دیکھ رہے تھے۔ میں وہاں پہنچا تو بٹسی نے وہ ٹکڑا میری طرف بڑھا دیا۔ "ذرا دیکھو تو' یہ کیا ہے؟"

"یہ H ہے۔ ایسے حروف میل باکس پر لگائے جاتے ہیں۔"

"واہ بھئی.......... دیکھا بٹسی! ہمیں تو معلوم ہی نہیں تھا۔" نک نے زہر اگلا۔

"یہ تو ہم بھی دیکھ رہے ہیں سام۔" بٹسی نے کہا۔ "سوال یہ ہے کہ کسی نے یہ میسی کو کیوں بھیجا ہے؟"

"تو یہ میسی سے پوچھ لو۔" میں نے تجویز پیش کی۔

"میں نے پوچھا تھا۔" نک نے بتایا۔ "وہ منہ پھیر کر چل دیا۔"

"بڑا ناشکرا ہے' تم جیسے دوست کے لئے تو اسے جان دے دینی چاہئے۔" میں نے طنز کیا۔



اپنے کمرے میں پہنچ کر میں نے میسی کے کمرے میں فون کیا۔ فون جسٹن فیل نے ریسیو کیا۔ "یہ H کا کیا چکر ہے؟" میں نے پوچھا۔

"کوئی خاص بات نہیں۔ کسی نے مذاق کیا ہوگا۔ صبح ہم کمرے میں آئے تو وہ H پہلے سے ہی موجود تھا۔"

"بروس ہے کمرے میں؟"

"نہیں۔ وہ لابی میں گیا ہے۔ رکسونا کو فون کرنے۔"

"رکسونا! کیا وہ اکثر اسے فون کرتا ہے؟"

"رات میں صرف دو یا تین بار۔ ممکن ہے' دن میں بھی کرتا ہو۔"

"اور بانسری کے کیسٹ؟"

"وہ بھی چل رہے ہیں۔"

☆------☆------☆

تین دن بعد ہم اپنے شہر واپس پہنچے۔ اس سے پہلے ہم نے بلز کو بھی شکست دے دی تھی۔ میں نے ایئر پورٹ سے ٹیکسی کی اور سیدھا ویلیپس کے آفس پہنچا۔ "ہیپر" میں نے کلرک سے کہا۔ "مجھے میسی کے پرستاروں کی تازہ ڈاک دکھاؤ۔"

اس نے مجھے ۲۰ کے لگ بھگ خط تھمائے۔ میں نے انہیں ٹٹولا۔ ایک خط ذرا پھولا ہوا تھا۔ میں نے لفافہ چاک کیا۔ اندر سے پلاسٹک کا ایک O نکلا۔ ساتھ میں ایک خط بھی تھا جو کسی میگزین سے حروف کاٹ کر' سادہ کاغذ پر چپکا کر ترتیب دیا گیا تھا' لکھا تھا............

"ٹھیک ہے دیوانے۔ تمہیں H اور O مل چکے۔ چند میچ جیت لو' پھر دیکھو کیا ہوتا ہے۔"

میں نے خط ایک طرف رکھا اور دوسرے خطوط کا جائزہ لیا۔ کچھ میں مختلف فلاحی اداروں کی چندے کی اپیل تھی۔ کچھ تعریفی خطوط تھے۔ نیویارک شہر سے ایک نفرت بھرا ٹیلی گرام آیا تھا۔ لکھا تھا............ مجھے زندگی سے صرف ایک طلب ہے.......... تمہارے منہ پر تھوکنے کا موقع لیکن کیا کروں' خواہش مندوں کی قطار بہت طویل ہے۔

میں نے پھر پہلا خط اٹھا لیا۔ کسے پڑی تھی کہ عرق ریزی سے کسی میگزین سے حروف کاٹے اور انہیں چپکائے۔ ایسا تو پرانی کرائم فلموں میں ہوتا تھا۔ میں نے حروف

گئے۔ وہ ۵۰ تھے۔ ۵۰ حروف کا کاٹنا اور پھر انہیں چپکانا کوئی مذاق نہیں۔
کچھ سوچ کر میں نے ویلپس کے سکیورٹی ڈائریکٹر رہوڈز کو فون کیا اور اس سے ہیلکس میں ملاقات طے کی۔ کچھ دیر بعد میں ابراہام گروس کے باکس میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ رہوڈز قابلِ اعتبار آدمی تھا۔

وہ میرے برابر آبیٹھا۔ "اسکور کیا ہے؟" اس نے خالی اسٹینڈز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مزاحیہ انداز میں کہا۔ "تماشائیوں کو سانپ سونگھ گیا ہے کیا؟"

میں نے اسے وہ خط تھمادیا اور اس کے چہرے پر نظریں جمادیں۔ "ایسے خط آتے رہتے ہیں۔" خط پڑھنے کے بعد اس نے جیب میں رکھ لیا۔ "اور اب تو ایسے خطوط اور آئیں گے............ اور بڑی تعداد میں آئیں گے۔"

"کیوں؟"

"ٹیم کی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے۔"

"میں نے سنا ہے' کچھ جوئے بازوں کے مزاج خراب ہو رہے ہیں۔"

"یہ تو ہوگا۔" اس نے کہا۔ "میسی نے ان کے اندازے چوپٹ کرکے رکھ دیئے ہیں۔"

"ہمارے فائنل میں پہنچنے کا امکان ایک فیصد تو ہوگا؟"

"اس پر ایک کے مقابلے میں چھ کا بھاؤ چل رہا ہے لیکن دباؤ بڑھ رہا ہے سام۔ ہم ان ٹیموں کو ہرا رہے ہیں' جنہیں ہرانے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ تمہیں اندازہ ہے کہ اگر ہم نے دوسری پوزیشن حاصل کرلی تو شرط بازوں کا کتنا نقصان ہوگا؟" اس نے پوچھا۔

"بہت زیادہ تو نہیں ہو سکتا۔"

"کیا کہہ رہے ہو! ۸۰ لاکھ سے ایک کروڑ ڈالر کی رقم کو تم کیا کہو گے؟"

مجھے یقین نہیں آرہا تھا۔ "یہ فگرز کس نے دیں تمہیں؟"

"تمہیں معلوم ہے۔"

میں جانتا تھا' رہوڈز پولیس میں رہ چکا تھا۔ وہاں اس کے بڑے تعلقات تھے اب بھی۔ "اچھا............ اور اگر ہم فائنل جیت گئے تو............؟" میں نے پوچھا۔

"مت پوچھو۔ تب تو وہ کچھ ہوگا جس کے سامنے آج کا واقعہ بہت معمولی بات



لگے گا۔"

"آج کا واقعہ؟"

"تمہیں نہیں معلوم؟ صبح چھ بجے بنسی ریفرٹی کی ڈور بیل بجی۔ اس نے دروازہ کھولا تو کسی نے فضلے کا پورا تھیلا اچھال دیا۔ پورا قالین برباد ہوگیا۔"

"تم اس قسم کی صورتِ حال سے نمٹ سکتے ہو؟"

"ہم تو کسی بھی طرح کی صورتِ حال سے نمٹ سکتے ہیں لیکن دوست' اس لڑکے نے لوگوں کو عجیب طور سے جھنجھوڑا ہے۔ میں لوگوں کی کیفیت سمجھ سکتا ہوں۔ دراصل وہ بہت مختلف ہے............"

"مختلف تو سب ہوتے ہیں ایک دوسرے سے۔" میں نے کہا۔

"نہیں' یہ اور بات ہے۔"

میں سمجھ گیا۔ مجھے ڈلسی کی کہانی یاد آگئی............ اودے رنگ کے درندے............ افریقہ کے جنگل والی!

☆------☆------☆

کسی ناپسندیدہ بات پر کھلاڑیوں کے ردِعمل کے متعلق اندازہ لگایا ہی نہیں جاسکتا۔ جبکہ بروس میسی کوئی عام کھلاڑی نہیں تھا۔ میسی پر اپنے فیچر کی اشاعت کے بعد نک اسٹورن جب پہلی بار میسی کے سامنے آیا تو میسی کا انداز ایسا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ شاید اپنے کچھ راز کھلنے پر اس نے سکون کی سانس لی ہو۔ راز ذہن پر بہت بڑا اور ناقابلِ برداشت بوجھ بھی تو بن جاتے ہیں۔

میچوں میں اس کی کارکردگی نے ایک ہموار معمول کا روپ دھار لیا تھا۔ کلیولینڈ کے خلاف اس نے ۱۷ ری باؤنڈ پکڑے اور ۸ شاٹس بلاک کیے۔ اگلی شام بُلٹس کے خلاف اس کی کارکردگی اور بہتر ہوئی۔ تین دن بعد پہلی بار وہ ماسک اتار کر کھیلا اور ہاکس اس کا چہرہ چپکانے کی کوشش کرتے رہے لیکن اس میچ میں اس نے ذاتی طور پر ۳۰ پوائنٹ اسکور کیے۔ اس نے ۱۶ پوائنٹ فیلڈ سے شوٹ کیے تھے اور ۱۴ پوائنٹ فری تھرو کے ذریعے اسکور کیے تھے۔ یہی نہیں' اس نے ۱۵ شاٹس بلاک کیے۔ ان میں سے ایک شاٹ واپس جاکر آرٹی فیلڈ کی آنکھوں پر لگا۔ اس کی آنکھ ضائع ہوگئی۔ میچ ختم ہوا تو اٹلانٹا کے لوگ کھڑے ہوکر دیوانہ وار چیخ چیخ کر میسی کی کھال کھینچنے کا مطالبہ کر رہے

تھے۔ ولیپس کی ٹیم کو پولیس کی حفاظت میں ڈریسنگ روم پہنچایا گیا۔ ہوٹل بھی وہ پہرے میں واپس گئے۔

اب ہمارے سیزن کے صرف دس میچ رہ گئے تھے۔ نکس تو یقینی طور پر فائنل میں پہنچ چکے تھے۔ دوسری پوزیشن کے لئے سیلٹس اور ولیپس میں مقابلہ تھا۔ اس حقیقت نے ہمیں ہر ٹیم کا ہدف بنادیا۔ سب کی پالیسی ایک ہی تھی۔ دو آدمی میسی کے پیچھے لگا دیے جاتے تھے اور جنگ کی سی صورتِ حال ہوتی تھی۔

تماشائی بھی ردِ عمل میں پیچھے نہیں رہے تھے۔ ہر جگہ میسی کو معاندانہ رویے کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ پورٹ لینڈ میں بھی جہاں کے تماشائی بہت متحمل مزاج مشہور ہیں' میسی کو ایذا پہنچائی گئی۔ پورٹ لینڈ میں تماشائی کورٹ سے قریب ترین ہوتے ہیں۔ ایک موقعے پر میسی سائڈ لائن کے قریب گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ اس کی ران سے خون نکل رہا تھا اور کھرونچے صاف نظر آرہے تھے۔ میچ کے بعد وہاں ایک دستانہ ملا جس میں اسٹیل کے نکیلے ناخن لگے تھے۔

لاس اینجلس میں مخالف ٹیم کا سینٹر' میسی کو باہر کرنے کی کوشش میں خود باہر ہوگیا۔ تماشائیوں نے خالی بوتلوں' ڈبوں اور دوسری الابلا کی بارش کردی۔ صفائی کے لئے آدھا گھنٹا کھیل رکا رہا۔ ڈبوں اور بوتلوں کے درمیان ایک چاقو اور ایک گولی بھی تھی۔

کھیلنے کے لئے سب سے دشوار مقام میڈیسن اسکوائر گارڈن ہے۔ نیویارک نکس کا ہوم گراؤنڈ۔ وہاں کھیلنا کسی ٹیم کو اچھا نہیں لگتا۔ وہاں مخالف ٹیم کے کھلاڑی پر صرف اچھا کھیلنے پر ہوٹنگ نہیں کی جاتی بلکہ وہ بدترین کھیل رہا ہو' تب بھی ہوٹ ہوتا ہے۔ یہ وہی جگہ ہے' جہاں کراؤڈ کو باسکٹ بال ٹیم کا چھٹا کھلاڑی کہا جاتا ہے۔

اور نیویارک والے ہمارے لئے پوری طرح تیار تھے۔ یہ بات این بی اے والوں کو بھی معلوم تھی۔ ہمارا میچ ۱۶ مارچ کو گارڈن میں ہونا تھا۔ ایک تجویز تھی کہ اس میچ کو جمنازیم یا لانگ آئی لینڈ منتقل کردیا جائے لیکن این بی اے کے بڑوں نے فیصلہ کیا کہ نکس کے پرستار اس تبدیلی کو چیلنج تصور کرکے اور جارح ہوجائیں گے۔

میچ شروع ہونے سے پندرہ منٹ پہلے کسی نے جونز جونز کو فون کیا۔ آواز سے لگتا تھا کہ فون کرنے والا مفلر میں منہ لپیٹ کر بات کررہا ہے۔



"تمہاری بیوی اور بیٹی ہمارے قبضے میں ہیں۔ چھ پوائنٹ سے زیادہ اسکور نہ کرنا۔"

جونز بیک وقت پولیس' ایف بی آئی اور ائرفورس سے مدد لینا چاہتا تھا لیکن بٹسی نے اسے سمجھایا۔ "نیویارک میں یہ سب کچھ معمولات میں شامل ہوتا ہے۔ کسی کلرک نے اپنی پوری تنخواہ نکس پر لگادی ہوگی اور اب ان کی جیت کو یقینی بنارہا ہوگا۔ تم چاہو تو گھر فون کرکے دیکھ لو۔ وہ دونوں ٹی وی پر میچ دیکھ رہی ہوں گی۔"

"یہاں ایک بار میرے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا تھا۔" بیسل غرایا۔ "کسی نے فون پر دھمکی دی کہ اگر میں اچھا کھیلا تو میری ماں کو کاٹ پیٹ کر بذریعہ ڈاک مجھے بھیج دیں گے۔ میں ان دنوں لڑکا ہی تھا۔ میں نے اس فون کال کا بدلہ یوں لیا کہ ۳۹ پوائنٹ اسکور کرڈالے۔"

ولیپس دھمکیوں کو نظرانداز کرکے کھیلے۔ جلد ہی انہوں نے ۲۲ پوائنٹ کی لیڈ لے لی۔ بٹسی نے نکس پر ترس کھا کر اپنے اس کھلاڑی کو اندر بھیج دیا جس نے پورے سیزن میں کورٹ میں قدم تک نہیں رکھا تھا۔ کہتے ہیں' جب ضرورت نہ ہو تو قسمت ضرور ساتھ دیتی ہے۔ اس روز بھی یہی کچھ ہورہا تھا۔ ریڈ گرین نے سٹرانو کو فل کورٹ پاس دیا' جو سٹرانو سے دس فٹ دور سے گزرا لیکن سیدھا باسکٹ میں گیا۔ ریڈ گرین نے چیخ کر مخالف کھلاڑی سے کہا۔ "ہے ڈاؤلن........... تم پوری رات کوشش کرو تو یہ شاٹ نہیں کھیل سکتے۔"

میسی نے پہلے ہاف میں ۱۸ پوائنٹ اسکور کئے۔ دوسرے ہاف میں وہ کورٹ کے دونوں حصوں پر چھایا رہا۔ اس کی بلاکنگ اور ری باؤنڈ ریسیونگ قابلِ دید تھی۔ پھر بٹسی نے اسے بٹھا کر کنگ کراؤڈر کو چانس دیا۔ ہفتوں میں کنگ کو چند منٹ کھیلنے کا وہ پہلا موقع ملا تھا۔

میچ ختم ہونے کے بعد پیٹ ٹائلز اپنے ٹائپ رائٹرز پر جھک گیا۔ وہ بہت خوش تھا۔ اس کے نزدیک وہ سال کی سب سے متاثر کن فتح تھی۔ جب کہ میں نے بلیڈ مرر کے قارئین کو یاد دلایا کہ نکس پہلے ہی فائنل میں پہنچ چکے تھے۔ ان کے لئے اس میچ کی کوئی اہمیت نہیں تھی لیکن اگر ولیپس کا پلے آف باسکٹ بال میں اس سے سامنا ہوا تو صورتِ حال اور ہوگی۔ وہ تو ایک نیا منی سیزن ہوتا ہے۔ اس میں کوئی یونہی نہیں

ہارتا۔

میں اختتامی سطور بنانے کی کوشش کر رہا تھا کہ میرے سامنے سے ایک باپ بیٹا گزرے۔ لڑکا کم عمر تھا اور بری طرح رو رہا تھا' جیسے باپ اس کی چاکلیٹ کی فرمائش پوری کرنے میں ناکام رہا ہو۔ پھر میں نے لڑکے کو کہتے سنا۔ "لیکن ڈیڈی' یہ بے انصافی ہے۔ وہ بہت لمبا ہے.......... بہت زیادہ۔"

"فکر نہ کرو۔ این بی اے والے کچھ کریں گے اس سلسلے میں۔ نہیں کریں گے تو میں کروں گا۔" باپ نے غصے سے کہا۔

میں نے باپ کو غور سے دیکھا۔ وہ ایک عام سا آدمی تھا.......... کلرک ٹائپ کا اور وہ بیٹے کے سامنے خود کو بہت توپ چیز ظاہر کر رہا تھا۔

میں نے خبر مکمل کی اور اس بار کی طرف چلا گیا جو نیویارک میں ولیمپس کی خصوصی پناہ گاہ تھا۔ وہاں پیسٹی موجود تھا۔ "کہو بھئی' کیا ہو رہا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔" اس نے جام سے ایک گھونٹ لیا پھر بولا۔ "اور ہاں.......... میسی کو ایک R موصول ہوا ہے پلاسٹک کا۔"

"یہاں.......... ہوٹل میں؟"

"نہیں۔ آفس میں' پیپر کا فون آیا تھا۔"

"اس کے ساتھ کوئی خط بھی ہے؟"

"ہاں.......... اور اس میں کچھ اس طرح کی عبارت ہے.......... اپنی قبر کھودتے رہو۔"

"بردس کو بتایا کسی نے؟"

"میرا خیال ہے' نہیں۔ یہ مسخرا پن تو چلتا رہتا ہے۔ اسے کون سنجیدگی سے لیتا ہے۔"

☆------☆------☆

۱۹ مارچ کو ہم نے بفیلو کو ہرایا۔ اگلا میچ بوسٹن سلیٹس سے تھا جو دوسری پوزیشن کے امیدوار تھے۔ بٹسی ٹیم کو بہت سخت پریکٹس کرا رہا تھا۔ لڑکے بھی اس کی باتوں پر کان دھر رہے تھے۔ میسی کو کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ وہ سب سے پہلے آتا تھا اور بغیر کہے سب سے زیادہ محنت کرتا تھا۔



ایک پریکٹس گیم کے دوران کنگ کراؤڈر نے میسی کو ڈاج دیا۔ میسی اس کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف گرا۔ خود کنگ کراؤڈر بھی گر گیا۔ دونوں اٹھ کر کھڑے ہوئے تو میسی نے کہا۔ "سوری کنگ۔" لیکن کنگ خاموشی سے ایک طرف چل دیا۔

میسی اس کے پیچھے لپکا اور ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "کنگ! آئی ایم سوری۔ دیکھو' ہم کو دوست ہونا چاہئے ایک دوسرے کا۔"

کنگ نے میسی کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو یوں دیکھا جیسے وہ کوئی جیتا جاگتا چوہا ہو۔

"پلیز.......... ہاتھ ملاؤ مجھ سے۔" میسی نے التجا کی۔

کنگ کراؤڈر نے سر جھکایا اور میسی کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر تھوک دیا۔

اسی وقت سیٹی بجی اور بٹسی نے چیخ کر کہا۔ "بس اتنا کافی ہے۔ اب شیو بناؤ اور نہاؤ۔"

لاکر روم میں میسی خاموش تھا۔ کراؤڈر نے کپڑے بدلے اور چلا گیا۔ "یہ کنگ کا دماغ کیوں خراب ہو رہا ہے؟" میں نے جسٹن فیل سے پوچھا۔

"کچھ لوگ ملازمت گنوانا پسند نہیں کرتے۔" جسٹن نے کہا۔

"لیکن انداز تو باوقار ہونا چاہئے۔"

"کنگ یہاں تک عزت اور وقار کی مدد سے نہیں پہنچا تھا۔"

اسی وقت پیٹسی ہماری طرف آیا۔ "یہ تمہارا روم میٹ آج کل بڑی خوبصورتی سے موو کر رہا ہے۔ کوئی دوا لی ہے اس نے؟" اس نے جسٹن سے پوچھا۔

"میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ بفیلو کے میچ کے بعد میسی نے مجھ سے کہا تھا.......... یہ پہلا میچ ہے' جس کے دوران میری ٹانگوں میں درد نہیں ہوا۔"

"یعنی پورا سیزن گزرنے کے بعد سیٹ ہوا ہے وہ۔ یہ لمبے لوگ زیادہ وقت لیتے ہیں سیٹ ہونے میں۔"

پریکٹس کے بعد میں ڈلسی کو کھانا کھلانے ایک ریسٹورنٹ میں لے گیا۔ ہم واپس آئے تو فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ میں نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف ٹیکس پیکوز بول رہا تھا۔ "فوریسٹر.......... جلدی کرو۔ فوراً ہیلکس ایکسیلیئر پہنچو۔ وہاں آگ لگ گئی ہے۔"

میں نے ریسیور رکھا اور دروازے کی طرف لپکا۔ "کیا بات ہے؟" ڈلسی نے

پوچھا۔

"آگ لگ گئی۔"

"اومائی گاڈ.......... جلدی سے بلی کو اٹھاؤ۔"

میں نے بلی کو اٹھایا اور دروازے کی طرف بھاگا پھر مجھے خیال آیا تو میں نے بلی کو ایک طرف اچھال دیا "یہاں نہیں.......... ایکسیلیئر میں۔"

میں اپنی کار تک پہنچا ہی تھا کہ ڈلسی بھی آگئی۔ اس نے برابر والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ "میسی ایکسیلسیئر ہی میں رہتا ہے نا؟"

"ہاں۔"

ہمیں گاڑی ہوٹل سے ایک بلاک دور روکنا پڑی۔ میں نے پولیس والے کو اپنا پریس کارڈ دکھایا اور ہوٹل کی طرف لپکا۔ وہاں افراتفری مچی تھی۔ سرچ لائٹیں اور سیڑھیاں لگادی گئی تھیں۔ ہوٹل کی بلڈنگ سے دھواں اٹھ رہا تھا لیکن مجھے کہیں شعلے نہیں دکھائی دیے۔

میں فائر چیف کے پاس گیا۔ "چیف.......... آگ کہاں لگی ہے؟" میں نے اس سے پوچھا۔

"تیسری سے چھٹی منزل تک لپیٹ میں آئی تھی مگر میرا خیال ہے' ہم نے آگ پر قابو پالیا ہے۔ جانی نقصان کوئی نہیں ہوا۔"

ڈلسی ہانپتی ہوئی آئی۔ "سام' میسی تو خیریت سے ہے نا؟" اس نے پوچھا۔

"کچھ کہا نہیں جاسکتا۔"

فائر بریگیڈ والے اپنا سامان سمیٹنے لگے تو ہمیں ہوٹل کے اندر جانے کا موقع ملا۔ سیلن زدہ لابی میں ایک معمر کلرک بیٹھا مہمانوں کی فہرست چیک کر رہا تھا۔

"بروس میسی؟" میں نے پوچھا۔

"وہ چوتھی منزل پر ہیں" کلرک نے سر اٹھائے بغیر کہا۔

"وہ خیریت سے ہیں؟" ڈلسی نے سوال کیا۔

"نظر تو نہیں آئے۔"

میں سیڑھیوں کی طرف لپکا تو کلرک نے پکارا۔ "مسٹر.......... آپ اوپر نہیں جاسکتے۔"



"میں اسے کمرے میں دیکھوں گا۔"

"وہاں اب کوئی کمرہ نہیں ہے۔ آگ مسٹر میسی کے بالکل نیچے والے کمرے سے شروع ہوئی تھی۔"

"خدایا!" ڈلسی کے منہ سے نکلا اور وہ سر تھام کر ایک دیوان پر ڈھیر ہوگئی۔

میں پلٹا اور میں نے کلرک کا گریبان تھام لیا۔ "ہوا کیا ہے؟" میں نے خود کو چیختے سنا۔ "وہ مر تو نہیں گیا؟"

"میں نے صرف اتنا کہا کہ وہ نظر نہیں آئے۔" کلرک نے بڑے وقار سے کہا "اب میرا گریبان چھوڑ دیں ورنہ میں آپ کو گرفتار کروادوں گا۔"

"تم نے کب سے نہیں دیکھا اسے؟"

"وہ شام چھ بجے باہر گئے تھے۔"

میں نے گھڑی دیکھی۔ رات کے دو بجے تھے۔ میسی نہ جانے کہاں تھا۔ "آؤ ہنی چلیں۔" میں نے ڈلسی کا ہاتھ تھام کر کہا۔

ہم کار میں بیٹھے۔ میں نے کار اس بلڈنگ کے سامنے روکی جس میں رکسونا رہتی تھی۔ "تم یہیں ٹھہرو" میں نے ڈلسی سے کہا اور عمارت میں چلا گیا۔

رکسونا کے کمرے کا دروازہ مقفل تھا۔ میں باہر کھڑا اپنی سانسیں درست کرنے کی کوشش کرتا رہا پھر مجھے بانسری کی دھیمی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی میسی کا مخصوص' بلند آہنگ قہقہہ اور پھر نسوانی ہنسی۔ میں پلٹا اور دبے پاؤں سیڑھیاں اتر کر نیچے آگیا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے کے بعد میں نے کہا۔ "وہ خیریت سے ہے۔"

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

"ایک ننھی چڑیا نے بتایا ہے مجھے۔"

☆======☆======☆

ولیپس کے فرنٹ آفس میں عرصے تک میسی کے بال بال بچنے پر تبصرے ہوتے رہے۔ میرے خیال میں یہ بے پروائی کا کیس تھا۔ سگریٹ پینے والوں سے اکثر بے پروائی سرزد ہوتی ہے لیکن تفتیش سے ثابت ہوا کہ آگ بالارادہ لگائی گئی تھی۔ میسی کے کمرے کے نیچے والے کمرے میں گندھک کے تیزاب کی علامات ملی تھیں۔ اس کمرے میں یوجین ٹوئن نامی آدمی ٹھہرا ہوا تھا۔ اب اس کی تلاش جاری تھی۔ نائٹ

کلرک نے اس کا حلیہ بتایا تھا۔ وہ اوسط قد و قامت کا آدمی تھا۔ لہجہ جنوبی علاقے کے باشندوں کا سا تھا۔

شاید میں اس شخص کو پہلے سے جانتا تھا۔ مہینوں پہلے ویلیپس کے ٹریننگ کیمپ کے دوران اس سے میرا سامنا ہوا تھا اور اس وقت بھی اس کے ہاتھ میں تیزاب کی بوتل تھی۔ میں نے سوچا' پولیس سے رابطہ کروں لیکن وہ بہت سے سوالات کرتے۔ خاص طور پر یہ کہ میں نے اسی وقت ان سے رابطہ کیوں نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے منہ بند رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ویسے بھی یہ میسی کا راز تھا' میرا نہیں۔

☆------☆------☆

بوسٹن سیلٹس پر بہت تھوڑے مارجن کی فتح کے بعد پوزیشن یہ ہوئی کہ دونوں ٹیموں کے پانچ پانچ میچ باقی تھے اور سیلٹس کو ویلیپس پر دو میچوں کی برتری حاصل تھی۔ کنساس سٹی نے بوسٹن کو شکست دی تو فرق صرف ایک میچ کا رہ گیا۔ ہم باہر کھیل کر آئے اور اب یکم اپریل کی رات ہمارا میچ نیکلس میں ہونا تھا۔ اس وقت تک ویلیپس مسلسل ۱۸ میچ جیت چکے تھے۔

"لڑکو.......... ہمیں یہ میچ ہر قیمت پر جیتنا ہے۔" کوچ نے اعلان کیا۔

"کوچ پلیز.......... ہمیں یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔" بیسل میک برائڈ نے کہا۔

"بالکل ڈاؤلن۔ ہم پوری طرح تیار ہیں۔" ریڈ گرین نے کہا۔

میسی اس رات پوری فارم میں نہیں تھا لیکن اس صورت میں بھی وہ دوسری ٹیم کو اسکول ٹیم بنا کر رکھ دیتا تھا۔ چنانچہ ویلیپس نے مسلسل ۱۹ ویں کامیابی حاصل کی۔ اسکور تھا۔ ۹۴-۱۰۷۔

دوسری طرف بوسٹن سے اچھی خبر آئی تھی۔ بفیلو بریوز نے سیلٹس کو ہرا دیا تھا۔ اب ویلیپس اور سیلٹس کے جیتے ہوئے میچوں کی تعداد برابر ہو گئی تھی۔ سیلٹس سے غلطی سرزد ہوئی تھی۔ انہوں نے ویلیپس سے آخری میچ پر انحصار کیا تھا۔

ریگولر سیزن کی آخری رات شہر کے لئے بڑی ہنگامہ خیز تھی۔ میئر تمام کونسل مین اور سیکڑوں معززینِ شہر میچ دیکھنے آئے تھے۔ یہ میچ جیتنے کی صورت میں ویلیپس تاریخ میں پہلی بار باسکٹ بال فائنل کھیلتے۔



سیلٹس کے چھ فٹ دس انچ لمبے سینٹر پال نی لینڈ نے جمپ کے معاملے میں میسی پر فوقیت حاصل کر لی۔ سیلٹس کے جوش اور جذبے کا اس سے اندازہ لگالیں کہ بٹسی کے ٹائم آؤٹ کال کرنے سے پہلے وہ ۴-۱۲ کی سبقت حاصل کر چکے تھے۔

"تحمل سے کام لو تحمل سے۔" بٹسی کھلاڑیوں کو لیکچر پلا رہا تھا۔ "بیسل' میری ہدایت پر عمل کرو۔ سٹر' تمہیں بیک کورٹ میں رہنا ہوگا تاکہ ہم موو بنا سکیں۔ تحمل سے کام لو۔ ویسا کھیلو' جیسا میں نے تمہیں پریکٹس میں کھلایا تھا۔ خدا کے لئے تحمل.........."

ٹائم کے بعد ویلیپس نے بہت اچھا اسٹارٹ لیا۔ تماشائی نعرے لگانے لگے لیکن ویلیپس کا گیم اتنی ہی تیزی سے رک بھی گیا۔ دوسرے کوارٹر کے وسط میں اسکور سیلٹس کے حق میں ۲۴-۳۸ تھا۔

بٹسی سائڈ لائن پر کھڑا اتنی بلند آواز میں بڑبڑا رہا تھا کہ آواز تماشائیوں کی پانچویں قطار تک پہنچ رہی تھی۔ کبھی وہ آفیشلز کو برا بھلا کہتا اور کبھی کھلاڑیوں کو۔ "کوئی میری بات سنتا ہی نہیں۔ چچ چچ.......... کسی کو پروا نہیں۔ اوہ.......... محنت کرنا جانتے ہی نہیں۔ یہ ٹیم ٹیم ہے ہی نہیں۔ اومائی گاڈ.......... ایک دوسرے کو دیکھتے بھی نہیں یہ لوگ۔ خیر.......... انہیں پروا نہیں تو مجھے بھی پرواہ نہیں۔"

سیلٹس بھوکے بھیڑیوں کی طرح کورٹ میں دندنا رہے تھے۔ ویلیپس ان کے پیچھے پیچھے تھے۔ ہاف ٹائم اسکور ۴۲-۵۶ تھا۔ میں نے ایک پرچی پر.......... "ایک گیم بیمار مائیکل میسی کے نام۔" لکھا اور پرچی میسی کو بھجوا دی۔

میں مایوسی کے عالم میں سوچ رہا تھا کہ کیا سیزن کا اختتام اس انداز میں ہوگا؟ اتنی اچھی کارکردگی کے بعد ہم اپنے شہر میں اپنے تماشائیوں کے سامنے میچ پلیٹ میں سجا کر حریفوں کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔ کیا یہی انجام ہونا تھا اس طویل جدوجہد کا؟

تماشائیوں میں جوش و خروش نہیں رہا تھا۔ اسٹینڈز میں گھوم پھر کر چیزیں بیچنے والوں کی آوازیں چہکار سے محروم ہو گئی تھیں۔

دوسرے ہاف میں اوپننگ جمپ میسی نے جیتی۔ چھ سات منٹ تک دونوں ٹیمیں ہم پلہ رہیں پھر میسی نے ایک ری باؤنڈ پکڑا اور گیند جسٹن فیل کو دی۔ اب ویلیپس بہت جم کر' متحد ہو کر کھیل رہے تھے۔ اس موو کے نتیجے میں ریڈ گرین نے دو پوائنٹ

اسکور کئے۔

سٹر نے فضا میں اچھل کر سیلٹس کا ایک پاس روکا اور جسٹن کو دیا۔ ویلیپس اب بہت بہتر کھیل رہے تھے۔ تیسرے کوارٹر کے اختتام پر سیلٹس کے ۸۷ اسکور کے جواب میں ویلیپس کا اسکور ۹۷ تھا۔

"یہ ہوئی نا بات۔" وقفے کے دوران بٹسی نے سویٹ بیسل سے کہا۔ "اب آخری کوارٹر اور اسی طرح کھیل لو............ میرے کہنے کے مطابق۔"

"تم فکر نہ کرو کوچ۔" بیسل نے جواب دیا۔ ویلیپس نے اچھل کر ایک دوسرے کے ہاتھوں پر ہاتھ مارے۔

لیکن بوسٹن سیلٹس بہت تجربے کار ٹیم تھی۔ تحمل سے کھیلنا انہیں بھی آتا تھا۔ انہیں آٹھ پوائنٹ کی سبقت حاصل تھی۔ لہٰذا وہ بہت محتاط ہو کر کھیل رہے تھے۔ ان کا بنیادی مقصد اپنی سبقت برقرار رکھنا تھا۔ پال نی لینڈ میسی کے پیچھے لگا ہوا تھا اور مسلسل اسے کارنر میں دھکیل رہا تھا۔ دوبارہ وہ اس کا پاؤں کچل چکا تھا۔

چھ منٹ باقی رہ گئے۔ سیلٹس کی لیڈ برقرار تھی۔ تب جونز جونز کو بھیجا گیا۔ دو باسکٹس کے نتیجے میں ویلیپس کے حق میں چار پوائنٹ کا فرق پڑ گیا۔ پال نی لینڈ نے ایک باسکٹ کی لیکن بیسل نے فوراً ہی حساب برابر کر دیا۔ ۳۱ سالہ سویٹ بیسل بہت تھکا ہوا تھا اور محض اپنی قوت ارادی کے بل پر کھیل رہا تھا۔ یہ اس کے کیریئر کا آخری سیزن تھا۔ اسکور سیلٹس ۱۱۵، ویلیپس ۱۱۱۔

میسی نے دو پوائنٹ اسکور کرنے کا آسان موقع گنوایا۔ تماشائی دم سادھے بیٹھے تھے۔ کھیل ختم ہونے میں ۴۲ سیکنڈ باقی تھے اور اسکور سیلٹس کے حق میں ۱۲۴-۱۲۸ تھا۔ ویلیپس کو مڈ کورٹ میں گیند ملی۔ جسٹن فیل نے گیند باسکٹ کی طرف اچھالی۔ شاٹ مس ہونے والا تھا کہ میسی فضا میں اچھلا اور اس نے گیند کو باسکٹ میں پہنچا دیا۔ اسکور ۱۲۶-۱۲۸ تھا اور ۲۴ سیکنڈ کا کھیل باقی تھا۔

گیند سیلٹس کے پاس تھی اور انہیں فائنل میں پہنچنے کے لئے صرف ۲۴ سیکنڈ گزارنے تھے۔ بوسٹن کا ہینڈلر مڈ کورٹ کے قریب بہت محتاط ڈربلنگ کر رہا تھا۔ جسٹن فیل اس کے ساتھ لگا تھا۔ بوسٹن کے کھلاڑی ایک دوسرے کو پاس دے رہے تھے۔ ایسے میں میسی کا لمبا بازو حرکت میں آیا اور اس نے گیند جھپٹ لی۔ گیند ایک سیکنڈ آزاد



رہی پھر سٹر مانو کو مل گئی۔

میسی پہلے ہی ڈاؤن کورٹ میں پہنچ چکا تھا اور کلیئر پوزیشن میں تھا۔ سٹر نے اس کی طرف اپنا تیز ترین پاس پھینکا' جو منہ توڑ پاس کہلاتا تھا اور ایک بار میسی کے لگ بھی چکا تھا۔ میں نے خوف سے پلکیں جھپکائیں لیکن میسی نے گیند کو انگلیوں کی پوروں سے پکڑا اور کوچ کی ہدایت کو نظر انداز کر کے ڈربلنگ کرتا ہوا باسکٹ کی طرف بڑھا۔ گیند پانچ چھ فٹ اوپر اس کے سینے تک اچھل رہی تھی۔ ایک طرف پال نی لینڈ اور دوسری طرف سے بوسٹن کا ایک اور کھلاڑی میسی کی طرف لپکے۔ دونوں نے کہنیاں چلائیں لیکن اس وقت تک میسی فضا میں بلند ہو چکا تھا۔ ادھر گیند باسکٹ میں گئی ادھر میسی دھڑ سے نیچے گرا۔

میں نے کلاک کی طرف دیکھا۔ ریگولیشن ٹائم گزر چکا تھا۔ اسکور ۱۲۸-۱۲۸ تھا اور میسی بدستور نیچے گرا ہوا تھا۔ تماشائی رقص کر رہے تھے۔ کہیں پٹاخے چلائے جا رہے تھے تو کوئی بگل بجا رہا تھا۔

پیٹی اپنا سیاہ بیگ لے کر کورٹ کی طرف چلا مگر اس دوران میسی ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ بار بار سر جھٹک رہا تھا۔ اس نے ٹرینر کو واپس چلے جانے کا اشارہ کیا۔

میسی اٹھ کر کھڑا ہوا۔ ریفری نے گیند اس کی طرف اچھالی اور فری تھرو لائن پر جانے کا اشارہ کیا لیکن تماشائی کورٹ میں اتر آئے تھے اور رقص کر رہے تھے سیکیورٹی والوں کو کورٹ خالی کرانے میں پندرہ منٹ لگے۔

میسی فری تھرو کے لئے تیار ہوا۔ اس کی فاؤل شوٹنگ کا اوسط ۶۲ فیصد تھا اور اسے سنبھلنے کے لئے زیادہ مہلت بھی نہیں ملی تھی۔ عموماً وہ پہلی تھرو مس کر دیتا تھا۔

ایرینا میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ میسی نے گیند اچھالی۔ گیند باسکٹ کے رم کو پکڑنے والی سپورٹ سے ٹکرا کر تین فٹ اوپر اچھلی اور پھر باسکٹ میں گرتی گئی۔

ویلیپس فائنل میں پہنچ گئے تھے' آنے والی کل ہماری تھی!

میرے لئے اپنا ٹائپ رائٹر اور اپنے کاغذات بچانا دوبھر ہو گیا۔ تماشائیوں کا ریلا تھا جو بہتا چلا آ رہا تھا۔ کھیل ختم ہوئے ایک گھنٹا ہو گیا مگر شور وغل اب بھی کم نہیں ہوا تھا۔ میں مجبوراً میچ کا آنکھوں دیکھا حال جیک کاربن کے فون کے ذریعے ڈکٹیٹ

کرا رہا تھا کیونکہ اوپر ٹیلی ٹائپ مشینوں تک پہنچنے کی کوئی صورت نہیں تھی۔ ہر جگہ ولیپس کے پرستاروں کا ہجوم تھا جو خوشی سے پاگل ہوئے جا رہے تھے۔

بارہ بجے میں نے فارغ ہو کر لاکر روم کا رخ کیا مگر وہاں صفائی کرنے والے کے سوا کوئی نہیں تھا اور وہ بے چارہ شیمپین کے کارکس' بیئر کی بوتلوں اور دیگر چیزوں کے سمندر میں سر پکڑے بیٹھا تھا۔ پریس روم میں پیٹ ٹائلز بھی موجود تھا۔ ہم دونوں باہر نکلے اور ولیپس کے مخصوص بار کی طرف گئے۔ وہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی لیکن ماریو ہمیں کچن میں لے گیا' جہاں بٹسی' پیسٹی اور چند کھلاڑی بیٹھے پی رہے تھے۔

صبح کاذب کے وقت میں لڑکھڑاتا ہوا گھر پہنچا تو ڈلسی نے مجھے دروازے پر انتظار کا حکم دیا۔ "آؤ..........اب اندر آ جاؤ۔" دو منٹ بعد اس نے کہا۔ "اور یہ بتاؤ کہ تم ڈسٹلری کی نمائندگی کر رہے ہو کیا؟ کتنی بدبو آ رہی ہے۔ دماغ پھٹا جا رہا ہے میرا۔"

"تم گہری سانسیں مت لو۔ نشہ ہو جائے گا۔" میں نے اسے سمجھایا۔

اس نے مجھے سہارا دیا اور ان دو پولیس والوں کی طرف متوجہ ہوئی جو مجھے گھر پہنچانے آئے تھے۔ "آپ لوگوں کے لئے کافی بناؤں؟"

"نہیں خاتون۔ شکریہ۔"

"میں آپ کی شکر گزار ہوں۔"

"شکریے کی کوئی بات نہیں۔ ایسے جسم تو شہر بھر میں بکھرے پڑے ہیں۔"

"اب آپ فکر نہ کریں۔ ہم فوریسٹر لوگ اپنے مُردے خود دفنانے کے قائل ہیں۔" ڈلسی نے مجھے صوفے کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

میں نے یوکلپٹس کی چائے کا آرڈر دیا تو تینوں ڈلسیوں نے بیک آواز کہا۔ "مذاق مت کرو۔"

☆======☆======☆

میں کوئی ڈراؤنا خواب دیکھ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی کی آواز نے مجھے جگا دیا۔ جاگنے کے باوجود میں کچھ دیر ساکت لیٹا رہا۔ سر بھاری بھاری ہو رہا تھا اور اٹھنے کی ہمت نہیں تھی لیکن گھنٹی مسلسل بجے جا رہی تھی۔ بالآخر میں نے اٹھ کر فون ریسیو کیا' دوسری طرف رکسونا تھی۔

"دوپہر ہو چکی ہے اور آپ اب تک سو رہے ہیں مسٹر فوریسٹر۔ مجھے آپ سے



کچھ پوچھنا ہے۔

اس نے میری آواز کے بھاری پن سے اندازہ لگا لیا تھا کہ میں ابھی سو کر اٹھا ہوں۔ "پوچھو رکسونا۔"

"آج صبح کوئی میرے دروازے کے سامنے ایک لیٹر ڈال گیا۔"

"لیٹر کس کی طرف سے تھا؟"

"یہ تو مجھے نہیں معلوم۔"

"خیر۔ پڑھ کر سناؤ۔"

"یہ وہ لیٹر نہیں۔ یہ ہے ایک حرف۔"

"اوہ۔ تو وہ S ہو گا۔" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔ "سنہرے بیک گراؤنڈ میں سیاہ پلاسٹک کا S۔"

"اوہ سام! تو یہ تمہاری حرکت تھی۔"

"ہرگز نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ H' O اور R پہلے ہی بھیجے جا چکے ہیں۔ اب S کی باری تھی۔"

"تو HORS کا کیا مطلب ہوا؟"

"ابھی ایک E اور آئے گا پھر یہ گھوڑا بن جائے گا۔"

"لیکن مجھے کیوں بھیجا گیا ہے یہ S؟"

میں اسے بتانے والا تھا کہ وہ میسی کے لئے تھا لیکن کہتے کہتے رک گیا۔ "مجھے نہیں معلوم۔" میں نے کہا۔ "لیکن ہمارے سیکورٹی ڈائریکٹر کا کہنا ہے کہ ہم فائنل میں پہنچ گئے تو جانے کیا کیا کچھ ہو گا اور بروس کہاں ہے؟"

"رات کے بعد تو اب تک نہیں دیکھا اسے۔ اور ہاں سام' ہم اب شاید ساتھ رہیں۔"

میں نے سوچا' نئی نسل ہر بات کتنی سادگی سے کہہ دیتی ہے۔ "کیوں نہیں رکسونا۔ تم دونوں بہت خوبصورت جوڑا ہو........... میوزیکل کپل۔ تم دونوں بنے ہی ایک دوسرے کے لئے ہو۔ میرے اور ڈلسی کی طرح۔ جوڑے تو آسمان پر بنتے ہیں۔ میرا مطلب ہے..........."

"میں سمجھ رہی ہوں سام۔ تمہیں یہ بات بری تو نہیں لگی؟"

"بری کیوں لگے گی۔ میں تو........... میں تو خود تمہارے لئے سب کچھ کروں گا۔"

"اب میں تمہیں سچ بتا ہی دوں۔ دراصل سام' ہم پہلے ہی سے ایک دوسرے کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ ہوٹل میں آگ لگنے کے بعد سے میسی میرے ہی ساتھ رہ رہا ہے۔"

"گڈ لک رکسونا۔"

ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی پھر بجی۔ اس بار رکسونا کے لہجے میں گھبراہٹ تھی "سام........... ابھی کسی نے فون کیا........... عجیب فون۔ اس نے مجھ سے صرف اتنا کہا........... رومنز۱۲:۱۔ اور پھر ریسیور رکھ دیا۔ یہ تو مجھے بائبل کا حوالہ لگتا ہے۔"

"ایک منٹ ہولڈ کرو۔" میں نے کہا اور لپک کر نشست گاہ میں گیا۔ وہاں سے ڈلسی کی بائبل اٹھا کر میں نے ورق گردانی کی۔ رومنز۱۲:۱۔ وہ ایک آیت تھی۔ "اس لئے بھائیو' میں تم سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے جسموں کو جیتی جاگتی قربانی کے طور پر خدا کے حضور پیش کرو۔ یہی روح کی عبادت ہے۔" 'جیتی جاگتی قربانی' کے الفاظ نے مجھے تھرا دیا۔ میں نے واپس آکر ریسیور اٹھایا اور کہا۔ "سوری رکسونا! بائبل تو مجھے ملی نہیں۔ اور سنو' تم باہر نکل کر تازہ ہوا میں سانس کیوں نہیں لیتیں؟" مجھے گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ وہ وہاں اکیلی ہے اور کیا پتا' تیزاب کی بوتل والا وہاں منڈلا رہا ہو۔ "سنو' میسی کہاں ہے؟ تم دونوں فلم دیکھنے کیوں نہیں چلے جاتے؟"

"وہ تو ہیلکس گیا ہوا ہے۔"

"تو پھر میں آرہا ہوں۔ میری آواز سنے بغیر کسی دستک پر بھی دروازہ نہ کھولنا۔"

☆======☆======☆

"تم مجھے کہاں لیے جا رہے ہو؟" رکسونا نے بچوں کے سے انداز میں پوچھا۔

"کہیں بھی........... بس تمہیں یہاں نہیں رہنے دوں گا۔ اس HORSE گیم سے مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔"

"تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہے ہو۔ جب مجھے اور میسی کو کوئی پروا نہیں تو تم کیوں گھبراتے ہو؟ ایسی کوئی بڑی بات نہیں۔ رہوڈز نے بتایا تھا کہ ولیپس کی موجودہ صورتِ حال میں اس سے زیادہ بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔"



"کبھی کبھی عام بات بھی عام نہیں ہوتی۔"

"دیکھو سام' زندگی خوف کے سائے میں نہیں گزاری جاتی۔ بروس اکثر یہ بات کہتا ہے اور درست کہتا ہے۔" اس کے لہجے میں نرمی کے ساتھ اصرار بھی تھا۔ "تم مجھے واپس میرے گھر لے چلو۔ ابھی مجھے تین گھنٹے اور ریاض کرنا ہے۔"

میں نے گاڑی واپس موڑلی۔ واپسی کے سفر میں' میں نے پوچھا۔ "رکسی' کیا تم دونوں محبت کے معاملے میں سیریس ہو؟"

اس نے غور سے مجھے دیکھا۔ "تم میرا جواب چھاپو گے کیا؟"

"مذاق کر رہی ہو۔" میں نے گمبھیر لہجے میں کہا۔ "جب سے میں نے میسی کو دیکھا' چھپنے کو تو کچھ رہا ہی نہیں۔ میرے پاس میسی کے متعلق غیر مطبوعہ مواد اتنا ہے کہ اس پر مجھے پی ایچ ڈی کی ڈگری مل سکتی ہے۔ شرط لگالو' میں اس کے متعلق وہ باتیں بھی جانتا ہوں' جو تمہیں معلوم نہیں۔"

"ایک بات میں بھی ایسی جانتی ہوں جو تمہارے علم میں نہیں ہوگی۔" وہ بولی۔ "تم نے محبت کی بات کی۔ بروس جانتا ہی نہیں کہ محبت کیا چیز ہے۔ میرا خیال ہے' اسے کبھی محبت ملی ہی نہیں۔"

"بچپن میں بھی نہیں؟"

"بچپن ہی میں کہو۔ چھوٹا سا تھا کہ ماں مرگئی اور باپ کا برتاؤ ایسا تھا کہ........... کہ..........."

"ہاں۔ بہت خراب تھا۔"

"وہ ایک بدمزاج پھوپی کے پاس پلا بڑھا۔ محبت کا اس کے پاس ایک ہی حوالہ ہے........... اپنی پیانو ٹیچر مس اگنس کا۔ وہ کہتا ہے کہ شاید وہ اسے بیٹوں کی طرح چاہتی تھی۔"

"وہ تم سے محبت کرتا ہے رکسی؟" میں نے پوچھا۔

چند لمحے خاموشی رہی پھر رکسونا نے کہا۔ "کہتا تو وہ یہی ہے۔"

"اور تم؟"

"میں؟ میں موسیقی کی محبت میں گرفتار ہوں۔ تم جانتے ہو یہ بات۔"

میں نے قہقہہ لگایا........... جھینپ مٹانے کے لئے۔ "معاف کرنا رکسی' میں

تمہارے ذاتی معاملات میں تجسس کرنا نہیں چاہتا۔"

"بروس کو تمہاری یہی خوبی تو پسند ہے۔ تم رپورٹر کیسے بن گئے سام؟"

وہ نہیں جانتی تھی کہ ان دنوں ہر شخص مجھ سے یہی سوال کر رہا تھا۔

☆======☆======☆

ولیپس کو سیمی فائنل سیریز واشنگٹن بلٹس کے خلاف کھیلنا تھی۔ واشنگٹن بلٹس کے کھیل کا اپنا ایک اسٹائل تھا اور بہت خوب صورت اسٹائل تھا۔ وہ معروف گارڈز' دو پھرتیلے فارورڈز کو پاس فیڈ کرتے تھے۔ ان کا سینٹرلائن بیک ٹائپ کا تھا لیکن جب انہوں نے یہ اسٹائل ولیپس کے خلاف آزمایا تو ہر قدم پر انہیں ۲۴۵ پونڈ وزنی' آٹھ فٹ اونچی دیوار کا سامنا کرنا پڑا' جس کا نام بروس میسی تھا۔ سیمی فائنل سیریز ہم نے ۴-۰ سے جیت لی۔ سب سے سخت میچ بشرطیکہ اسے سخت کہا جاسکے' کیپٹل سینٹر میں ہوا' جو ولیپس نے ۱۲۶-۱۱۰ سے جیتا۔ اس رات میسی فٹ نہیں تھا پھر بھی اس نے سات شاٹس بلاک کئے اور ۱۶ ری باؤنڈ پکڑے۔

جو کوئی بھی ڈاک کے ذریعے اسے سوئیاں چبھو رہا تھا' اسے اس بات کی پرواہ نہیں معلوم ہوتی تھی کہ ہم واشنگٹن کو ہراتے ہیں یا نہیں کیونکہ اس نے E بھیج کر HORSE مکمل کرنے کی زحمت نہیں کی تھی لیکن واشنگٹن بلٹس کے پرستاروں نے شدید نفسیاتی دباؤ ڈالا تھا......... بلکہ جنگ لڑی تھی اچھی خاصی۔ دوسرے میچ سے پہلے ہمارے ڈریسنگ روم کی کھڑکی سے ایک زندہ مرغی اندر پھینکی گئی اور جب میسی کورٹ میں اترا تو اسٹینڈز کے چپے چپے سے نفرت رستی محسوس ہو رہی تھی۔ میسی کے خلاف ایک سے ایک سفاک بینر لگائے گئے تھے۔

فائنل سے پہلے آرام کا موقع ملا۔ دوسرا سیمی فائنل جیت کر نیویارک نکس فائنل میں پہنچے تھے۔ فائنل سیریز کے پہلے دو میچ میڈی سن اسکوائر گارڈن میں ہونا تھے۔ آرام کے اس وقفے میں نیویارک کے اخبارات اور رسائل نے میسی کے خلاف ایک مہم چلادی۔ پوسٹ نے لکھا......... یہ بڑی زیادتی ہے کہ ہمیشہ پٹنے والی ایک ٹیم صرف اس بنیاد پر فائنل تک آپہنچی ہے کہ اس میں ایک دیو کو شامل کرلیا گیا ہے جو اپنے قد سے پورا فائدہ اٹھانے کا ہنر جانتا ہے' ٹائمز نے لکھا......... یہ صرف نکس کو درپیش حکمتِ عملی کا کوئی مسئلہ نہیں۔ بروس میسی درحقیقت پوری لیگ کا مسئلہ ہے۔



اس فردِ واحد نے اس قدیم ضابطوں کی قلعی کھول دی ہے جن کے تحت ایک ابنارمل نشوونما کی حامل مخلوق اپنے سے کم قامت لیکن کہیں زیادہ ہنرمند انسانوں کو شکست دے سکتی ہے۔ باسکٹ بال اب پھرتی' ذہانت یا مہارت کا کھیل نہیں رہا۔ اب بات بڑے قد کی ہے۔ نیوز کا کہنا تھا کہ باسکٹ بال اب کھیل کے بجائے سرکس کا سائڈ شو بن کر رہ گیا ہے۔ اگر میسی کے متعلق جلدی ہی کچھ نہ کیا گیا تو ملک کے اسکولوں اور کالجوں میں جو میسی پل رہے ہیں' وہ آگے آئیں گے اور اس کھیل کو تباہ کردیں گے' جس کی تباہی کا آغاز میسی نے کردیا ہے۔

یہ ترغیب نیویارک کے باسکٹ بال کے پرستاروں کے لئے بہت تھی۔ اوپننگ میچ کے لئے ہم اپنی بس میں نیویارک میں داخل ہوئے تو بس پر پتھراؤ کیا گیا ٹوٹے ہوئے شیشے کا ایک ٹکڑا جونز جونز کے کان پر لگا۔ اسے سب سے پہلے ڈاکٹر کے پاس لے جانا پڑا۔

ایک بار ایک گروہ اس ہوٹل پر حملہ آور ہوا جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ میسی کو ٹھکانے لگانے آئے تھے۔ میسی کو دھمکی آمیز خطوط اور کالیں موصول ہوئیں۔ نیویارک پولیس ان دھمکیوں کو بہت سنجیدگی سے لے رہی تھی۔ میچ کے لئے سیکیورٹی کے بہت سخت انتظامات کئے گئے تھے۔

لیکن ابراہام گروس' میسی کی طرف سے بے فکر تھا۔ اہمیت اس بات کی تھی کہ اس میچ کا ٹکٹ دوسو ڈالر کا بک رہا تھا۔

اس رات ولیپس کورٹ میں اترے تو میڈی سن اسکوائر گارڈن میں کوئی سیٹ خالی نہیں تھی اور ہر تماشائی اپنی جگہ کھڑا چیخ رہا تھا۔ بعض نعرے ایسے تھے جو پلے بوائے میں بھی شائع نہیں کیے جاسکتے تھے۔

میں نے میسی کو دیکھا' جو فری تھرو لائن پر کھڑا وارم اپ ہو رہا تھا۔ میں اس کے ردِعمل کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ آج بھی پہلے جیسا ہی لگ رہا تھا......... ہمیشہ جیسا۔ آدمی کا قد ۸ فٹ ۲ انچ ہو تو شاید وہ خود کو بونوں کے شوروغل اور واویلا کی طرف سے بے پرواہ کرلیتا ہے۔ پیٹی نے اس کی کمر تھپتھپائی تو وہ شرمیلے انداز میں مسکرایا۔ لوگ اسے ہُوٹ کر رہے تھے مگر وہ بے نیازی سے پریکٹس کر رہا تھا۔

میسی نے ٹپ آف جیتا لیکن پہلے ہاف میں ولیسپس کے حق میں یہی ایک بات ہوئی تھی۔ نیویارک والوں کے صرف تیور جارحانہ نہیں تھے بلکہ وہ عملاً جارحیت کر رہے تھے۔ ردِ عمل کے طور پر ولیسپس دب گئے۔ انہیں رف کھیل اور تماشائیوں کے معاندانہ رویے کی تو امید تھی لیکن یہ ان کے گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ ٹیگ ٹیم ریسلنگ ہوگی۔ نویں منٹ میں نکس کے اسٹار سینٹر اورین ہالیڈے نے میسی کے خلاف فاؤل کیا لیکن فاؤل دیا نہیں گیا۔ چند سیکنڈ بعد میسی لو پوسٹ پر کھڑا تھا کہ ریفری نے موونگ پک کال کیا۔

"موونگ پک!" بٹسی بینچ پر سے چیخا۔ "اے ریفری صاحب! اس کے لئے تو کھلاڑی کو موو کرنا ضروری ہے۔ یہ کھڑے کھڑے موونگ پک کیسے ہوگیا؟ یہ تو عجیب بات ہے جناب ریفری صاحب.......... ہولی جی.........."

"ہولی جی!" میں نے پیٹ ٹاکلز کے کان میں کہا۔

"کوچز کو بتا دیا گیا ہے کہ گالی دیں گے تو وہ تماشائیوں کی طرف سے خطرے میں ہوں گے۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ سیکیورٹی والے بہت ڈرے ہوئے ہیں۔ اسی لئے بٹسی گالی کا پہلا حرف استعمال کر رہا ہے.......... اور اس سے پہلے ہولی بھی لگا رہا ہے۔"

"تب تو بٹسی میچ ختم ہونے تک زندہ نہیں بچ سکے گا۔" میں نے کہا۔

آٹھ بج کر دو منٹ پر نکس کے گارڈ بروک فالکنر نے عبدالرحمٰن بزرز کے خلاف خطرناک فاؤل کیا۔ بٹسی پھر شروع ہوگیا۔ "ریفری صاحب' ایم ایف' بی ایس او اے بی.........." اس نے تمام گالیوں کے پہلے حروف سنا ڈالے لیکن اس کی تسلی نہیں ہوئی۔ چنانچہ قریب سے گزرا تو اس نے سرگوشی میں اسے اس کی والدہ کے بدبودار ماضی کی تفصیل سنا ڈالی۔ ریفری نے فاؤل دیا اور بٹسی کو ڈریسنگ روم بھیج دیا گیا۔ کھیل شروع ہوئے چار منٹ ہوئے تھے اور نکس ۲-۷ سے برتری لئے ہوئے تھے۔

بیسل میک برائڈ کورٹ میں اِدھر اُدھر یوں حرکت کر رہا تھا جیسے اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہو۔ ہاف سے کچھ پہلے کوچ نے اس کی جگہ جونز جونز کو اندر بھیج دیا۔ اس وقت اسکور نکس کے حق میں ۴۴-۵۶ کا تھا۔ بیسل بینچ کی طرف آتے ہی دہاڑا "مجھے کیوں باہر بلایا ہے تم نے؟" اس سوال کا جواب ایک عام تماشائی بھی دے سکتا



تھا۔ اندر جو کچھ ہو رہا تھا' وہ بیسل جیسے اعصاب زدہ آدمی کے لئے کسی اعتبار سے بہتر نہیں تھا۔

بروک فالکنر کا فاؤل دیا گیا تو تماشائیوں نے ہوٹنگ شروع کر دی۔ وہ چیخ چیخ کر ریفری کو گالیاں دے رہے تھے۔

کوچ ریفرٹی کا برا حال تھا۔ اسے گرد وپیش کی خبر نہیں تھی۔ ایک موقعے پر وہ کھڑا ہو کر چلایا۔ "بیسل.......... پیچھے آؤ۔ لعنت ہو تم پر! کہاں ہو تم؟"

"میں تو یہاں بیٹھا ہوں۔" اس کے برابر بیٹھے ہوئے بیسل نے جواب دیا۔

ہاف میں کھلاڑی واپس آئے تو بٹسی نے ان کی خوب کھچائی کی۔ کسی کھلاڑی نے کوئی عذر پیش نہیں کیا' نہ ہی حاضر جوابی کا مظاہرہ کیا۔ پھر بٹسی نے کہا۔ "میری بات غور سے سنو لڑکو' یہ جو کچھ ہو رہا ہے' تم سمجھتے ہو یہ باسکٹ بال ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ تو جنگ ہے لہٰذا ہمیں بھی جنگ لڑنا ہوگی۔ میسی' جب تم پوزیشن میں ہوتے ہو اور ہالیڈے تم پر فاؤل کرنے کی غرض سے آگے بڑھتا ہے تو تم کیا کرتے ہو؟"

میسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"اب وہ ایسا کرتے تو اس ملعون کا گوبر باہر نکال دو۔ سنا تم نے؟" بٹسی نے ہدایت دی۔

میسی نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

"اور تم لوگ بھی برابر کا کھیل کھیلو۔" بٹسی نے دوسرے کھلاڑیوں سے کہا۔ "مجھے ہارنے کی کوئی پرواہ نہیں لیکن میں نیویارک کے ان عورت نما مردوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ دراصل باسکٹ بال کھیل رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں' تم ان سے زیادہ رف کھیلو۔"

"لیکن کوچ' اگر ہم فاؤل کی وجہ سے باہر کر دیئے گئے تو؟" بیسل نے نکتہ اٹھایا۔

"میچ سے تو تم یونہی باہر ہو رہے ہو۔" بٹسی نے دہاڑ کر کہا۔ "گناہ بے لذت کا فائدہ! مرنا ہے تو مار کر مرو۔"

دوسرے ہاف میں ولیسپس بیسل میک برائڈ کی قیادت میں کورٹ میں اترے تو بپھرے ہوئے تھے لیکن نکس چڑھے ہوئے تھے۔ بیس ہزار تماشائی ان کی پشت پر تھے۔ تیسرے کوارٹر کے دوران ہر اعتبار سے ٹکر کا کھیل ہوا۔ نکس کی سبقت کی سوئی آٹھ

اور بارہ پوائنٹ کے درمیان جھولتی رہی۔

پھر نکس کے مختصر الوجود اور بدفطرت گارڈ بروک فالکنر نے' جس نے سیزن کے آغاز میں پچھلی بار میسی کی ناک پچکائی تھی' ایک بار پھر وہی داؤ آزمانے کی کوشش کی مگر اس بار نشانہ بیسل بنا۔ اس کی کہنی بیسل کے منہ پر لگی اور بیسل دانت اور خون تھوکتا اور گالیاں دیتا ہوا فالکنر کی طرف بڑھا۔ فالکنر پیچھے اسٹینڈ کی طرف ہٹا۔ تماشائیوں نے چھٹ کر اس کے لئے جگہ بنائی۔ بپھرے ہوئے بیسل نے نکس کے کیپٹن کے گھونسا رسید کیا' اسسٹنٹ کوچ کو لات ماری اور پوری ٹیم کو بلکہ نیویارک کی پوری آبادی کو چیلنج کرنے لگا۔ "آؤ.......... لڑنا ہے تو مردوں کی طرح لڑو۔ کھیل میں کیوں لڑتے ہو بزدلو!" وہ گالیاں بھی دے رہا تھا۔

میسی اسے اپنے بازوؤں میں سمیٹ کر واپس لایا۔ دس بارہ پولیس والے کورٹ میں اتر آئے تھے اور سیٹیاں بجا رہے تھے۔ بیسل کو ڈریسنگ روم میں لے جایا گیا۔ پبلک ایڈریس سسٹم پر تماشائیوں سے اپیل کی گئی کہ وہ کورٹ میں مختلف چیزیں پھینکنے کا سلسلہ بند کردیں۔ پسینے اور خون کی وجہ سے کورٹ پھسلواں ہو رہا تھا۔ ۲۰ منٹ میں صفائی ہوئی۔ کھیل شروع ہوا تو ساڑھے گیارہ منٹ کا کھیل باقی تھا اور اسکور نکس کے حق میں ۸۲-۷۲ تھا۔

ٹھیک اس موقعے پر ۲۹ نمبر کے کھلاڑی نے کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ یہ وہ میسی تھا' جسے پہلے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ بلکہ یوں کہئے کہ یہ اس کا دوسرا جنم تھا۔ اس نے بہترین ڈنکنگ کی' بہترین پاسنگ کی' ری باؤنڈ پکڑے' شاٹس بلاک کئے۔ وہ پورے کورٹ میں تیز ترین تحریک کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اورین ہالیڈے نے اس کے کہنی ماری تو وہ پیچھے ہٹا.......... اور پھر اس نے وہ کیا' جو میں نے اسے پہلے کبھی کرتے نہیں دیکھا تھا۔ اس نے ہاتھ پیچھے لے جاکر ایک گھونسا بنایا اور ہالیڈے کے رسید کیا اور ساتھ ہی بڑی پھرتی سے یوں اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا' جیسے بالوں کو سیٹ کر رہا ہو۔ ہالیڈے گھبرا کر پیچھے ہٹ گیا۔

پھر یوں ہوا کہ نکس جب بھی کوئی شاٹ یا پاس ٹرائی کرتے' میسی کا لمبا ہاتھ بلاک کرنے کے لئے وہاں موجود ہوتا اور گیند ولیپس کو مل جاتی۔ وہ اس وقت پورے کورٹ پر حکمراں تھا۔



کھیل ختم ہونے میں پانچ منٹ باقی تھے کہ میسی نے ڈنک کرکے اسکور برابر کردیا۔ ساڑھے چار منٹ بعد ولیپس ۸ پوائنٹ کی لیڈ لے چکے تھے۔ جونز جونز فری تھرو کے لئے لائن کی طرف بڑھ رہا تھا اور مایوس تماشائی باہر جا رہے تھے۔ اسی لمحے میری نظر آفیشلز کی ٹیبل پر پڑی۔ سیکیورٹی کے کچھ لوگ مضطربانہ انداز میں پی اے سسٹم کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ ایک سیکیورٹی مین پیالہ نما چھت کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ میں نے اشارے کی سمت دیکھا۔ وہاں اندھیری چھت میں روشنی نظر آرہی تھی اور روشنی کا رخ سیدھا کورٹ کی طرف تھا۔

اسی وقت پی اے سسٹم پر آواز گونجی۔ "گارڈ ٹو دی لائٹ واک' گارڈ ٹو دی لائٹ واک پلیز' کوڈ فائیو ایمرجنسی۔ سیکیورٹی گارڈ ٹو دی لائٹ واک! پلیز ہری اپ۔

جونز جونز نے فری تھرو کے لئے دونوں ہاتھوں میں گیند لے کر سر سے بلند کی۔ اسی وقت ایک سائڈ لائن آفیشل کورٹ میں داخل ہوا اور اس نے دونوں طرف کے کھلاڑیوں کو باہر کی سمت دھکیلنا شروع کردیا۔ پانچ منٹ بعد چھت والی روشنی غائب ہوگئی' میچ ختم ہوگیا۔

"یہ حال ہے۔" نک اسٹورن نے کہا۔ "کچھ لائٹیں اتفاقاً آن ہوگئیں تو ہر شخص کا پیشاب خطا ہونے لگا۔"

"واقعی یہ لوگ بری طرح ڈرے ہوئے ہیں۔" میں نے اس کی تائید کی۔

"ابھی تو اور برا حال ہوگا۔" پیٹ ٹاکلز نے کہا۔ "جب تک تمام جانور نکل نہیں جاتے' میں تو یہیں بیٹھا ہوں۔"

میں نے خبر مکمل کی اور فائنل کے لئے چند مختصر انٹرویو کیے۔ میں اٹھا تو خالی کاریڈور میں پیٹ رہوڈز سے سامنا ہوگیا۔ "بال بال بچے ہیں۔" ولیپس کے سیکیورٹی ڈائریکٹر نے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔

"کون بال بال بچا؟"

"تو واقعی تمہیں نہیں معلوم۔ تم اخبار نویسوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے کی چیز بھی نہیں دیکھی؟"

"ہوا کیا ہے؟"

"بلڈنگ کے نگراں کی اتفاقاً نظر اٹھی تو اسے کورٹ پر پڑنے والی وہ روشنیاں

نظر آئیں۔ وہ گارڈن کے اندر اور باہر کے تمام معاملات سے اچھی طرح واقف ہے۔
اسے احساس ہوگیا کہ اوپر کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہے۔"

"کیسے؟"

"اسے معلوم ہے کہ باسکٹ بال کے لئے کون سی لائٹس آن کی جاتی ہیں اور کون سی آن نہیں کی جاتیں۔ سو اس نے گارڈز کو طلب کرلیا۔"

"پیٹ' سوال یہ ہے کہ کسی نے وہ لائٹس کیوں آن کیں؟"

"ہمیں نہیں معلوم لیکن معلوم ہوجائے گا۔" پیٹ نے کہا۔ "لیکن تمہیں یہ نہیں معلوم کہ ان روشنیوں تک جانے والے راستے پر کیا کچھ ملا ہے۔"

"بتاؤ' کیا ملا ہے؟"

"ایک لوڈڈ رائفل' اسٹیل جیکٹ والے کارتوس اور یہ............"

اس نے مجھے ایک لفافہ تھمایا۔ میں نے لفافے کے اندر دیکھا۔ اندر میسی کی دس ضرب آٹھ انچ کی تصویر تھی۔ ایسی تصویریں فرنٹ آفس والوں نے ہزاروں کی تعداد میں لوگوں میں تقسیم کی تھیں۔ تصویر میں میسی کی پیشانی پر X کا نشان بنا تھا۔

☆======☆======☆



سیریز کے دوسرے میچ سے پہلے مین ہٹن رٹز ہوٹل کے درودیوار دیوانے نشانے باز کے تذکرے سے گونج رہے تھے۔ ایک میسی ہی تھا جسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔ "اگر وہ مجھے قتل کرنے کے ارادے سے آیا تھا............" اس نے مجھ سے کہا۔ اس وقت کمرے میں جسٹن فیل اور چند دوسرے کھلاڑی بھی موجود تھے۔ "............ تو اسے مواقع بہت ملے پھر میں کیوں زندہ ہوں؟ مجھے تو یہ کوئی سٹنٹ معلوم ہوتا ہے۔"

"اسٹیل جیکٹ کے کارتوس کے ساتھ سٹنٹ ٹھیک کہہ رہے ہو۔"

"میری سمجھ میں ایک بات نہیں آئی۔" ریڈ گرین نے کہا۔ "اسے لائٹس آن کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اسے نہیں معلوم تھا کہ اس طرح کسی نہ کسی کو اس کی موجودگی کا احساس ہوجائے گا؟"

"پیٹ رہوڈز کا کہنا ہے کہ اس نے سوچا ہوگا کہ لائٹ کی وجہ سے اوپر دیکھنے والے کو روشنی کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا اور کوئی اسے دیکھ نہیں سکے گا۔ لہٰذا اس کا حلیہ بھی کوئی نہیں بتا سکے گا۔"

"اور پھر وہ اترے گا اور تماشائیوں میں گھل مل جائے گا۔" جسٹن فیل نے میرا جملہ مکمل کیا۔

میسی نے زیر لب کچھ کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو؟" جسٹن فیل نے اس سے پوچھا۔

"میں کہہ رہا ہوں' پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

میرے ذہن میں پانچ لاکھ ڈالر کی بیمہ پالیسی لہرائی۔ یہ ناممکن نہیں تھا کہ میسی خود کو مروانے کی کوشش کررہا ہو۔ اس کی بے پروائی اور بہادری کی یہی ایک وضاحت ہوسکتی تھی۔ مگر ایک قباحت تھی۔ یہ تھیوری پہلے قرین از قیاس تھی کیونکہ اس وقت میسی کا کوئی دوست نہیں تھا' اس کا کوئی مستقبل نہیں تھا' اس وقت اسے رقم کی

ضرورت تھی لیکن اب رکسونا اس کے ساتھ تھی اور محبت کرنے والے تو دنیا کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ مرنا کب چاہتے ہیں۔ تو پھر میسی سیکیورٹی والوں کو سب کچھ بتا کیوں نہیں دیتا؟ وہ انہیں کیوں نہیں بتا دیتا کہ ملواکی میں اسے دھمکی دی گئی تھی؟ وہ مجھے زبان کھولنے کی اجازت کیوں نہیں دے دیتا؟ وہ کسی کو جیل جانے سے کیوں بچا رہا ہے؟

میں سوچتا رہا کہ وہ کسے بچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ کم از کم وہ خود کو تو ہرگز نہیں بچا رہا ہے۔

نیویارک کے اخبار میسی کی غیر معمولی کارکردگی کی رپورٹنگ سے بھرے ہوئے تھے۔ لائٹ والے واقعے کا تذکرہ دو ایک ہی نے کیا تھا۔ اخبارات نے اس کے کورٹ پر چھا جانے کا تذکرہ اس انداز میں کیا تھا جیسے کنگ کانگ ایک کروڑ شہریوں پر عذاب بن کر نازل ہو گیا ہو۔ ایک اخبار نے میسی کے قد اور قوت کے حوالے سے مطالبہ کیا تھا کہ جب تک معاملات پوری طرح سلجھا نہیں لئے جاتے' اس وقت تک میسی کے کھیلنے پر پابندی لگا دی جائے لیکن اس آرٹیکل میں تبصرہ نگار نے صاف گوئی سے بھی کام لیا تھا۔ آرٹیکل کا اختتامیہ یہ تھا............ "بروس میسی پر پابندی لگائی جائے یا پھر اس کا تبادلہ نکس میں کر دیا جائے۔"

نیوز میں مارک اروِن نے ایک دس سالہ لڑکے کا حوالہ دیا تھا جو کھیل ختم ہونے کے بعد بھی دو گھنٹے گیٹ پر کھڑا رہا تھا............ صرف میسی کے آٹوگراف کے لئے۔

"وہ لڑکا اب نکس کا کوئی میچ دیکھنے کبھی نہیں آئے گا۔" اروِن نے لکھا تھا۔ "یہ نیویارک کا کلب کا نقصان ہے' جو لمبو کے جانورپن کی وجہ سے ہوا ہے۔"

جیک کاربن اس لڑکے کے سلسلے میں پوچھ گچھ کرنے ایک ایک کمرے میں گیا۔ میسی اس کی کوئی مدد نہ کر سکا۔ "مجھے بہت افسوس ہے۔" اس نے کہا۔ "لیکن پولیس والے ہمیں دھکیلتے ہوئے باہر لے گئے تھے۔ مجھے تو کوئی ایک تماشائی بھی یاد نہیں۔"

"اور بروس نے کبھی کسی نوعمر لڑکے کے ساتھ بدسلوکی نہیں کی۔ بچوں کے ساتھ تو یہ بڑی مہربانی سے پیش آتا ہے۔" جسٹن فیل نے کہا۔

دوپہر کے قریب پولیس نے ہدایت کی کہ ہم میں سے کوئی باہر نہ نکلے۔ نوجوانوں کے جتھے کے جتھے لابی میں دندنا رہے تھے۔ وہ میسی کے سر کا مطالبہ کر رہے تھے۔ فون کی



گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ تین بجے تک ولیپس ساری دنیا سے کٹ کر رہ گئے' آپس میں رابطے کے لئے بھی ایک دوسرے کے کمرے تک خود جانا پڑتا تھا۔

میں نے تمام کھلاڑیوں سے فرداً فرداً بات کی۔ وہ سب مضطرب ضرور تھے لیکن خوف زدہ کوئی نہیں تھا۔ پھٹے ہوئے ہونٹوں اور ٹوٹے ہوئے دانتوں کے خلا سے بیسل میک برائڈ کی آواز عجیب ہو رہی تھی لیکن اس کا جذبہ جوان تھا۔ "کل کوئی نیویارک والا مجھے انگلی لگائے گا تو گھونسا کھائے گا۔" اس نے کہا۔ "میں مانتا ہوں کہ کل رات میں نروس تھا۔ مجھے فائنل میں پہنچنا ہی بڑی بات معلوم ہو رہا تھا۔ میں نکس سے خائف تھا لیکن ہم نے انہیں بجھا دیا۔ ہے کہ نہیں؟ ہم نے انہیں کچل دیا اور میسی نے ثابت کر دیا کہ وہ ان سے بخوبی نمٹ سکتا ہے۔"

"تمہیں کیا معلوم؟ تم تو لاکر روم میں تھے۔" میں نے اعتراض کیا۔

"میں نے ٹی وی پر دیکھا تھا۔ میسی نے اس ہالیڈے کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔"

"لگتا ہے' میسی نے خود کو کھوج لیا ہے۔"

"ہاں۔ اور ہم اس پر پوری طرح انحصار کر کے کھیل سکتے ہیں۔"

میں جسٹن کے کمرے میں گیا تو وہ کھڑکی میں کھڑا تھا۔ میسی کانوں سے ہیڈ فون لگائے بستر پر لیٹا بانسری کا کیسٹ سن رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس نے آنکھیں کھول کر میری خیریت دریافت کی۔

"تم بانسری سنتے رہو' میں اتنی دیر جسٹن سے بات کر لوں۔" میں نے کہا۔

"میں ٹہلنے جا رہا ہوں۔" اس نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہرگز نہیں۔" جسٹن نے سخت لہجے میں فیصلہ سنایا۔

"ارے میں یہیں ہال میں ہی ٹہلوں گا۔" میسی مسکرایا۔ "تم فکر نہ کرو' جیسے ہی خطرے کا احساس ہوا تو میں حلق کے بل چیخوں گا۔ تم سب مجھے بچانے کے لئے دوڑے چلے آنا۔"

فضول باتیں مت کرو۔ تم لابی کے قریب بھی نہیں پھٹکو گے۔" جسٹن فیل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"میری خاطر پریشان ہونے کا بہت بہت شکریہ۔"

"بے وقوف' میں تمہارے لئے کیوں پریشان ہونے لگا" جسٹن فیل نے چڑ کر کہا "تم میں ایسی کون سی بات ہے کہ میں تمہارے لئے فکر مند ہوں۔" پروفیشنل کھلاڑی اظہارِ محبت تو دور کی بات ہے' اعترافِ محبت کے بھی قائل نہیں ہوتے۔ اسے چھپانے کے لئے تو وہ دوسرے کی توہین و تضحیک سے بھی نہیں چوکتے۔ ہمارا اسکالر کھلاڑی جسٹن فیل بھی اس اصول سے مبترا نہیں تھا۔

میسی چلا گیا۔ جسٹن فیل نے یوں جھرجھری لی جیسے کمرے میں نہایت سرد ہوا کا کوئی جھونکا در آیا ہو۔ "میں جانتا ہوں کہ یہ میری احمقانہ سوچ ہے۔" اس نے کہا۔ "لیکن کبھی کبھی میسی کو دیکھ کر میرا دل چاہتا ہے کہ زمین پر بیٹھ جاؤں اور رونا شروع کردوں۔ کبھی کبھی وہ میری طرف یوں دیکھتا ہے جیسے وہ کوئی سہما ہوا ننھا سا بچہ ہو۔ ایسے میں مجھے گرین کی ایک نظم کا مصرع بار بار یاد آتا ہے۔"

"کون سا مصرع؟"

"دیو ایک کنکر مارنے سے بھی مرجاتا ہے۔"

"اس کے آگے ڈاؤلن تو لگایا نہیں تم نے۔"

"ارے یہ اپنے ریڈ گرین کا نہیں' انگریز شاعر میتھیو گرین کا مصرع ہے۔"

میں نے حیران ہو کر سوچا کہ نیشنل باسکٹ بال ایسو سی ایشن کا کوئی کھلاڑی ایسا ہوگا' جسے یہ غیر مشہور مصرع یاد ہو یا جو ایسے کسی مصرعے کا برمحل حوالہ دے سکے۔ ایسے تو اسپورٹس رائٹر بھی کم ہی ہوں گے۔

"رات تو اس نے مجھے مرنے کی حد تک ڈرایا۔" جسٹن نے بستر پر ڈھیر ہوتے ہوئے کہا۔ "صبح چار بجے میری آنکھ کھلی تو پتا چلا کہ بروس غائب ہے۔ میں نے ہر شخص کو فون کیا لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھا۔ تمہیں نہیں فون کیا تھا میں نے؟"

"چار بجے؟ چار بجے تو میں اور پیٹ ہوہو بار' سے نکالے جارہے تھے۔"

"خیر......... میں گائلز اور گروس کو جگانے والا تھا کہ پولیس میں رپورٹ کریں۔ مجھے یقین ہوگیا تھا کہ میسی کسی گٹر میں پڑا ہوگا اور جنونی لوگ اسے ڈانس فلور کے طور پر استعمال کررہے ہوں گے۔ مگر اسی وقت بروس آگیا اور بیٹھ کر جوتوں کے بند کھولنے لگا۔ میں نے پوچھا' کہاں تھے تم؟ جواب ملا' اوہ' ہیلو جسٹن' میں ذرا چرچ گیا تھا۔"



"یہ کیا پاگل پن ہے؟"

"میں نے بھی یہی کہا۔ میں نے کہا......... تم جانتے ہو' تم نیویارک کی پبلک کے دشمن نمبر ایک بن چکے ہو' کہنے لگا چرچ کی اور بات ہے' میں نے کہا......... بھائی' چرچ تک پہنچنا تو آسان نہیں' بولا......... ایک چرچ قریب ہی ہے......... موڑ کے پاس۔ وہاں چار پانچ افراد موجود تھے' میں نے پوچھا' تم چرچ میں داخل ہوئے تو انہوں نے کیا کہا۔ کہنے لگا......... معلوم نہیں۔ میں نے رکوع میں جاکر دعا کی۔ سر اٹھایا تو وہ لوگ جاچکے تھے۔"

"اسے ابھی تک احساس نہیں کہ وہ اجنبیوں پر کیا تاثر چھوڑتا ہے۔" میں نے کہا۔

"سام' مجھے تو وہ کسی اور ہی جہان کا آدمی معلوم ہوتا ہے۔"

"اب بھی ہر رات دعا کرتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"ہاں......... زیادہ تر اپنی ماں کے لئے۔"

"ماں کے لئے؟ اس نے تو ماں کو دیکھا بھی نہیں۔"

"وہ ماں کی روح کے لئے دعا کرتا ہے......... ماما' مجھے معاف کردو۔ مجھے امید ہے' تم مجھے معاف کردوگی۔"

مجھے حیرت ہوئی۔ کوئی شخص عمر بھر اس ماں کے لئے دعا کرسکتا ہے' جو اس کی پیدائش کے دوران ہی مرگئی ہو۔ یہ عجیب احساسِ جرم تھا۔ وہ خود کو ماں کی موت کا ذمہ دار سمجھتا تھا۔ "کیا اسے نہیں معلوم کہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں؟" میں نے جسٹن سے پوچھا۔

"وہ جانتا ہے لیکن سوگواری تو ہے۔ ایسے روگ آسانی سے جان نہیں چھوڑتے۔ سمجھ رہے ہو نا میری بات؟"

اسی وقت میسی آگیا۔ میں کمرے سے نکل آیا۔ خوشی کی بات یہ تھی کہ وہ مسکراتا ہوا آیا تھا۔

☆------☆------☆

رٹز کی لابی پولیس والوں سے بھری ہوئی تھی۔ ایک طرف بٹسی اور جونز جونز کھڑے باتیں کررہے تھے۔ مجھے دیکھ کر بٹسی نے کہا۔ "کہو بھئی' تم صحافی لوگ کیا

کر رہے ہو؟ شاپنگ.......... بلٹ پروف جیکٹس کی؟"

"میں تمہارے گدھوں کے انٹرویو لے رہا تھا۔ اب سب دے کی سیر کو جارہا ہوں۔"

بٹسی کا منہ بن گیا۔ لگتا تھا' وہ کچھ سنجیدہ معاملات پر غور کررہا ہے۔ "آج صبح ایک پولیس کیپٹن نے گائلز کو فون کیا تھا۔" اس نے بتایا۔ "اس نے ہدایت کی ہے کہ کل ہم جلدی گارڈن پہنچ جائیں.......... پبلک کی آمد سے پہلے۔ ورنہ ہماری حفاظت کی گارنٹی نہیں دی جاسکتی۔"

کھانے کے وقت ایک بیل مین نے مجھے پیغام دیا کہ میں فوراً گھر فون کروں۔ میں فوراً نیچے فون بوتھ میں گیا جہاں سے فون کرکے دفتر میں اپنا کالم ڈکٹیٹ کرایا تھا۔ میں نے نمبر ملایا اور ڈلسی کی آواز سنتے ہی کہا۔ "ہائی ہنی.......... کیا بات ہے؟"

"اوہ سام.......... سام!" وہ تقریباً رو رہی تھی۔ "میں کب سے تمہیں فون کرنے کی کوشش کررہی تھی۔"

"ارے کیوں پریشان ہوتی ہو؟ میں بخیریت ہوں۔ تم نے شاید نک اسٹورن کی رپورٹ پڑھ لی ہوگی آئٹم میں۔ تم تو جانتی ہو کہ تماشائی کیسے ہوتے ہیں۔ بس شور وغل ہی ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔" میں نے کہا اور دل میں سوچا' کاش مجھے اس بات پر خود یقین ہوتا۔

"سام' میں چار گھنٹے سے تمہیں فون کرنے کی کوشش کررہی ہوں۔ کسی ڈاکٹر لابس نے فون کیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ یہاں وہ تمہارے علاوہ کسی کو نہیں جانتا اور اسے کہیں سے معلوم نہیں ہوسکا ہے کہ ٹیم اس وقت کہاں ہے۔ اس نے انفارمیشن سے ہمارے گھر کا فون نمبر لیا تھا۔"

"اوہ.......... یہ تو میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ کال کرے گا۔" میں نے کہا۔ ممکن ہے' اس نے سوچا ہو کہ ملازمہ کی مداخلت سے پہلے میں اس فائل میں کام کی کوئی بات نہ دیکھ سکا ہوں۔

"ان کا انتقال ہوگیا۔" ڈلسی نے اچانک کہا۔

"کن کا؟"

"مسٹر میسی کا۔"



میں نے ایک گہری سانس لی اور آنکھیں سختی سے بند کرلیں۔ میرے تصور میں وہ پہلا لمحہ گھوم گیا جب میں نے مائیکل میسی کو پہلی بار دیکھا تھا۔ میں نے کھڑکی سے اندر جھانکا تھا اور وہ تاروں اور ٹیوبوں میں لپٹا ہوا کسی مشین کے انداز میں بستر پر لیٹا تھا اور میسی اس پر جھکا اسے کسی ننھے سے بچے کی طرح لپٹائے ہوئے تھا۔

ڈلسی' ڈاکٹر لابس کی بیان کردہ تفصیل سنا رہی تھی۔ نکس کے میچ سے پہلے مائیکل ایک بار میں چلا گیا تھا اور خوب پی تھی۔ پھر اسے ایک شخص مل گیا جو اس کے باسکٹ بال کے ہیرو بیٹے کے حوالے سے اس کا دوست بنا تھا۔ اگلی دوپہر اس کی کزن آئی تو وہ اپنے ٹرالر کے دروازے کے باہر پڑا تھا اور مرچکا تھا۔

بات ختم کرتے کرتے ڈلسی کی آواز بہت دھیمی ہوچکی تھی۔

"ڈیئر.......... دل پر اتنا بوجھ مت لو۔ تمہیں اندازہ نہیں' وہ بہت زیادہ بیمار تھا۔" میں نے اسے تسلی دی۔

"سام' مجھے مسٹر میسی کی فکر نہیں۔ میں نے انہیں کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ میں تو بے چارے لڑکے کی طرف سے پریشان ہوں۔ اب اسے تدفین وغیرہ کے الم ناک مرحلوں سے گزرنا ہوگا۔ وہ پہلے ہی کچھ کم ڈسٹرب ہے کیا۔"

"تم فکر نہ کرو' وہ جھیل جائے گا۔ دوسرے میچ سے پہلے تو ہم اسے کچھ بتائیں گے نہیں۔ بلکہ ہوسکتا ہے' ہم چیمپئن شپ ختم ہونے تک اس سے چھپائے رکھیں.........."

"نہیں۔ تم ایسا نہیں کرو گے۔" ڈلسی نے زور دے کر کہا۔ "اسے فوراً بتاؤ۔ اس کے باپ کی موت کو دو دن ہوچکے ہیں تقریباً۔ اسے معلوم ہونا چاہئے۔ یہ اس کا حق ہے.......... اور مفروضے کے تحت ہی سہی لیکن تم اس کے دوست ہو۔"

"سویٹ ہارٹ۔" میں نے ہتھیلی سے اپنی آنکھوں کی نمی پونچھتے ہوئے کہا۔ "تم نہیں جانتیں ہنی' وہ اپنے باپ کی پرستش کرتا تھا۔ اگر اسے ابھی معلوم.........."

"تم ایسی باتیں سوچتے کیسے ہو!" ڈلسی نے دہاڑ کر کہا۔ "اوہ سام.........."

"رونا بند کرو ہنی۔ خود کو سنبھالو۔"

"سام پلیز! اسے بتادو۔ فون رکھتے ہی بتادو۔"

"تم فکر نہ کرو۔ مجھ پر اعتماد کرو' میں اس کا اچھا ہی سوچوں گا۔"

"تم خبیث آدمی! تم کیا سمجھتے ہو' میں نیویارک آکر خود اسے نہیں بتا سکتی کیا............"

اس کے بعد مجھے وعدہ کرنا پڑا کہ میں میسی کو یہ اندوہناک خبر فوری طور پر سناؤں گا۔

میں خود پر قابو حاصل کرنے کی غرض سے دیر تک لابی میں ٹہلتا رہا پھر میں باہر نکل آیا۔ ہوا خاصی سرد تھی اور میں صرف سویٹر پہنے ہوئے تھا لیکن مجھے سردی کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔ میں ٹہلتا ہوا گارڈن کی طرف چل دیا۔ وہاں ٹکٹ آفس کے باہر ایک طویل دہری قطار لگی ہوئی تھی۔ سیونتھ ایونیو ایک بینر لگا تھا............ "دو ہزار افراد کے کھڑے ہونے کی جگہ۔ ٹکٹ صبح نو بجے کے بعد مل سکیں گے۔"

تو یہ نوبت آگئی تھی کہ اب سیٹ کے بجائے لوگوں کو دو پیروں پر کھڑے ہونے کی جگہ مل رہی تھی!

میں بڑھتا گیا۔ میرے تصور میں مائیکل میسی کی صورت پھرتی گئی۔ ڈائی لیسس مشین کے ساتھ لیٹا وہ بڑبڑا رہا تھا' پلیز فورسیٹر' اب اور کچھ نہ کہنا' پھر میں نے وہ کچھ دیکھا' جو نہیں دیکھا تھا۔ مافیا والے اسے شراب پلا رہے تھے اور وہ باسکٹ کے نیچے کھڑا ایک لمبے لڑکے پر ہدایت برسا رہا تھا۔ لڑکا شرمندہ کھڑا تھا۔ اس کے بعد میرے تصور میں میسی کے سوا کوئی نہیں رہا۔ اس کی اذیت تو زندہ تھی۔ مُردے کہاں مرتے ہیں' مرتے تو جیتے جاگتے انسان ہیں۔

میں ہو ہو بار میں داخل ہوا اور اپنے پسندیدہ بارٹینڈر سے ایک ڈبل ووڈکا کی فرمائش کی۔ پہلی رات جب میں اس بار میں آیا تو اس نے چپکے سے مجھے ایک کارڈ تھما دیا۔ جس پر لکھا تھا............ آپ مانیں نہ مانیں' میں آپ کا پرستار ہوں۔

میں نے تیزی سے جام خالی کر کے اس کی طرف بڑھایا۔ "اسے بھر دو۔"

"کیا ہوا؟ خیریت تو ہے؟" بارٹینڈر نے پوچھا۔

خاندان میں ایک موت ہوگئی ہے۔"

بار سے نکل کر میں سیدھا ہوٹل گیا اور میسی کا دروازہ پیٹ ڈالا۔ کوئی جواب نہ ملا تو میں نے دروازہ دوبارہ دھڑدھڑا دیا۔ میسی نے دروازہ کھولا اور مجھے دیکھ کر مسکرایا۔



"برو!" میں نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ "تمہارے پاپا کا انتقال ہوگیا ہے۔"

تمام راستے میں سوچتا آیا تھا کہ کس طرح نرم ترین الفاظ میں بڑی نزاکت سے یہ خبر اس تک پہنچاؤں گا اور اب میں نے اس خبر کو کوڑے کی طرح اس کی سماعت پر دے مارا تھا۔ مجھے اپنے پھوہڑپن پر غصہ آرہا تھا۔ مارے شرم کے میں بستر پر ڈھیر ہوگیا۔

چند سیکنڈ بعد نیچے قالین پر آہٹ سی ہوئی۔ میں اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ وہ قالین پر بیٹھا چابی سے چلنے والے گڈے کی طرح پلکیں جھپکا رہا تھا۔

"برو............ تم نے سنا نہیں' کل رات تمہارے پاپا کا انتقال ہوگیا۔" میں نے دہرایا۔

"لیس سر۔ میں نے سن لیا سام۔" اس نے جواب دیا۔ وہ پہلا موقع تھا کہ اس نے مجھے "سام" کہہ کر پکارا تھا۔ "یہ تو ہونا ہی تھا سر۔ خلافِ توقع نہیں ہے میرے لئے۔"

وہ اٹھ کر بیورو کی طرف گیا' ایک دراز کھولی اور رومال نکال لیا۔

"رو لو بیٹے! دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔" میں نے بے حد شفقت سے کہا۔ میرا اپنا گلا رندھ رہا تھا۔ میں اسے رومال کو بل دیتے' کھولتے اور بل دیتے دیکھتا رہا۔

پھر وہ بیٹھ گیا۔ "انہوں نے بہت اذیت اٹھائی کیا؟"

"وہ سوتے میں چلے گئے۔" میں نے اسے بتایا۔ یہ چھوٹا سا جھوٹ تو اس کے لئے میں بار بار بول سکتا تھا۔

"مجھے ہمیشہ یہ فکر ستاتی تھی کہ وہ کس طرح جائیں گے۔ ڈاکٹر لابس نے مجھے کہہ دیا تھا کہ اس خبر کے لئے خود کو تیار رکھو۔" اس نے کچھ توقف کیا۔ "آپ کو معلوم ہے' پاپا سے کچھ غلطیاں ہوئی تھیں؟"

"کچھ کچھ تو سنا ہے میں نے۔"

"وہ صرف چار جماعتیں پڑھے تھے۔ آوارہ گردی کرتے رہے۔ ایک بار جیل بھی گئے لیکن............ لیکن وہ مجھ سے آس لگائے بیٹھے تھے' انہیں بہت بھروسہ تھا مجھ پر۔"

"میں جانتا ہوں۔"

"انہیں کبھی مواقع ہی نہیں ملے۔ آنٹی سسی ہمیشہ کہتی تھیں کہ انہوں نے اپنے وجود کی سرمایہ کاری کی ہے۔ آپ سمجھ رہے ہیں نا مسٹر فوریسٹر؟"

پرانا اسٹائل واپس آگیا تھا۔ میں نے نفی میں سر ہلایا اور بہت کوشش کر کے مسکرایا۔

وہ چند لمحے خاموش رہا' پھر بولا۔ "وہ بس اتنا چاہتے تھے کہ میں کچھ بن جاؤں۔"

"میرا خیال ہے' ان کی خواہش پوری ہو گئی۔" میں اور کیا کہہ سکتا تھا۔

"میں ان کی توقع جتنا مضبوط کبھی نہیں رہا۔" اس نے جیسے میری بات سنی ہی نہیں "میں نے کھیل چھوڑ دیا۔ پاپا کبھی نہیں سمجھ سکے۔ وہ یہی سمجھتے رہے کہ میں بن رہا ہوں۔ میں سینی ٹوریم سے واپس آیا۔ ڈاکٹروں نے کہا' اب مجھے باسکٹ بال نہ کھیلنے دیا جائے۔ پاپا نے بات مان لی۔ انہوں نے مجھے لے کر جا کر آنٹی سسی کے پاس چھوڑا اور خود غائب ہو گئے۔ میں فرینچ مارکیٹ جاتا رہتا تھا' انہیں تلاش کرنے کے لئے۔ بالآخر گزشتہ سال وہ ملے تو نیم مُردہ حالت میں۔ کہنے لگے............ مجھے گھر لے چلو۔"

وہ کھڑا ہو گیا اور بے مقصد کمرے میں ٹہلنے لگا۔

"تم جو کچھ کر سکتے تھے بروبس! وہ تم نے کیا۔ بلکہ بیشتر بیٹے اتنا کچھ نہیں کر سکتے اپنے باپ کے لئے۔" میں نے پوری سچائی سے کہا۔

اس نے آہ بھری۔ "لیکن پاپا تو پھر بھی چلے گئے۔" اس نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا۔

"خود کو مجرم نہ ٹھہراؤ بیٹے۔ ہر باپ کو ایک دن مرنا ہوتا ہے۔" میں نے اٹھ کر اس کی کمر تھپتھپائی۔ "اور کوئی بیٹا موت کے موقعے پر اپنے باپ کو نہیں بچا سکتا۔"

میں اس کے کمرے میں ایک گھنٹے بیٹھا رہا۔ وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔ کبھی وہ سر اٹھا کر کچھ بڑبڑاتا' کبھی بات میری سمجھ میں آتی' کبھی نہیں آتی۔ ایک بات واضح تھی کہ وہ ہر الزام خود کو دے رہا ہے۔

پھر جسٹن فیل آگیا۔ میں اور وہ مل کر میسی کو بہلانے کی کوشش کرتے رہے پھر بٹسی نے دروازہ دھڑ دھڑایا۔ یوں ہمیں پتا چلا کہ ایک بج گیا ہے۔

میں بٹسی کو اپنے کمرے میں لے گیا۔ "میسی کے باپ کا انتقال ہو گیا ہے۔" میں



نے اسے بتایا۔

"خدایا!" بٹسی کا منہ کھل گیا۔ "اوہ بے چارہ لڑکا............ اے خدا............ کیسا سخت وقت آن پڑا۔"

دروازہ کھلا اور جسٹن فیل نے اندر جھانکا۔ "ہیلو کوچ!"

"کل رات کیا ہو گا؟" بٹسی نے نروس انداز میں کہا۔

"سب ٹھیک ہو گا۔"

اور مجھے اس میں کوئی شک بھی نہیں تھا۔

☆------☆------☆

اگلی صبح آٹھ بجے جیک کاربن نے فون پر مجھے بتایا کہ میئر نے میڈیسن اسکوائر گارڈن کے اردگرد کے علاقے میں ایمرجنسی نافذ کر دی ہے۔ ۳۱ ویں اسٹریٹ سے ۳۳ ویں اسٹریٹ تک گھڑسوار پولیس کے دستے گشت کر رہے ہیں۔ میں نے گارڈن کے پی آر آفس فون کیا۔ ۳۰ منٹ کے بعد کہیں نمبر ملا۔ وہاں سے پتا چلا کہ صبح سویرے باسکٹ بال کے تین دیوانے زخمی ہو گئے ہیں۔ ٹکٹ کے لئے قطار میں لگے ہوئے پرستاروں کے درمیان بروک فالکنر کی تاریخ پیدائش' اور رین ہالیڈے کے کیریئر کے فری تھرو کا اوسط اور میسی سے کیسے نمٹا جائے............ جیسے نازک اور سنگین تنازعات کی وجہ سے جنگ ہوئی تھی۔

"میچ کو ملتوی کرنے اور کسی غیر جانب دار اسٹیڈیم میں کھلانے کے سلسلے میں زبردست دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔" سی بی ایس نیوز میں ایک مبصر نے کہا۔

لیکن "ٹوڈے" نامی شو میں اسپورٹس رائٹرز کا ایک پینل متفق تھا کہ ضابطے بہرحال ضابطے ہیں۔ میچ گارڈن میں ہی ہونا چاہئے۔

میزبان باربرا والٹرز نے معصوم صورت بنا کر کہا۔ "لیکن خدشہ ہے کہ آدھے کھلاڑی بھی ہلاک ہو سکتے ہیں۔"

"لوگ تو ہر روز مرتے ہیں باربرا!" نیوز کے مارک اورون نے کہا۔ "ایک فائنل میچ ملتوی کرنے کا یہ کوئی معقول جواز نہیں۔"

نکس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز نے ایک بیان جاری کیا جس میں پولیس کی بھاری نفری کی بے جا مداخلت کی مذمت کی گئی اور نیویارک کے پرستاروں پر اعتماد کا اظہار کیا

گیا کہ اپنے برسوں کے قائم کردہ اسپورٹس مین شپ کے اعلیٰ معیار پر حرف نہیں آنے دیں گے۔

ٹی وی اسکرین پر ابراہام گروس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ولیپس نے اس موقعے کا دس برس انتظار کیا ہے اور اب یہ موقع ملا ہے تو فوج کی مداخلت بھی ہمیں میڈیسن اسکوائر گارڈن سے دور نہیں رکھ سکتی۔"

دوپہر کے قریب کمشنر کے آفس سے بیان جاری ہوا۔ "کچھ غیرذمے دار ذرائع نے بتایا ہے کہ اگر آج کا میچ شیڈول کے مطابق ہوا تو چند مخصوص کھلاڑیوں کی جان خطرے میں ہوگی لیکن نیشنل باسکٹ بال ایسوسی ایشن ان اندیشہ ہائے دور و دراز کو خاطر میں نہیں لاتی۔ میچ شیڈول کے مطابق ہوگا۔"

یعنی اسٹیل جیکٹس والے کارتوسوں سے لوڈ رائفل کو اندیشہ دور و دراز قرار دیا جارہا تھا۔ ہمارے ہوٹل پر پتھراؤ کرنے والے گروہ بھی اندیشہ موہوم تھے کہ وہ تو پرستاروں کا کھلاڑیوں سے اظہارِ محبت تھا۔

چار بجے گارڈن کے سیکیورٹی چیف نے گائلز کو فون کیا اور ہدایت کی کہ ولیپس کی پارٹی کو ہوٹل کے سامان اندر لانے والے عقبی گیٹ سے باہر لایا جائے۔

"یہ کیا مصیبت ہے؟" نک غرایا۔

"ہماری جان بچانے کا اہتمام ہو رہا ہے۔"

عقبی دروازے پر ایک وین کھڑی تھی جس پر چین بوسٹ فش کمپنی لکھا تھا۔ عقبی حصے میں ایپرن باندھے کچھ لوگ کھڑے تھے تاکہ ہمیں آڑ فراہم کرسکیں۔ گائلز نے بتایا کہ وہ پولیس والے ہیں۔ ہمیں وین میں بٹھا دیا گیا۔ وین تازہ مچھلیاں لوڈ کرکے چل دی۔

"ہے بے بی.......... کہیں یہ ہمیں برف میں نہ لگادیں۔" جونز جونز نے آواز لگائی لیکن کسی کو ہنسی نہیں آئی۔

کچھ دیر بعد نعرے سنائی دیئے تو کوئی بڑبڑایا۔ "تماشائی۔"

"خاموش بیٹھے رہو۔" ایک پولیس مین نے کہا۔ "اس وقت ہم میڈیسن اسکوائر گارڈن کے سامنے ہیں۔"

میں نے جگہ بنا کر باہر جھانکا تو دور دور تک سروں کے سوا کچھ نظر نہیں آیا۔



وین اب اوپر کی طرف جارہی تھی۔ پھر وین رکی، عقبی حصہ کھولا گیا اور ہم چوتھی منزل پر اترے۔

کھلاڑیوں نے وارم اپ کے لئے کپڑے بدلے اور پریکٹس شروع کردی۔ میسی کا ایک جمپنگ پاس کنگ کراؤڈر کے چہرے پر لگا۔ میسی معذرت کئے بغیر پلٹ گیا۔ کنگ بھی یہ بات جانتا تھا کہ سوگواروں کو رعایت دی جاتی ہے۔

ساڑھے چھ بجے تماشائیوں کے لئے گیٹ کھولے گئے۔ زندگی میں پہلی بار میں نے گیٹ کیپرز کو ہیلمٹ لگائے دیکھا۔ ہر دروازے پر باوردی پولیس والوں کی خاصی تعداد موجود تھی۔ کورٹ کے گرد ہر چھ فٹ کے فاصلے پر ایک لاٹھی بردار پولیس مین کھڑا تھا۔ پولیس کا رخ تماشائیوں کی طرف تھا۔ ڈریسنگ رومز کی طرف جانے والی راہداریوں میں دیواروں کے ساتھ سیکیورٹی گارڈز کندھے سے کندھا ملائے کھڑے تھے۔

میں اسکائی باکسز کے درمیان کھلی جگہ سے گزر رہا تھا کہ غراہٹ کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ میں نے جھانک کر دیکھا۔ وہاں زنجیروں سے بندھے جرمن شیپرڈ کتوں کی ایک پوری پلٹن موجود تھی۔ "چلو.......... آگے بڑھ جاؤ۔" پلاسٹک ماسک لگائے ہوئے ایک پولیس والے نے سخت لہجے میں مجھ سے کہا۔ میں نے کہا "پریس" تو وہ چلّایا۔ "سنا نہیں تم نے! کھسکو یہاں سے۔" میں پاس نکالنے والا تھا کہ ایک کتّے نے دانت نکال دیئے۔ میں آگے بڑھ گیا پاس دکھانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ پولیس کے کتے پڑھنا نہیں جانتے۔

ابتدا میں تماشائی بجھے بجھے تھے اور اس کا سبب فورس کی بھاری جمعیت تھی لیکن جیسے جیسے ہجوم بڑھتا گیا، مجمع میں جان پڑتی گئی۔ نعرے لگنے شروع ہوئے اور بتدریج آوازوں کا حجم بڑھتا گیا۔ بینر لہرانے لگے۔

کھیل شروع ہونے سے آدھا گھنٹا پہلے ۱۹۶۹۴ نشستیں بھر گئیں۔ اسٹینڈز پیک ہوگئے۔ مجھے امید تھی کہ ولیپس کے پرستار دبکے بیٹھے ہوں گے۔ سہ پہر کو وہ کئی بسوں میں بھر کر آئے تھے۔ پیٹ رہوڈز نے انہیں سمجھا دیا تھا کہ وہ میچ کے دوران اپنے منہ بند رکھیں۔ اسی میں ان کی عافیت ہے۔

پریس ٹیبل کے پیچھے کھڑے ہو کر میں نے ابراہام گروس کو ڈھونڈنے کی کوشش

کی لیکن نچلے باکسز میں وہ نظر نہیں آیا۔ "باس کہاں ہے؟" میں نے جیک کاربن سے پوچھا۔

"کسی نے اس پر ٹماٹر پھینک مارا تھا۔" جیک نے بتایا۔ "اب وہ اوپر اسکائی باکس میں بیٹھا ہے۔"

ولیپس کورٹ میں اترے تو سب کھڑے ہو کر انہیں ہُوٹ کرنے لگے۔ ہماری بینچ کے قریب پانی کا ایک بیگ پھٹا۔ ہمارے کھلاڑیوں پر انڈے برسائے گئے۔ ایک پہلوان نما تماشائی کورٹ میں پہنچا اور میسی کے منہ پر گھونسا رسید کر دیا۔ دو پولیس والے اسے دھکیلتے ہوئے باہر لے گئے۔ میسی کی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ شاید ایک تھپڑ کے جواب میں دوسرا گال پیش کرنا اب اس کے لئے دشوار تر ہوتا جا رہا تھا۔

تالیوں اور تضحیکی نعروں کی گونج میں دونوں ٹیموں کا تعارف ممکن نہیں تھا۔ وہاں تو کان پڑی آواز بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔ کھیل کے آغاز کی سیٹی بھی کسی نے نہیں سنی۔ ریفری نے گیند فضا میں اچھالی۔ میسی اچھلا۔ اس کے کندھے اورین ہالیڈے کے چہرے سے ٹکرائے اور اس نے ہاتھ مار کر گیند کو پیچھے جسٹن فیل کے پاس پھینک دیا۔ میں ایسی سنسنی محسوس کر رہا تھا کہ مجھے اپنا دل سینے سے نکلتا محسوس ہو رہا تھا۔ مجھ سے پنسل بھی نہیں تھامی جا رہی تھی۔

"نروس ہو؟" پیٹ ٹائلر نے پوچھا۔ ولیپس گیند کو لئے آگے بڑھ رہے تھے۔

"نہیں تو۔" میں نے چیختی آواز میں جواب دیا۔

یہ دوسرا میچ تھا سیریز کا۔ نکس کا رف کھیلنا خلافِ توقع نہیں تھا۔ ہالیڈے، میسی کے پیچھے لگا ہوا تھا۔ موقع ملتے ہی اس نے پہلا فاوَل کیا۔

چند لمحے بعد بردک فالکنر نے آگے بڑھتے ہوئے جسٹن فیل کے منہ پر گھونسا چپکا دیا۔ اگلے ہی لمحے وہ دونوں پورے کورٹ میں لڑتے پھر رہے تھے۔ تماشائی دیوانہ وار چیخ رہے تھے۔ ریفری فاوَل دینے میں ہچکچا رہا تھا۔ تماشائیوں سے سبھی خائف تھے۔ اور تماشائی صرف خون بہتے دیکھنا چاہتے تھے۔

کھیل شروع ہوئے ایک منٹ آٹھ سیکنڈ ہوئے تھے۔ سویٹ بیسل نے دیو قامت میسی کی آڑ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پندرہ فٹ کے فاصلے سے ایک سو فٹ جمپر اچھالا تو کورٹ میں جلتی ہوئی سگریٹوں اور سگاروں کی بوچھاڑ ہو گئی۔ ریفری نے اشارہ کیا۔



کورٹ کی صفائی کی گئی۔

نکس گیند لے کر آگے بڑھے لیکن میسی نے بہت خوب صورتی سے گیند کو بلاک کیا۔ دو پاسز کے بعد عبدالرحمٰن نے اسکور کر دیا۔ اسکور ولیپس ۴، نکس ۰۔ میں نے اسکور بک سے نظر اٹھائی تو میسی کو جھک کر اپنی ران پکڑے دیکھا۔ کھیل پھر رک گیا۔

"کیا ہوا ہے؟" میں نے چیخ کر جیک کاربن سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے، کسی نے ڈارٹ چلائی ہے۔" جیک کاربن نے جواب دیا۔

پیٹی نے میسی کی ران پر دوا لگا ٹیپ لگایا۔ اس دوران تماشائی گھونسے لہرا لہرا کر ہُوٹنگ کرتے رہے۔ شاید انہیں افسوس تھا کہ خون کورٹ پر کیوں نہیں گرا۔

اورین ہالیڈے نے ایک لانگ ون ہینڈر کے ذریعے اسکور کیا لیکن سٹرمانو فوراً ہی گیند دائرے میں لے آیا۔ اس نے ایک کھلاڑی کو دھوکا دے کر میسی کو پاس دیا جس نے بڑی صفائی سے ڈنک کر کے اسکور ۲۔۶ کر دیا۔ میسی ڈیفنس کے لئے واپس آ رہا تھا کہ اس سے ایک فٹ کے فاصلے پر ایک بوتل آ کر گری۔ سیٹی بجی اور صفائی کرنے والے کورٹ میں آ گئے۔ میں نے اپنی اسکور بک پر نظر ڈالی۔ پہلے دو منٹ کا کھیل مداخلتوں کی وجہ سے پندرہ منٹ میں ہوا تھا۔

پہلا وقفہ ہوا تو اسکور ولیپس کے حق میں ۱۹۔ ۳۲ تھا۔ تماشائیوں کو چھوڑ کر ہر چیز میسی کے قابو میں تھی۔ تماشائی ولیپس کو چیلنج کر رہے تھے اور ریفریوں کو دھمکیاں دے رہے تھے۔ ریفری جب بھی نکس کے خلاف کوئی فاوَل دیتے، ہُوٹنگ شروع ہو جاتی "بل شٹ............ بل شٹ............" لیکن ایسا کم ہی ہو رہا تھا۔

میسی جب بھی کوئی موو بناتا، اسٹینڈز کی طرف سے کوئی چیز کورٹ میں ٹپکتی اور پھر صفائی کا مرحلہ۔ ایک بار تو کسی نے زندہ لابسٹر کورٹ میں پھینک دیا پھر ہماری بینچ کے قریب مسلسل پٹاخے چھوڑے گئے۔

دو منٹ کا کھیل باقی تھا اور ولیپس ۹۷۔۔۱۱۹ سے جیت رہے تھے۔ جنرل اسٹینڈز کی طرف سے اچانک غلغلہ بلند ہوا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہر اسٹینڈ ان آوازوں سے گونجنے لگا۔ آواز بالکل واضح تھی اور منظر ایسا تھا، جیسا کسی فلم میں ہٹلر کے عوام سے خطاب کا ہوتا تھا۔ نعرے کچھ یوں تھے۔

مار گراؤ، مار گراؤ............ کس کو؟"

"لبو کو جی لبو کو۔"

میں نے میسی کی طرف دیکھا۔ ممکن ہے' اس نے یہ نعرے سنے ہوں........... ممکن ہے نہ سنے ہوں۔ اس کا چہرہ پسینے سے چمک رہا تھا۔ وہ ہر لمحے اورین ہالیڈے کو نظر میں رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دونوں سینٹرز کا جب بھی سامنا ہوتا' وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ بناتے۔ اس رات معذرت کا کوئی سوال نہیں تھا۔ نہ ایک دوسرے کو اٹھانے کے لئے دوستانہ انداز میں ہاتھ بڑھائے جا رہے تھے۔ ہالیڈے کی سرد مزاجی حیران کن نہیں تھی لیکن میسی کا طرزِ عمل میرے لئے حیران کن تھا۔

کھیل ختم ہونے میں چند سیکنڈ باقی تھے اور گیند ویلسپس کے پاس تھا کہ بروک فالکنر نے جسٹن فیل کے پیٹ میں کہنی ماری۔ فیل نے جو عام........... بلکہ خاص حالات میں بھی امن پسند انسان ہے' دوبار پلکیں جھپکائیں اور پھر گھونسا تان لیا لیکن بینچ پر بیٹھے ایک نکس نے اٹھ کر اس کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔ فالکنر نے موقع پا کر فیل کے منہ پر پوری قوت سے دو گھونسے مارے۔ فیل کے منہ سے خون پھوٹ نکلا

"ارے........... یہ ہاکی نہیں ہے۔" میں نے خود کو چیختے سنا۔

پھر میں نے دیکھا' بروس میسی کسی معمول کے سے انداز میں ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔

فالکنر نے بھی شاید اسے دیکھ لیا ہو گا کیونکہ وہ نکس کی بینچ کے پیچھے لپکا۔ فیئر فائٹنگ اس کے مزاج میں ہی نہیں تھی۔

میسی بھی اس کے پیچھے بھاگا۔ بینچ پر بیٹھے کھلاڑی تتر بتر ہو گئے۔ فالکنر لڑکھڑایا اور میسی نے اس کی گردن تھام کر اسے مُردہ چوہے کی طرح اٹھایا اور کورٹ کی طرف لے چلا۔ اس کی ابلی ہوئی آنکھوں سے لگتا تھا کہ وہ ہوش و حواس میں نہیں ہے۔

ایک لمحے کو تو مجھے ایسا لگا' جیسے میسی لوہے کے گولے کی طرح اسے گھما کر پھینک دے گا لیکن میسی' فالکنر کو زمین سے گیارہ بارہ فٹ بلند کئے بڑھتا رہا پھر اس نے فالکنر کو نکس کی باسکٹ میں یوں ڈنک کیا کہ فالکنر کا سر نیچے تھا اور ٹانگیں اوپر۔ بیک بورڈ ٹوٹ گیا اور فالکنر یوں فرش پر گرا کہ باسکٹ کا رم نیکلس کی طرح اس کے گلے میں پڑا تھا۔

اس رات میں پہلی بار ایسا ہوا کہ تماشائیوں کا شور بھنبھناہٹ میں تبدیل ہو گیا۔ لوگوں کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ انہوں نے وہ منظر سچ دیکھا ہے۔ پھر ہُوٹنگ دوبارہ



شروع ہو گئی لیکن وہ عام ہُوٹنگ نہیں تھی۔ وہ لرزیدہ آوازیں تھیں۔ لہجوں میں دیوانگی تھی اور اس میں سب شامل تھے۔ گیٹ کیپر اور پولیس والے بھی اور اسکائی باکسز میں بیٹھے ہوئے گارڈن کے آفیشلز بھی۔ ان کے نزدیک وہ دیو کا حملہ تھا........... انسانوں پر!

مجھے اپنے کانوں کے پردے پھٹتے محسوس ہو رہے تھے۔

برہم تماشائی جانے کے لئے اٹھنے لگے تو پولیس کو ہوش آیا۔ اس وقت ملول و دل گرفتہ میسی باسکٹ کے نیچے پڑے ہوئے فالکنر کی مدد کرنے کی غرض سے اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ فالکنر ہوش میں نہیں تھا۔ اس کی دونوں آنکھیں دو مختلف سمتوں میں دیکھ رہی تھیں۔ بروس نے مجمع کی طرف دیکھا۔ اس کے زرد چہرے پر شاک کا تاثر تھا۔ اس نے معذرت خواہانہ انداز میں اپنی ہتھیلیاں فضا میں بلند کیں پھر وہ فالکنر کے اوپر جھک گیا اور بڑی نرمی سے اس کا سر سہلانے لگا........... بال سنوارنے لگا پھر اس نے فالکنر کو ہاتھوں پر اٹھایا۔ اسی لمحے ایک پولیس مین لاٹھی لہراتا اس کی طرف بڑھا اور فالکنر کو فرسٹ ایڈ کے لئے نکس کی بینچ پر لٹانے کا اشارہ کیا۔

میسی اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ مضطرب نگاہوں سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا پھر وہ اپنے چہرے سے آنسو پونچھتا نظر آیا۔ ٹھنڈے سے ٹھنڈے مزاج کے انسانوں میں بھی ایک نقطۂ ابال ہوتا ہے۔ میں جانتا تھا کہ اس کے اندر تشدد کی یہ لہر کیوں اٹھی تھی۔ ابھی اسے معلوم نہیں ہو گا لیکن بعد میں وہ سمجھ جائے گا۔

لوگ مٹھیاں بھینچ بھینچ کر اسے گالیاں دیتے اور پولیس کو دھکیلتے گیٹ کی طرف بڑھ رہے تھے۔ چودہ پندرہ سالہ ایک لڑکا پولیس والوں کے درمیان گھستا کورٹ میں آیا اور اس نے عقب سے میسی کو ٹھوکر ماری' جو میسی کے ٹخنے پر لگی۔ ایک خوبصورت عورت نے اس کے سر پر بوتل ماری۔ اسٹینڈز سے بیئر کی بارش ہو رہی تھی۔ بیئر کے کچھ بے کھلے ٹن میسی کے بہت قریب گرے۔ ایک پولیس والے نے اپنی لاٹھی بلند کی اور پبلک کو دکھا کر لہرائی۔ عوام کا ریلا کورٹ کی طرف بڑھا۔ پولیس والے اندر کی طرف پسپا ہو گئے۔

میں اضطراری حالت میں پریس ٹیبل پر چڑھ گیا۔ مجھے خود پر شرم آ رہی تھی کہ میں میسی کی مدد نہیں کر پا رہا ہوں لیکن میں یہ بھی جانتا تھا کہ میں بے بس ہوں۔

میں نے میسی کو پکارا لیکن میسی انسانی جسموں کے اس سمندر میں غائب ہوگیا تھا۔ پھر خود مجھے نیچے گھسیٹ لیا گیا۔ وہ سب کچھ مجھے سلو موشن میں ہوتا معلوم ہو رہا تھا۔ میں نیچے گرا اور قدم مجھے روندتے چلے گئے۔

مجمع چھٹا تو وہ جگہ جہاں آٹھ فٹ دو انچ کا جیتا جاگتا انسانی جسم کھڑا تھا' خالی نظر آئی۔ وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔

☆======☆======☆

"اوہ............ اوہ............ اوہ............ اوہ............" ایک تیز بُو میری قوتِ شامہ سے ٹکرائی اور میں اِدھر اُدھر سر جھٹکنے لگا۔ میں نے آنکھیں کھولیں............ یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ آوازیں کس کی ہیں۔ مجھے شاک لگا۔ وہ تو خود میں تھا' وہ میری آوازیں تھیں۔

میں نے اوپر کی طرف دیکھا تو نائلون کی ایک چھت نظر آئی۔ ارد گرد متفکر چہروں کا ایک دائرہ تھا۔ وہاں سے ایک آواز ابھری۔ "یہ جاگ گیا۔"

میں نے پہچان لیا۔ وہ پیسٹی کی آواز تھی۔ پھر مقام بھی سمجھ میں آگیا۔ وہ میڈیسن اسکوائر گارڈن میں مہمانوں کا ڈریسنگ روم تھا۔

"اوہ!" میں نے کہا۔ سر کے عقبی حصے میں کوئی اندر بیٹھا ہتھوڑے مار رہا تھا۔

"تم زخمی ہوگئے تھے۔" ولیپس کے ٹریزنے کہا۔ "سر میں چوٹ لگی ہے۔"

میں نے سر پر ہاتھ پھیرا۔ خون کی چپچپاہٹ بہت واضح تھی۔

"بے ہوش ہوگئے تھے۔ پریس ٹیبل ٹوٹ گئی تھی۔"

اچانک مجھے میسی کا غائب ہونا یاد آگیا۔ "میسی............ اوہ میرے خدا!" میں چلّایا۔ "بے چارہ میسی!" میں اٹھ کر بیٹھنے لگا۔

"کیا ہوا؟" وہ بٹسی کی آواز تھی۔

"اومائی گاڈ............ کیسی موت تھی!" میں اب بھی چیخ رہا تھا۔ "کیسی خوف ناک............"

"یہ میسی کے بارے میں کس خوف ناک بات کا تذکرہ کر رہے ہو تم؟" بٹسی نے پوچھا اور ہاتھ پھیلا کر اشارہ کیا۔

میں نے سر گھما کر دیکھا۔ ایک گوشے میں میسی' رپورٹرز میں گھرا بیٹھا تھا۔ میرے



سر میں درد کی ایک لہر اٹھی اور میں نے دوبارہ سر گھمایا۔

"تم ٹھیک تو ہو؟" پیسٹی نے مجھ سے پوچھا۔

"میسی؟" میں نے کمزور لہجے میں کہا۔ "میں سمجھتا تھا کہ ان لوگوں نے میسی کو مار ڈالا ہے۔"

"مار ڈالا؟" جیک کاربن نے کہا۔ "خواب دیکھا ہوگا تم نے۔ تم بے ہوش ہوگئے تھے۔ پولیس والوں نے میسی کو بحفاظت باہر نکال لیا تھا۔"

مجھ پر شاید غنودگی طاری ہوگئی تھی کیونکہ اس کے بعد مجھے ہوش آیا تو مجھے پہیوں والے ایک اسٹریچر پر ڈالا جا رہا تھا۔ "اے پیسٹی' یہ کیا............" میں نے احتجاج کرنا چاہا۔

"یونہی احتیاطاً۔" ٹریزنے کہا۔ "صبح تک تمہیں چھٹی مل جائے گی۔"

"ذرا ٹھہرو۔" میں نے اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی لیکن اٹینڈنٹ نے پھر مجھے دھکیل کر لٹا دیا۔

"نہیں نہیں............ ابھی مجھے اپنا کالم لکھوانا ہے............ میرے نوٹس............ میرے نوٹس کہاں ہیں؟"

"ٹائلز کے پاس ہیں" جیک کاربن نے مجھے بتایا۔ "اور وہی تمہاری خبر مکمل کر رہا ہے۔ تمہارا رواں تبصرہ میں نے لکھوا دیا ہے۔ پنسلوانیا مورگن تمہاری کلر اسٹوری پر کام کر رہا ہے اور جانسن' کنگ کراؤڈر والے معاملے کی تمہاری طرف سے کوریج کر رہا ہے۔"

"کنگ کراؤڈر والا معاملہ!"

"تم نے نہیں سنا!" پریس ایجنٹ نے کہا۔ "ارے ہاں............ تمہیں معلوم ہوتا بھی تو کیسے۔ بہرحال پلاسٹک کے حروف کے سلسلے میں پیٹ رہوڈز نے کنگ کراؤڈر کو مجرم ثابت کر دیا ہے۔ اس کے لاکر میں کٹے ہوئے حروف والا رسالہ نکلا ہے۔ اب وہ پلاسٹک کا E بھیجنے کی تیاری کر رہا تھا۔"

"خدایا............ بے چارے کنگ نے خود اپنی تباہی کا سامان کر لیا۔" میں نے کہا "اور سنو' میں بالکل ٹھیک ہوں۔ ڈلسی کو اطلاع نہ دینا۔ وہ پریشان ہو جائے گی۔" اسی وقت سر کی تکلیف نے مجھے خاموشی پر مجبور کر دیا۔

اسپتال میں میرا ایکسرے کیا گیا پھر انجکشن دیا گیا۔ اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی۔

بعد میں ویلیپس نے چار مسلسل میچ جیت کر فائنل بھی اسٹریٹ گیمز میں جیت لیا تھا۔

☆------☆------☆

دوسرے میچ کے بعد دو دن کا وقفہ تھا۔ مجھے اسپتال میں بہت اچھی نیند مل گئی۔ اگلی دوپہر تک مجھے اسپتال سے چھٹی مل گئی اور میں نے مین ہٹن رٹز کا رخ کیا۔ وہاں سے میں نے ڈلسی کو فون کیا اور ایک گھنٹے تک بات کی۔ اس دوران بٹسی اور پیٹی میری پٹی بدلتے رہے۔ یہ دیکھ کر مجھے بڑی مایوسی ہوئی کہ اتاری گئی پٹی پر خون تک نہیں تھا۔

"اس سے گہرے کٹ تو مجھے شیو بناتے ہوئے لگ جاتے ہیں۔" بٹسی نے حقارت سے کہا۔

بہرحال میرے سر پر گومڑ اب بھی موجود تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں کسی جنگ میں بہادری سے لڑنے کے دوران زخمی ہوا ہوں۔ اس تفاخرانہ احساس کے زیر اثر میں نے ایک گھنٹے کی نیند لے لی۔

چار بجے کے قریب میسی مجھے دیکھنے آیا۔ وہ سراپا ہمدردی بنا ہوا تھا۔ مجھے حیرت ہوئی کہ اس نے اتنی دیر کیوں لگائی۔ اسے تو سب سے پہلے میرے پاس آنا چاہئے تھا

"میں نے تمہیں بہت مس کیا ہے کڈ۔"

"سوری، میں دیر میں آیا۔ مجھے اس حادثے پر دلی افسوس ہے مسٹر فوریسٹر۔"

"اور کیا ہو رہا ہے؟"

وہ میرے بیڈ پر بیٹھ گیا۔ وہ کچھ کہنے والا تھا کہ کسی خیال سے چپ رہا۔ پھر اس نے اٹھ کر کھڑکی کے پردے برابر کر دیئے۔ اس کی رنگت زرد ہو رہی تھی۔

"کیا بات ہے؟ کوئی گڑبڑ ہے؟ تم پر پابندی لگا دی گئی ہے کیا؟"

"رکسی نے فون کیا تھا۔" اس نے بتایا۔ "اسے وظیفہ مل گیا ہے۔"

"وظیفہ!"

"ہاں۔ فائنلز کے بعد وہ لوسیانا چلی جائے گی۔"



"اوہ!" میں پوری طرح جاگ گیا۔ "میں تو سمجھا تھا، اب تم لوگ شادی کا پروگرام بتاؤ گے۔"

اس نے تیزی سے منہ پھیر لیا۔ مجھے احساس ہوا کہ میں نے وہ بات کہہ دی ہے جو نہیں کہنی چاہئے تھی۔ ڈلسی ٹھیک ہی کہتی ہے کہ میں احمق ہوں۔

"نہیں ابھی نہیں، کچھ عرصہ تو یہ ممکن نہیں۔" اس نے دھیرے سے کہا۔ "اس نے کہا ہے کہ وہ خط لکھے گی۔"

وہ پھر کھڑکی کی طرف چلا گیا اور باہر دیکھنے لگا۔ ایک لمحے بعد اس نے کہا۔ "یہ تمام لوگ!"

"میں سمجھا نہیں۔"

وہ دروازے کی طرف چل دیا۔ "رکسونا کے نزدیک اس وظیفے سے بڑی کوئی چیز نہیں۔"

"میں جانتا ہوں برو! لیکن تحمل سے کام لو۔ وہ واپس آئے گی۔" میں نے کہا لیکن میرا لہجہ یقین سے عاری تھا۔

"بہرحال اس نے وہی کچھ کیا، جو اسے کرنا چاہئے تھا۔" وہ بولا۔

"سبھی ایسا کرتے ہیں۔" میں نے اسے تسلی دی۔

اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔ "بہرحال، اب آپ ٹھیک ہو جائیں جلدی سے۔" پھر وہ باہر نکل گیا۔

میں نہا کر باہر نکلا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بجی۔ میں نے ریسیور اٹھایا۔ دوسری طرف سے ٹیکس پکیوز کی کھردری آواز سنائی دی۔ اس کی آواز سنتے ہی میرے دماغ میں پھر ہتھوڑے بجنے لگے۔

"فوریسٹر!" اس نے کہا۔ "گڈ جاب۔"

"واقعی؟"

"ہاں.......... صاف ستھرا، ٹھوس کام۔ پروفیشنل جاب۔"

"شکریہ۔"

"لیکن ایک تنقید بھی ہے۔ اگلی بار پولیس والوں کا تذکرہ کرو تو انہیں سؤر نہ لکھنا۔"

"میں آئندہ خیال رکھوں گا۔" میں نے وعدہ کیا۔

"اور ایسا ہی کام کرتے رہو۔"

"مسٹر پیکوز!" میرے سر میں پھر دھمک ہونے لگی۔ میں نے سوچا' شاید یہ ضمیر کی خلش کی وجہ سے ہے۔ مجھے دوسروں کی کارکردگی پر داد مل رہی تھی۔ "میری بات سنیں۔ میں تو بے ہوش تھا............"

"تم ہوش میں کب ہوتے ہو" اس نے میری بات کاٹ دی۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ منقطع ہوگیا۔

☆------☆------☆

اس رات میں نے دروازے پر "ڈوناٹ ڈسٹرب" کی تختی لٹکائی تھی' اس کے باوجود دروازے پر دستک ہوئی۔ میں سوتے سے اٹھا' کھڑکی میں وقت دیکھا۔ بارہ بجنے والے تھے۔ "چلے جاؤ........... خدا کے لئے مجھے سونے دو۔" میری آواز لڑکھڑا رہی تھی۔

دوسری دستک زیادہ بلند تھی۔ میں لڑکھڑاتا ہوا اٹھا اور دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ باہر بروس میسی ایک ادھیڑ عمر شخص کے ساتھ کھڑا تھا جو بمشکل اس کی کمر تک پہنچ رہا تھا۔ "کیسے ہیں مسٹر فوریسٹر؟" میسی نے کہا۔ "انکل لیون کا کہنا ہے کہ ان کا آپ سے ملنا بہت ضروری ہے۔"

دوسرا شخص کمرے میں آگیا اور اس نے میسی کو جانے کا اشارہ کیا۔ "ٹھیک ہے' میں جارہا ہوں۔" میسی نے کہا۔

لیون میسی نے گرم جوشی سے مجھ سے ہاتھ ملایا۔ "آپ سے ملاقات میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ برو آپ کا بہت احترام کرتا ہے۔ وہ میری بات نہیں مانتا لیکن ممکن ہے' آپ اسے سمجھا سکیں۔ آپ اسے تنبیہہ کریں............"

"میں سمجھا نہیں!"

"بات یہ ہے مسٹر فوریسٹر کہ اس لڑکے کو اب نہیں کھیلنا چاہئے۔ میں نے اسے بتایا ہے کہ وہ کھیلے گا تو ختم کردیا جائے گا لیکن وہ سنتا ہی نہیں۔"

میری آنکھیں پوری طرح کھل گئیں۔ "ذرا آہستہ مسٹر میسی۔ بروس اپنے کمرے میں محفوظ ہے۔ آپ فکر نہ کریں۔"



"مسٹر فوریسٹر' وہ اب تک خوش قسمت رہا ہے۔" لیون میسی کے لہجے میں اضطراب تھا۔ "یا یہ کہ وہ لوگ یہ قدم اٹھانا ہی نہیں چاہتے تھے لیکن اب.......... اب وہ پوری طرح تیار ہیں۔"

وہ بہت پریشان تھا۔ میں نے ڈریسر سے ایک برانڈی کی بوتل نکالی اور اسے جام بنا کر دیا۔ وہ فوراً ہی غٹاغٹ پی گیا۔ "اب اطمینان سے بیٹھیں۔ میں پوری رات بیٹھ کر آپ کی کہانی سن سکتا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں' بروس میسی محفوظ ہے۔ ہوٹل کی سیکیورٹی بہت مستعد ہے۔"

اس نے خالی جام بھرنے کے لئے میری طرف بڑھا دیا۔ "بات یہ ہے کہ یہ معاملہ دبنے تک لڑکے کو کہیں چھپ جانا چاہئے ورنہ وہ مارا جائے گا۔"

"اسے اس بات کا احساس نہیں ہے؟" میں نے اس کا جام بھرتے ہوئے پوچھا۔

"وہ جانتا ہے لیکن بہت ضدی ہے۔ ہمیشہ کا ضدی ہے وہ۔ وہ بار بار کمٹ منٹ کی بات کرتا ہے۔ میں نے کہا........... برو بیٹے' تم نے خود کو قتل کرانے کا تو کمٹ منٹ نہیں کیا ہے۔ وہ جواب دیتا ہے........... انکل' میں اپنی ٹیم کا' اپنے کوچ کا' ٹیم کے اونر کا مقروض ہوں۔ میرا اپنی محبوبہ سے........... اپنی ٹیم کے پرستاروں سے کمٹ منٹ ہے۔ انکل' میں ان کا سر جھکا دوں؟ وہ مجھ پر انحصار کرتے ہیں۔ میں نے اسے سمجھایا........... بیٹے' تمہارا باپ مرچکا ہے۔ اب مجھے تمہارے تحفظ کا خیال رکھنا ہے۔ وہ کہتا ہے........... خدا مجھے تحفظ دے گا۔ اب سوچو مسٹر فوریسٹر........... اسے بھی تو اس سلسلے میں خدا کی کچھ مدد کرنی چاہئے۔ اب وہ ہوٹل کی کھڑکی سے چھلانگ لگا دے تو خدا کیسے اس کی مدد کرے گا۔"

"مسٹر میسی!" میں نے کہا۔ "میں آپ کے بھتیجے کے بہت قریب رہا ہوں۔ اتنا' جتنا اس نے مجھے ہونے دیا لیکن میں اس کے بارے میں بہت کچھ نہیں جانتا۔"

"یہ اس کا اسٹائل ہے۔ بے چارہ بچہ! اسے تو بہت کچھ چھپانا ہے۔"

"مسٹر میسی!" میں نے سانپوں کی پٹاری دوبارہ کھولنے کا فیصلہ کرلیا۔ "سفید فاموں کی وہ تنظیم اسے کیوں قتل کرنا چاہتی ہے؟ بروس کے مرنے سے ان کا راز تو دفن نہیں ہوسکتا۔ کبھی نہ کبھی کوئی زبان کھول دے گا اور ان کی احمقانہ اسکیم کھل جائے گی۔ آپ کو یقین ہے کہ وہ اس کی جان کے درپے ہیں؟"

لیون میسی کے چہرے پر جو الجھن کا تاثر ابھرا' اس نے مجھے بتادیا کہ میں نے احمقانہ سوال پوچھ لیا ہے۔ وہ لوگ تو دیوانے تھے اور دیوانے کچھ بھی کرسکتے ہیں۔ میڈیسن اسکوائر گارڈن میں پائی جانے والی لوڈڈ رائفل چھت سے تو نہیں اگی تھی۔ کوئی نہ کوئی لے کر آیا ہی ہوگا۔

"مجھے یقین ہے کہ بروس کو احساس نہیں.........." میں نے نروس انداز میں کہا۔ "لیکن وہ تو ان کی کامیابی کا ثبوت ہے۔ اس کا وجود ثابت کرتا ہے کہ ان کی احمقانہ اسکیم کامیاب ہوسکتی ہے۔ بروس ایک طویل القامت سفید فام ہے' جو سیاہ فاموں کے کھیل پر چھاگیا ہے۔ ڈاکٹر لابس اور ریسرچ کمیٹی یہی تو چاہتی تھی کہ کھیلوں پر سے سیاہ فاموں کا غلبہ ختم ہوجائے۔"

لیون میسی نے مجھے یوں دیکھا جیسے میں جاپانی بول رہا ہوں۔ "مسٹر فوریسٹر سر!" اس کے لہجے میں الجھن تھی۔ "آئی ایم سوری سر! لیکن آپ کی باتیں میرے سر پر سے گزر گئی ہیں۔"

"میں بروس کی جان کو لاحق خطرات کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔"

"وہ تو میں بھی کہہ رہا ہوں لیکن بروس کو کسی سفید فام تنظیم' ڈاکٹر لابس یا کسی ریسرچ ٹیم سے کوئی خطرہ لاحق نہیں۔ وہ لوگ بروس کو کیوں مارنے لگے بلکہ اب تو شاید تنظیم کا وجود بھی نہیں رہا۔" وہ اٹھ کر دروازے کی طرف گیا' اس نے دروازہ کھول کر اِدھر اُدھر دیکھا پھر دروازہ لاک کردیا۔ اس کے بعد اس نے باتھ روم میں جھانکا پھر وہ اپنی جگہ آبیٹھا۔ "مسٹر فوریسٹر' میرا خیال تھا' آپ صورتِ حال سے واقف ہیں۔"

"میں ایک بات جانتا ہوں۔" میں نے اپنے مارسیلی کے ایڈونچر کو یاد کرتے ہوئے مدافعانہ لہجے میں کہا۔ "ڈاکٹر لابس نے بروس میسی کو بکری کے غدود کے اور اس کے علاوہ جانے کیسے کیسے انجکشن دیئے تاکہ وہ غیر معمولی طور پر بڑا ہوجائے اور میں جانتا ہوں.........."

"ایک منٹ۔" اس نے مجھے ٹوکا۔ "ڈاکٹر لابس اسے صرف وٹامنز کے انجکشن دیتا تھا۔ میں نے خود دیکھے ہیں وہ انجکشن۔"

"تم نے کبھی تجزیہ بھی کرایا محلول کا؟"



"یس لیکن لابس تیس سال سے ہمارے فیملی ڈاکٹر ہے۔"

"پھر بھی کرانا تو چاہئے تھا۔"

"دیکھئے مسٹر فوریسٹر' میں پھر کہہ رہا ہوں کہ مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ میں یہاں ڈاکٹر لابس کے متعلق بات کرنے نہیں آیا ہوں۔"

"آپ حقیقت کا اعتراف ہی نہیں کریں گے تو میں آپ کی مدد کیسے کروں گا؟" میں نے بے بسی سے کہا۔

"دیکھو' میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بات کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے۔" اس کے بعد اس نے جو کہانی سنائی' اس سے ثابت ہوتا تھا کہ ڈاکٹر لابس اور ریسرچ کمیٹی کی کارگزاری سے ان کی پوری فیملی میں کوئی بھی واقف نہیں تھا۔ ان کا اپنا جو اسکینڈل تھا' وہ اس سے بدتر تھا۔ "مائیکل نے بیٹے کو بیچ دیا تھا۔" اس نے سرگوشی میں کہا۔ "تمہاری سفید فام تنظیم کے ہاتھ نہیں بلکہ گینگ کے ہاتھ۔ مافیا کے ہاتھ۔"

"کب؟" میں نے اپنی حیرت چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"بالکل ابتدا میں' جب بروس گیارہ بارہ سال کا تھا۔ اس وقت تک لوسیانا میں سب دیکھ چکے تھے کہ وہ کتنا اچھا کھلاڑی ثابت ہوگا۔"

"لیکن کیوں؟"

"مسٹر فوریسٹر' گینگ والوں نے دیکھ لیا تھا کہ شہر ترقی کے راستے پر دوڑ رہا ہے۔ نئے ہوٹل تعمیر کئے جارہے تھے' شرطوں کا دھندا زور پکڑ رہا تھا۔ اور مسٹر فوریسٹر' گینگ کسی اہم چیز سے باہر نہیں رہنا چاہتا۔ انہوں نے میرے بھتیجے کو دیکھا تو سوچا کہ چھ سات سال بعد یہ لڑکا باسکٹ بال کی سب سے اہم شخصیت ہوگا۔ اگر وہ اسے خرید لیں تو پورے گیم کو کنٹرول کرسکتے ہیں۔"

"ہاں.......... یہ تو پہلے بھی ہوچکا ہے۔" میں نے کہا۔ "لیکن وہ بغیر سختی کے قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عظیم کھلاڑی ان کا دباؤ قبول نہیں کرتے اسی لئے وہ عظیم کھلاڑی کہلاتے ہیں۔"

"تو میرے بھتیجے نے بھی ان کا دباؤ قبول نہیں کیا۔" لیون نے کہا۔ "لیکن گینگ والے اس کے باپ کو پھنسا بیٹھے۔ مائیک کو ہوس بہت تھی دولت کی۔ میں اور مائیک ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ میں حجام ہوں۔ دس پندرہ گاہکوں کو نمٹا کر بیئر کی

ایک بوتل پی کر مگن رہتا ہوں لیکن مائیک کا یوں گزارا نہیں ہوتا۔ خدا نے اسے بیٹا دیا........... قابلِ فخر بیٹا لیکن اس نے رقم کے عوض بیٹے کو بیچ ڈالا۔ مجھے نہیں معلوم کہ سودا کتنی رقم میں ہوا لیکن اتنا جانتا ہوں کہ وہ سو ڈالر تھے یا دس لاکھ' وہ فوراً ہی جوئے میں ہار گیا تھا اور ہارا بھی گینگ سے ہی تھا۔ مسٹر فوریسٹر' گینگ نے اسے جال میں پھنسایا تھا۔ جان بوجھ کر گھیرا تھا اسے۔"

"اور لڑکے کو معلوم تھی یہ بات؟"

"میرے بھائی نے مافیا کے چیف کو بروس پر مکمل کنٹرول کا یقین دلایا تھا اور یہ معاہدہ پوری زندگی کا تھا لیکن میرے بھتیجے جیسے لوگ سرنگوں کبھی نہیں ہوتے۔ ان کے اندر ایک قدرتی آگ روشن ہوتی ہے۔ انہیں کوئی کنٹرول نہیں کرسکتا۔ ان کے باپ بھی نہیں۔ تم نے سنا ہوگا کہ اس کا نروس بریک ڈاؤن ہوگیا تھا؟"

میں نے اثبات میں سرہلایا۔

"بروس اسپتال سے نکلا تو چرچ کا ہوگیا۔ اسے کسی چیز سے غرض نہیں رہی۔ یا چرچ یا پیانو۔"

میں نے گھڑی دیکھی۔ دو بج کر پانچ منٹ ہوئے تھے۔ ہمیں باتیں کرتے دو گھنٹے ہوگئے تھے اور میسی سے ملنے کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ میرے پاس پوچھنے کو کچھ نہیں رہا تھا۔ "لیون! میسی نے ولیپس کو ہی کیوں منتخب کیا؟ اپنے شہر کی ٹیم کیوں جوائن نہیں کی؟ وہ کسی کامیاب ٹیم میں بھی شامل ہو سکتا تھا؟"

"یہ سب کچھ اس نے خود طے کیا تھا۔" لیون نے جواب دیا۔ "وہ کوئی ایسی ٹیم چاہتا تھا جس میں اس کی شمولیت سے بہت بڑا فرق پڑے۔ اب تم بتاؤ' کیا اس نے درست انتخاب کیا تھا؟"

میں ہنس دیا۔ "درست ترین کہو۔" میں نے کہا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کسی کھلاڑی نے دشوار ترین ٹیم کا انتخاب کیا تھا۔

"اور صرف مائیکل کے لئے۔ مائیکل بیمار تھا' بے بس تھا اور بروس کو ہمیشہ اپنے پاپا کی فکر رہتی تھی۔"

"ہاں لیکن..........."

"وہ اپنے پاپا سے بہت محبت کرتا ہے۔ وجہ مجھ سے مت پوچھو۔ خدا اس کی



روح کو سکون دے۔ اس لڑکے نے کبھی کسی سے مدد نہیں مانگی۔ اس کے پاپا کو رقم کی ضرورت پڑی تو وہ باسکٹ بال کورٹ میں واپس آگیا اور وہ بدمعاش' جو اس کے پاپا نے پیچھے لگائے تھے' اس پر دباؤ ڈالتے رہے۔ وہ اس سے کہتے........... بندر! ہم نے تجھے تیرے باپ سے خریدا تھا۔ ہمارا حکم مان۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ ان کی ضرورت کے مطابق کھیلے۔ کہیں کچھ شاٹ مِس کردے' کہیں زیادہ جان لڑائے' کبھی بیمار پڑ جائے اور کوئی میچ مِس کردے لیکن میرا بھتیجا........... وہ صرف اپنے ضمیر کا حکم مانتا ہے۔"

"اور یہ بات مضرِ صحت ہے۔"

"اب اس کا پاپا مرچکا ہے' اب وہ مائیک کے حوالے سے اس پر دباؤ نہیں ڈال سکتے۔ بروس' پولیس سے بھی مدد لے سکتا ہے۔ یہ ہے مسئلہ۔"

"مگر وہ اسے زبان تو نہیں کھولنے دیں گے۔"

"ظاہر ہے۔ بروس سب کچھ جانتا ہے۔ اس نے خود مجھے بتایا ہے۔ وہ پورا سیزن اس کے پیچھے پڑے رہے ہیں۔ خاص طور پر اس وقت سے جب سے اس نے اچھا کھیلنا شروع کیا۔ دوسری طرف سے شرطوں کا کوئی چکر چل رہا ہے۔ یہ بتاؤ کہ اگر پہلے سے معلوم ہوجائے کہ فائنلز کے دوران میسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے گی تو اس بات کی کیا قیمت ہوگی؟"

میں نے جو کچھ سنا تھا' وہ اسے سنا دیا۔ "ایک کروڑ ڈالر۔ دس بیس لاکھ اِدھر اُدھر بھی ہوسکتے ہیں۔"

لیون نے اداسی سے سرہلایا۔ "اتنی بڑی رقم کے لئے تو وہ ہزاروں آدمیوں کو ختم کرسکتے ہیں۔"

"ہاں........... یا آٹھ فٹ دو انچ لمبے آدمی کو۔"

☆------☆------☆

میں نے میسی کے کمرے کا نمبر ڈائل کیا۔ اب مجھے سب کچھ معلوم ہوچکا تھا۔ سوال یہ تھا کہ میسی اب مزید دباؤ جھیل سکے گا؟ سفید فام تنظیم اور ریسرچ کمیٹی اسے سیاہ فام کھلاڑیوں کے خلاف بطور باڑھ استعمال کرنا چاہتی تھی۔ اس کے باپ نے اسے مجرموں کے ایک گروہ کو فروخت کردیا تھا۔ مافیا والے اسے طے شدہ گیم کھلانا چاہتے تھے۔ ولیپس نے اس کے قد کا بھرپور فائدہ اٹھایا تھا۔ کنگ کراؤڈر اسے ڈاک سے

دھمکیاں بھیجتا رہا تھا۔ اس کے علاوہ بھی اعصابی دباؤ تھے........... کشیدگیاں تھیں۔ یہ
سب کچھ ایک آدمی کے لئے بہت ہوتا ہے۔ بہت........... خواہ وہ کتنا ہی مضبوط ہو۔

اس بار ریسیور خود میسی نے اٹھایا۔ "برو!" میں نے کہا۔ "میں حقیقت پوری
طرح جان گیا ہوں۔"

"لیس سر۔ مجھے خوشی ہوئی یہ سن کر۔" اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ شاید وہ
جسٹن فیل کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ "پاپا کی موت کے بعد میں خود آپ کو یہ
سب کچھ بتانے والا تھا۔ انکل لیون سے ملاقات کیسی رہی؟"

"بہت اچھی۔"

"ارے سنیں' آپ لوگ میرے ساتھ چرچ چلیں گے؟ آپ دونوں۔ کوئی ساتھ
ہو گا تو مجھے اطمینان رہے گا۔"

"کیا!" میں نے حیرت سے کہا۔ "رات کے دو بجے؟"

"وقت ہی نہیں ملا۔ انکل سے باتیں ہوتی رہیں' چار پانچ گھنٹے اس میں گزر گئے۔
اب دو گھنٹے سے میں آپ کی۔اور ان کی گفتگو ختم ہونے کا انتظار کر رہا ہوں۔ مجھے پاپا
کے لئے ایک شمع روشن کرنی ہے۔"

چند منٹ بعد اس نے میرے دروازے پر دستک دی۔ میں اور لیون سراپا احتجاج
بن گئے۔ ہم نے اسے سمجھایا کہ بہت دیر ہو گئی ہے۔ ہم بہت تھک گئے ہیں اور پھر یہ
خطرناک بھی ہے۔ خود کو سڑک پر آسان ہدف بنا کر پیش کرنے کا فائدہ۔ شمع تو صبح بھی
روشن کی جا سکتی ہے۔

لیکن وہ اپنی جگہ ڈٹا رہا۔ "آپ لوگوں کی پریشانی خاطر' آپ کی محبت سر آنکھوں
پر لیکن آپ حقیقت پسند نہیں۔" اس نے بڑے سکون سے کہا۔ "نیویارک کی سڑکوں
پر کوئی مجھے شوٹ نہیں کرے گا۔"

"بروس' بیٹے' میں التجا کرتا ہوں تم سے۔" لیون نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے
کہا "پلیز' مت جاؤ۔"

"آپ میرے ساتھ چلیں گے........... انکل اور مسٹر فوریسٹر!" اس نے آہستگی
سے ہاتھ چھڑا لیا۔ "آپ میرے ساتھ چلیں گے تو پاپا کی روح آپ سے خوش ہو گی۔"

"میں تو نہیں جاؤں گا۔" لیون کرسی پر جم کر بیٹھ گیا۔ "تم اپنی جان خطرے میں



ڈالنے پر مصر ہو تو میں تمہیں روک نہیں سکتا۔"

"مسٹر فوریسٹر!" اس نے ملتجیانہ نگاہوں سے میری طرف دیکھا۔

میں نے کپڑے بدلے اور باتھ روم کے دیواری فون سے' نیچے ایک مختصر کال
کی۔ چند منٹ بعد دو پولیس والوں نے دروازے پر دستک دی۔ "تیار ہو؟" میں نے
پوچھا۔

"بارش ہو رہی ہے۔" نوجوان پولیس مین نے شکایت آمیز لہجے میں کہا۔

"بہرحال ہم تیار ہیں" اس کے سینئر ساتھی نے کہا۔

میسی نے کندھے جھٹکے اور ان کے پیچھے چل دیا۔

ہم سڑک پر پہنچے تو دو پولیس والے اور اس جلوس میں شامل ہو گئے۔ ہم سب
چرچ کی طرف بڑھتے رہے اب میں مطمئن تھا۔ بروس کی بہادری اپنی جگہ لیکن میری
ڈلسی کی بیوگی کی عمر نہیں تھی ابھی۔

مین ہٹن کی سڑکیں رات کے ڈھائی بجے بھی سنسان نہیں ہوتیں۔ ایک گروپ
ہمارے پیچھے لگ گیا۔ وہ لوگ میسی کو قریب سے دیکھنا چاہتے تھے۔

"دفع ہو جاؤ۔" ایک پولیس والے نے انہیں ڈپٹا۔ "اس کا پیچھا چھوڑ دو۔" وہ
لوگ پیچھے رہ گئے۔

"برو!" میں نے دھیمی آواز میں میسی سے کہا۔ "آج رات ہی کیوں؟"

"خدا کی مرضی پوری ہو گی۔" اس نے کہا۔ "اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں
ہوتا۔"

"لیکن تمہارے انکل ٹھیک کہتے ہیں۔ خدا کے کام میں کچھ مدد تو کرنی چاہئے۔"

میسی نے بہت غور سے مجھے دیکھا۔ "اگر اسے مدد کی ضرورت ہوتی تو وہ خدا نہ
ہوتا۔" اس نے مستحکم لہجے میں کہا۔

مزید بحث بے کار تھی اور اب تو ہم باہر آ ہی چکے تھے۔ آدھا فاصلہ بھی طے ہو چکا
تھا۔

میں نے پلٹ کر پیچھے آنے والے پولیس والوں کو دیکھنے کی کوشش کی تھی کہ مجھے
وہ کار نظر آئی۔ وہ ایک سیاہ شیورلیٹ تھی' جس کی ایک ہیڈ لائٹ دوسری کے مقابلے
میں کم روشن تھی۔ وہ ہم سے کوئی ۵۰ گز پیچھے رینگ رہی تھی۔ "اے........... ذرا

رکو۔" میں نے کہا۔

"کیا بات ہے مسٹر؟" پیچھے سے پولیس والے نے پوچھا۔

"مجھے جوتے کے تسمے باندھنے ہیں۔"

میں فٹ پاتھ پر جھکا اور اپنی ٹانگوں کے درمیان سے پیچھے دیکھا۔ سیاہ کار اب رک گئی تھی۔ ایک ٹرک گزرا تو اس کی ہیڈ لائٹس کی روشنی میں میں نے دیکھا کہ کار میں ڈرائیور کے علاوہ بھی ایک شخص موجود ہے۔

او مائی گاڈ.......... میں نے سوچا' مافیا کا ہٹ اسکواڈ!

میں نے محافظوں کو خبردار کرنے کی کوشش کی لیکن میری تو جیسے زبان ہی اینٹھ گئی تھی۔ مجھے لگ رہا تھا کہ ہمارا وقت قریب آگیا ہے۔ میں نے انگلی سے سیاہ کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حلق سے عجیب سی آواز نکالیں۔ بالآخر ایک پولیس والا میری بات سمجھ گیا۔ اس کا ہاتھ ہولسٹر پر پہنچا اور اس نے پلٹ کر دیکھا پھر وہ ہنسنے لگا۔ "فکر مت کرو' وہ دوست ہیں۔ انہیں میں نے طلب کیا تھا۔"

میں نے سکون کی گہری سانس لی۔

"جب تم جوتوں کے تسموں سے الجھ رہے تھے تو میں نے تمہاری لرزتی ٹانگیں دیکھ لی تھیں۔" پولیس والے نے کہا۔

چرچ میں بھی ایک پولیس والا میسی کے پیچھے پیچھے اندر جا رہا تھا۔ میں نے سرگوشی میں کہا۔ "کچھ پرائیویسی تو دو۔"

پولیس والا مسکرا کر کھڑا ہو گیا۔

"برو!" میں نے لڑکے کو پکارا۔ "ایک شمع میری طرف سے بھی بیٹے۔"

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور اندر چلا گیا۔

ہم سیڑھیوں پر کھڑے رہے' قریب ہی ایک ٹیکسی کھڑی تھی۔ اس کی ونڈ شیلڈ سے "آف ڈیوٹی" کی سائن لٹک رہی تھی۔ ڈرائیور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا۔ کبھی قریب سے کوئی ٹرک گزر جاتا۔ ٹریفک کی آواز سے میرے سر میں دھماکے ہو رہے تھے۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس علاقے کے لوگ سوتے کیسے ہوں گے!" میں نے بھنا کر کہا۔ "تمام رات تو ٹریفک چلتا ہے یہاں۔"



"آدمی عادی ہو جاتا ہے۔" پولیس والے نے کہا۔

"میں تو ان آوازوں کے بغیر سو ہی نہیں سکتا۔" دوسرا پولیس والا بولا۔

چند منٹ بعد ایک اوسط قامت کا شخص چرچ سے نکلا۔ چار پولیس والوں کو کھڑے دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔ "بہت خوب صورت سروس ہے۔" اس نے نرم لہجے میں کہا۔ "وہ اپنے باپ کے لئے شمع جلا رہا ہے۔"

مجھے ایک اجنبی شخص کا وہ جذبہ بہت اچھا لگا۔ وہ میسی کو پہچان گیا تھا اور اب تک پورے نیویارک کو میسی کے باپ کی موت کا علم ہو چکا تھا۔

"ایکس کیوزمی پوڈنا!" اس شخص نے میرے اور پولیس والے کے درمیان سے گزرتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے سڑک پار کی اور خالی ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ اس نے ہمیں دیکھ کر ہاتھ ہلایا اور ٹیکسی روانہ ہو گئی۔

"خوب صورت سروس؟" ایک پولیس والا دہرا رہا تھا۔ "یہاں سروس تو نہیں ہوتی۔ کیوں ریکو؟"

"نہیں۔ بس یہ چرچ رات بھر کھلا رہتا ہے۔" دوسرے پولیس والے نے جواب دیا۔

میں تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا اور چوبی دروازے کو دھکیلا۔ "اے بھائی.......... دروازے باہر کی طرف کھلتے ہیں۔" عقب سے پولیس والے نے بتایا۔

چرچ زرد روشنی میں نمایاں ہوا تھا۔ فضا میں خوشبوؤں کی مہک موجود تھی۔ رنگین شیشوں کے طاق میں قطار در قطار شمعیں روشن تھیں۔ دیوار پر آویزاں مصلوب مسیح کی چوبی شبیہہ جیسے سب کچھ دیکھ رہی تھی.......... اور کچھ بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔

میں نے دوسری قطار میں میسی کو گھٹنوں کے بل جھکے دیکھا تو سکون کی سانس لی۔ اس کا سر نیچے.......... بہت نیچے.......... شاید فرش تک جھکا ہوا تھا۔ چرچ میں اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ میں دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔

پھر مجھے کیمپ میں تیزاب والے کے الفاظ یاد آئے.......... اس نے کہا تھا۔

"بہتر ہے' ہمارے کہنے کے مطابق کھیلو پوڈنا۔"

وہ عجیب لفظ تھا.......... پوڈنا! لوسیانا میں تو یہ بولا جاتا تھا لیکن شمال میں نہیں۔

میرے دیکھتے ہی دیکھتے میسی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ اب مجھے درمیانی راستے پر صرف اس کے جوتے نظر آرہے تھے۔ ایک لمحے کو میں نے سوچا کہ کہیں کیتھولک لوگ پیشانی بھی تو نہیں ٹکاتے لیکن پھر............

میں میسی کی طرف لپکا۔ گدی پر اس کے گھنگریالے سیاہ بالوں کے نیچے خون کی تین لکیریں نظر آرہی تھیں۔ وہ پہلو کے بل گرا ہوا تھا۔ فرش پر تین مختلف جگہوں پر لکیروں سے بہتا ہوا خون جمع ہو رہا تھا۔

اور اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی!

☆-----ختم شد-----☆